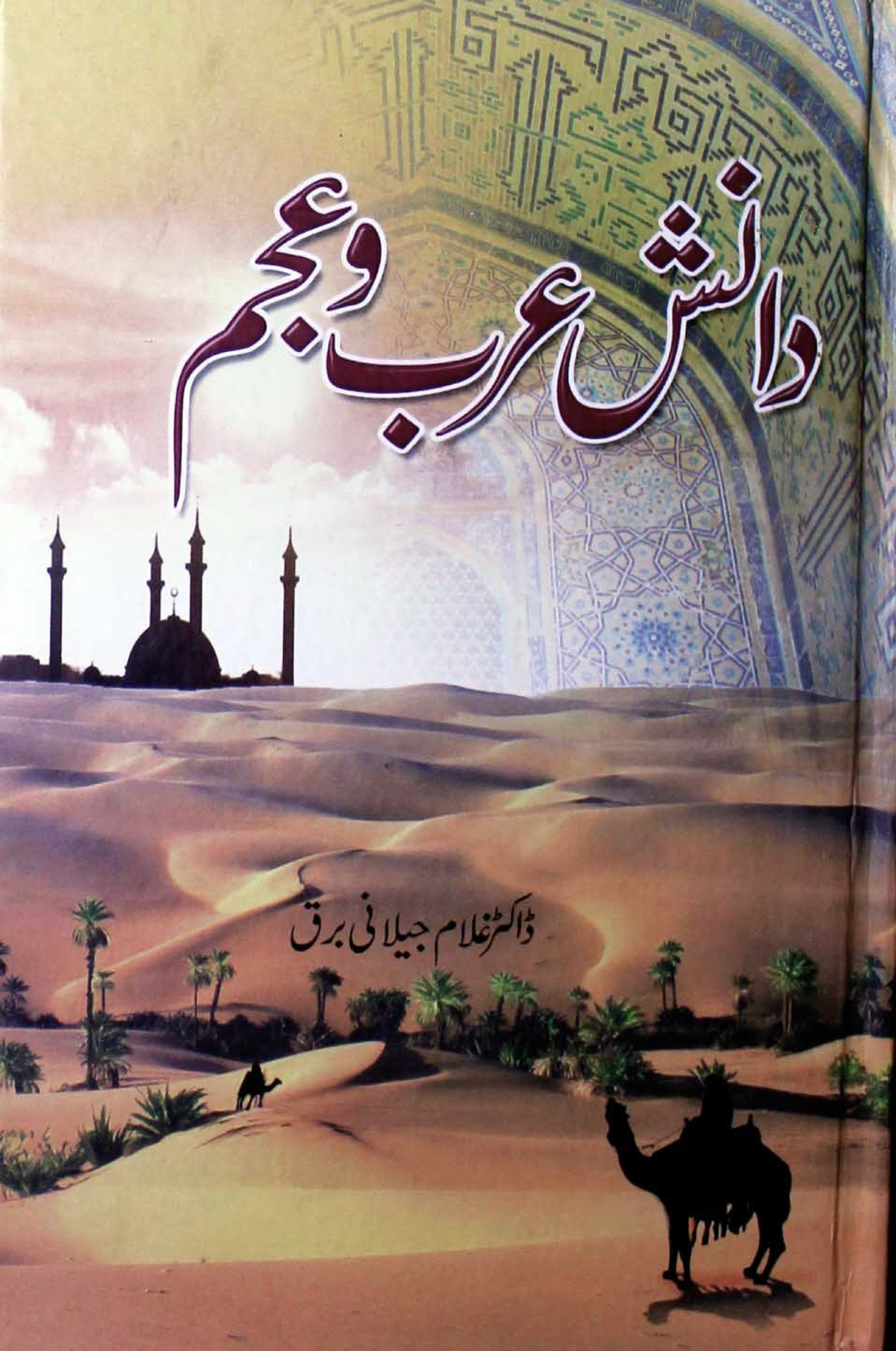


دانش عرب و عجم

ڈاکٹر غلام جیلانی برق

دانش عرب و عجم

ڈاکٹر غلام جیلانی برق

الفیصل
ناشران و تاجران کتب
غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

891.439301 Barq, Dr. Ghulam Gillani
Danish-e-Arab-o-Ajam/ Dr. Ghulam Gillani Barq.- Lahore: Al-Faisal Nashran, 2011.
248p.
1. Urdu Adab - Kahanian I. Title.
ISBN 969-503-832-8

اگست 2011ء
محمد فیصل نے
آر۔آر پرنٹرز سے چھپوا کر شائع کی۔
قیمت:-/260 روپے

AL-FAISAL NASHRAN
Ghazni Street, Urdu Bazar, Lahore. Pakistan
Phone: 042-7230777 & 042-7231387
http: www.alfaisalpublishers.com
e.mail: alfaisalpublisher@yahoo.com

فہرس

﴿حرف اول﴾

آغاز میں اسلام دو طریقوں سے پھیلا اول مسلمانوں کے عمل سے کہ:

1۔ مسلمان بادشاہوں نے ہر فرد سے انصاف کیا غیر مسلموں کو مذہبی آزادی دی رعایا کی پرورش کی، علوم وفنون کو نوازا اور ساری خدائی کے لیے رحمت ثابت ہوئے۔

2۔ عوام نے راستبازی ایفائے وعدہ رحم واحسان ایثار اور خدمت انسان کا وہ مظاہرہ کیا کہ دنیا ان کی حکایات سے گونج اٹھی۔

3۔ ہمارے عبادت گذاروں کی بیدار جبینوں اور منور چہروں نے دنیا کے دل موہ لیے۔

دوم: عربوں کی حکایات سے ان حکایات کی اساس خالص روحانی واخلاقی اقدار پہ رکھی گئی تھی اور انداز محاکات اتنا دلنشیں کہ بات روح میں اتر جاتی تھی۔ مسلمان جہاں بھی گئے حکایات کے یہ ذخائر ساتھ لے گئے انہیں واعظین نے مساجد میں معلمین نے مدارس میں اور داستان سراؤں نے گلی کوچوں میں بیان کیا اور دل ودماغ میں انقلاب آ گیا۔ میری ناقص رائے یہ ہے کہ عربوں کی ہزار سالہ فرماں روائی کا ایک سبب یہ حکایات تھیں۔ ہر فرماں روا محکوموں میں اپنی تہذیب اطوار اور اقدار کا چرچا کیا کرتا ہے تاکہ محکوم اس سے نفرت نہ کریں اور انقلاب وبغاوت کے مواقع کم ہو جائیں۔ اس مقصد کے لیے عربوں نے اپنی حکایات کو استعمال کیا عمل تو ساتھ تھا ہی نتیجہ یہ کہ وہ ہزار سال تک اہل ایشیا ویورپ کے دلوں پر حکومت کرتے رہے۔

انسان ہر زمانے میں بلند اقدار کا پرستار رہا ہے اس نے اپنے عادل رحم دل علم نواز دور فیاض بادشاہوں کو ہمیشہ دل ودیدہ میں جگہ دی اپنے بہادر غیرت مند کریم الطبع محنتی اور جاں باز افراد کے کارناموں پہ صدا نازاں رہا۔ اس نے کسی ظالم عیاش خود غرض اور بدکار کی آج تک تعریف نہیں کی پاکیزہ اقدار نہ صرف انسان کا خمیر اور مذہب ہیں بلکہ اس کی بقا کی ضامن ہیں۔ مورخین عالم کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ دوام صرف صداقت کو حاصل ہوتا ہے اور باطل خواہ وہ فرعون و

نمرود کی شان و شوکت میں نمودار ہو یا فاروق (معزول شاہ مصر) و محمد شاہ (رنگیلا) کے تعیش میں مٹ جاتا ہے۔

عصر رواں کا سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ اس وقت دنیا میں کوئی پچپن سے زیادہ اسلامی ریاستیں ہیں ان میں اسلامی اقدار کا صحیح تصور کہیں موجود نہیں۔ بیشتر ممالک میں ایسے لوگ حکمران ہیں جو غریب عوام اور بے کس اسلام ہر دو کی گردن پہ سوار ہیں وہ عوام کا خون پی رہے ہیں اور اسلام کے سر پر پیہم ضربیں لگا رہے ہیں تا کہ یہ مر جائے اور ان کی ہوس کو کھل کھیلنے کا موقع مل سکے۔ یورپ کی بیشتر حکومتوں کا مقصد عوام کی بہبود ہے افریقہ اور ایشیا کی بعض حکومتیں بھی اس نہج پہ چل رہی ہیں لیکن اسلامی حکومتوں کا باوا آدم ہی نرالا ہے۔ یہاں چند سربراہوں کے سوا باقی تمام خود پرست و شکم پرور ہیں یقین نہ آئے تو عرب کی بعض جنوبی اور شمالی ریاستوں پر نگاہ ڈالیے۔ وہاں آپ کو ایسے ایسے حکمران ملیں گے جنہیں دیکھ کر یہ یقین ہی نہیں آئے گا کہ یہ بیسویں صدی کے انسان ہیں بڑے بڑے پیٹ فراست و بصیرت سے قطعاً محروم ملک میں تہ بر تہ جہالت، فلاکت، نحوست اور شقاوت مقصد حکومت زراندوزی اور عیش سامانی ساری دنیا میں بدنام اور ملت اسلامی کی جبین پر داغ رسوائی ان احمقوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ شاید ترقی بڑے بڑے محلوں لمبی موٹروں تیس چالیس بیویوں اور سیم و زر کے انبار کا نام ہے۔ وہ بھول گئے کہ تاریخ عالم کا سب سے بڑا ہیرو محمد ﷺ وقت رحلت کھدر کے اک جوڑے، صرف ایک دینار (جو وفات سے عین پہلے صدقہ کر دیا تھا) اور ایک اونٹنی کا مالک تھا۔ فاروق اعظمؓ جس کا نام ایوان تاریخ میں ہمیشہ گونجتا رہے گا دن کو گارا اٹھا کر روزی کماتا تھا۔ فاتح خیبر امام الاولیاء حضرت حیدر کرار کا طرہ امتیاز فقر تھا حضرت صدیق اکبرؓ بیت المال سے صرف سات روپے (پاکستانی) ماہانہ تنخواہ لیتے تھے (آپ نے یہ رقم وقت کچھ سامان بیچ کر خزانے میں واپس کر دی تھی) تاریخ صرف انہی لوگوں کو اپنے دربار میں جگہ دیتی ہے جو اپنے آپ کو بلند انسانی اقدار کے فروغ کے لیے وقف کر دیتے ہیں دوام افراد و امم کو نہیں بلکہ اقدار کو ہے۔

حکایت

حکایت کیا ہے؟ کسی واقعہ کا بیان لیکن جب تک کسی واقعہ میں ندرت یا کوئی غیر معمولی بات نہ ہو مؤرخ اسے قلم بند نہیں کرتا۔ ایک گمنام مسافر کہیں جا رہا ہے رات کو سامان اتار کر سڑک کے کنارے سو جاتا ہے صبح کو جاگتا ہے تو سب کچھ غائب پاتا ہے فریادی بن کر دربار شاہ میں جاتا ہے وہاں اس کے منہ سے ایک ایسا جملہ نکل جاتا ہے جو سارے ایوان کو ہلا دیتا ہے اور مؤرخ اسے تاریخ کا حصہ بنا لیتا ہے۔

مسافر کی فریاد سن کر بادشاہ نے کہا:

''تم عجب احمق ہو کہ رات کو غافل سو گئے''

مسافر نے جواب دیا:

''عالم پناہ! میرا خیال تھا کہ آپ جاگ رہے ہیں''

یہ کتاب

اس کتاب میں اس نوعیت کی 381 حکایات درج ہیں ان میں سے بیشتر تاریخی ہیں۔ قاری نہ صرف حکایات سے لطف اندوز ہوگا بلکہ ساتھ ساتھ اپنی تاریخ بھی پڑھتا جائے گا اس میں 381 امثال (یعنی اقوال زریں) بھی ہیں جو دانشوران ایران و عرب کے طویل مشاہدہ و تجربہ کا نتیجہ ہیں اور 127 لطائف ہیں کہ آپ اکتا نہ جائیں۔

میرا انتخاب

میں نے ہزار ہا حکایات پڑھیں اور صرف ایسی انتخاب کیں جن میں ندرت شگفتگی اور تیکھا پن تھا ''ریاض الصالحین'' (2 جلد) میں پانچ سو حکایات درج ہیں، مجھے ایک بھی پسند نہ آئی ''کتاب الاغانی'' کی اکیس جلدوں سے میں نے صرف تین حکایات انتخاب کیں۔ وقس علیٰ ہذا مجھے امید ہے کہ باذوق قارئین کو یہ انتخاب پسند آئے گا۔

اردو میں اخلاقی حکایات

عربی اور فارسی میں اخلاقی حکایات کے بیسیوں مجموعے ہیں لیکن اردو میں کوئی کام کا مجموعہ موجود نہیں تھا گو ہمارے مشاہیر کی سینکڑوں سوانح حیات اردو میں آ چکی ہیں اور ان میں ایسی حکایات کی تعداد کافی ہے لیکن کوئی ایسا مجموعہ موجود نہیں جو ذہنوں کو بدلنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔ میں نے آج سے ڈیڑھ برس پہلے ''رومی وسعدی'' کی منتخب حکایات 'دانش رومی وسعدی'' کے عنوان سے پیش کی تھیں اور اب یہ مجموعہ پیش کر رہا ہوں۔

مستقبل کے متعلق میرا اندازہ یہ ہے کہ پاکستان کے مفکرین یہاں کی رائے عامہ کو یوں ہموار کر رہے ہیں کہ آج سے چند سال بعد یہاں سے کافرانہ انداز زندگی (حرص زراندوزی عیاشی ترک عبادت مے نوشی وغیرہ) کا خاتمہ ہو جائے گا۔ یہاں کی اکثریت اسلام کے حسین سانچوں میں ڈھل کر دنیا کو دعوت نظارہ دے رہی ہوگی اور مؤرخ یہ لکھنے پر مجبور ہو جائے گا کہ جہان نو کی تخلیق میں اس کتاب کی حکایات کا بھی کچھ حصہ تھا۔

والسلام

برق۔ کیمبلپور

آغاز تحریر: 22 اپریل 1965ء

تکمیل: 27 جولائی 1965ء

باسمہ سبحانہ

(1) یحیٰی کے نام ایک گورنر کا خط

یحیٰی بن خالد برمکی (806ء) ہارون الرشید (786-809 ء) کا وزیر اعظم تھا۔ ایک مرتبہ ایک گورنر نے اسے لکھا کہ یہاں ایک مسافر تاجر فوت ہو گیا ہے اور پیچھے بے اندازہ دولت ایک چھوٹا سا بچہ اور ایک حسین کنیز چھوڑ گیا ہے میری رائے میں ان تمام اشیاء کی مستحق آپ کی ذات گرامی ہے۔ یحیٰی نے جواب میں لکھا:

"اللہ متوفی پہ رحم کرے مال میں برکت ڈالے بچّے کو آغوش شفقت میں لے کنیز کو اپنی حفاظت میں رکھے اور تم پر ہزار لعنت بھیجے"

(2) عامل کی معزولی

سلطان سنجر سلجوقی (1117-1157ء) نے ایک عالم کو لکھا:

"مجھے معلوم ہوا ہے کہ تمہاری مجلس اہل علم سے خالی، تمہارے خادم بدخواہ حاجب تند و ترش، حاجت مند تم سے مایوس، تمہاری دولت خزانے میں اور تم پر تنقید کرنے والے جیل میں محبوس ہیں اس لیے میں تمہیں معزول کرتا ہوں"

(3) امیر معاویہؓ اور ایک عالم

امیر معاویہؓ (661-680 ء) نے ایک دن اپنے عہد کے ایک عالم احنف بن قیس (687ء) سے پوچھا "زمانے کا کیا حال ہے" کہا "زمانہ تم ہو اگر تم درست ہو تو زمانہ بھی درست ہے اور اگر تم بگڑ گئے تو زمانے کا خدا حافظ"

(4) اَمثال

الف۔ اللہ دو قطروں کو بہت پسند کرتا ہے۔ اوّل لہو کا وہ قطرہ جو اللہ کی راہ میں گرے دوم آنسو کا وہ قطرہ جو اللہ کے خوف سے ٹپکے (سیوطی)

ب۔ تین انسانوں پہ رحم کرو اس صاحب عزت پر جو ذلیل ہو جائے اس عالم پر جو بھٹک جائے اور اس امیر پر جو غریب ہو جائے (حدیث)

ج۔ تین چیزیں انسان کو تباہ کر دیتی ہیں۔ حرص، حسد اور غرور (غزالی)

(5) لطیفہ

ایک شخص نے ایک طبیب کو دیکھا کہ کندھے پہ بندوق اٹھائے کہیں جا رہا تھا۔ پوچھا کہ آپ کہاں جا رہے ہیں کہا فلاں گاؤں میں ایک مریض کو دیکھنا ہے۔ کہا مریض کے لیے تو آپ کی دوا ہی کافی تھی بندوق کی کیا ضرورت ہے؟

(6) ہارون اور درباری چور

ایک دفعہ ہارون الرشید کے دربار میں حاضرین کی تواضع شربت سے کی جا رہی تھی جام سونے کے تھے ایک درباری نے جام چپکے سے اپنی آستین میں چھپا لیا۔ اتفاقاً خلیفہ نے اسے دیکھ لیا جب محفل برخاست ہونے لگی تو ساقی نے آواز دی کہ کوئی درباری باہر نہ جائے کہ ایک جام گم ہو گیا ہے۔ خلیفہ نے کہا کہ سب کو جانے دو جس نے چرایا ہے وہ مانے گا نہیں اور جس نے دیکھا ہے وہ بتائے گا نہیں۔

(7) ابلیس اور ولی

ایک ولی نے ابلیس کو دیکھا اور پوچھا کہ کیا دنیا میں کوئی ایسا انسان بھی ہے جو تمہارے شر سے محفوظ ہو؟ کہا میں نے تین آدمیوں کا پیچھا چھوڑ دیا ہے۔

اول۔ وہ جو سدا اپنی تعریف کرتا ہے۔

دوم۔ وہ جو اپنے چھوٹے سے نیک کام کو بڑا کر کے بتائے۔

سوم۔ وہ جو گناہ کر کے اسے بھول جائے۔

(8) تعظیم استاد

سکندر اعظم (330ق م) سے کسی نے پوچھا کیا وجہ ہے کہ آپ اپنے استاد کی تکریم اپنے والد سے بھی زیادہ کرتے ہیں۔ کہا باپ نے مجھے جسمانی زندگی دی اور استاد نے روحانی۔ وہ فانی ہے اور یہ غیر فانی۔

(9) امثال

الف۔ تین کی قدر تین مواقع پہ ہوتی ہے، بہادر کی جنگ میں، حلیم کی غضب میں اور بھائی کی مصیبت میں (شریشی)

ب۔ مومن کی علامات تین ہیں راست گوئی ایفائے وعدہ اور دیانت (حدیث)

ج۔ تین خصلتیں باعث خیر ہوتی ہیں قضا پہ رضا مصیبت میں دعا اور صبر در بلا (غزالی)

(10) لطیفہ

ایک شہر میں دو آدمی اجرت پر خطوط لکھ کر روزی کماتے تھے۔ ایک دن سر راہ ان کی ملاقات ہو گئی۔ ایک نے پوچھا کہو کیسے کٹ رہی ہے کہا بڑے مزے میں ہوں کہ خط لکھنے کے بعد اسے پڑھنے کے لیے بھی مجھے خود جانا پڑتا ہے اور اس طرح دوہری اجرت ملتی ہے کہیے آپ کا کیا حال ہے۔ کہنے لگا میں اس دوسری اجرت سے محروم ہو گیا ہوں کیونکہ اب میں اپنا لکھا ہوا خود بھی نہیں پڑھ سکتا۔

(11) کمال عفو

ایک روز یحییٰ برمکی (806ء) کہیں جا رہے تھے کہ ایک آدمی نے آپ کو گالیاں بکنی شروع کر دیں۔ خدام جب اسے سزا دینے کے لیے آگے بڑھے تو یحییٰ نے روک دیا اور اس شخص کے پاس جا کر فرمانے لگے:

"کیا تم جانتے ہو کہ میں سلطنت کا وزیر اعظم ہوں؟"

''میں جانتا ہوں''

''کیا یہ بھی جانتے ہو کہ میں تمہیں موت کی سزا دے سکتا ہوں؟''

''یہ بھی جانتا ہوں''

''اور یہ بھی جانتے ہو کہ میں تمہیں معاف بھی کر سکتا ہوں''

''ہاں یہ بھی جانتا ہوں''

''تو پھر جاؤ میں نے تمہیں فی سبیل اللہ معاف کیا''

اخلاق کی یہ بلندی دیکھ کر وہ شخص یحییٰ کے پاؤں پر گر پڑا۔

(12) حضرت علیؓ اور بد گو

ایک دن حضرت علیؓ (661ء) کہیں جا رہے تھے کہ ایک شخص نے آپ کو برا بھلا کہنا شروع کر دیا آپ اس کے پاس گئے اور فرمانے لگے۔

''اے بھائی! اگر یہ باتیں جو تم میرے متعلق کہہ رہے ہو درست ہیں تو خدا مجھ پر رحم کرے اور اگر غلط ہیں تو خدا تم پر رحم کرے''

(13) مسیح و بد گو

حضرت مسیح علیہ السلام یروشلم کی ایک گلی میں جا رہے تھے کہ ایک یہودی نے گالیاں بکنا شروع کر دیں اس کے جواب میں آپ اسے دعائیں دینے لگے۔ ایک ساتھی نے پوچھا حضور وہ گالیاں دے رہا ہے اور آپ دعائیں فرمایا ''ہر شخص وہی کچھ دیتا ہے جو اس کے پاس ہو''

(14) امثال

الف۔ دولت تین چیزوں کا نام ہے علم شرافت اور عبادت (ثعالبی)

ب۔ اللہ کی رحمت تین باتوں سے حاصل ہوتی ہے۔

ترک گناہ، کثرت شکر اور عبادت سے (ابراہیم بن ادہم)

ج۔ تین باتوں کے نتائج تین ہیں۔

سکوت کا نتیجہ سلامت۔تقویٰ کا عظمت اور خدمت کا سیادت (نظام الملک)

(15)لطیفہ

ایک دن ایران کا مشہور کردار ملا نصیر الدین قبرستان میں گیا اور ایک قبر کے پاس بیٹھ کر زار زار رونے لگا ایک راہ گیر نے یہ دیکھا تو اس کے پاس جا کر از راہ ہمدردی پوچھنے لگا۔

مولانا! کیا یہ آپ کے بیٹے کی قبر ہے؟

کہا ”نہیں“

”تو پھر یہ کس کی ہے؟“

کہا یہ میری بیوی کے پہلے شوہر کی ہے کہ خود تو مر گیا اور اپنی بلا میرے گلے میں ڈال گیا“

(16)خواجہ اجمیریؒ اور رائے پتھورا

جب خواجہ اجمیری رحمتہ اللہ علیہ (1236ء) اجمیر میں وارد ہوئے اور ہر طرف اسلام پھیلنے لگا تو اجمیر کے راجہ رائے پتھورا (پرتھوی راج) کو یہ صورت حال ناگوار گزری اور اس نے نو مسلموں کو ستانا شروع کر دیا۔ جب اس کے مظالم حد سے بڑھ گئے تو ایک دن خواجہ علیہ الرحمۃ نے جلال میں آ کر کاغذ کے ایک پرزے پر یہ جملہ لکھ کر راجہ کو بھیج دیا۔

”من ترا زندہ بہ لشکر اسلام سپردم“

(میں نے تجھے زندہ پکڑ کر لشکر اسلام کے حوالے کر دیا)

راجہ یہ پیش گوئی پڑھ کر بہت برافروختہ ہوا اور کہا کہ اس فقیر کی سزا تو موت تھی لیکن میں اسے زندہ رکھوں گا تا کہ یہ اپنی باطل پیش گوئی کا انجام اپنی آنکھوں سے دیکھ سکے۔

چند ماہ بعد (1192ء) شہاب الدین غوری (1206ء) اجمیر پہ حملہ آور ہوا۔ پرتھوی راج نے ہندوستان کے راجاؤں کو مدد کے لیے بلایا تھا۔فوج کی تعداد تین لاکھ تھی جس میں تین ہزار ہاتھی بھی تھے تراوڑی کے میدان میں یہ لشکر ایک دوسرے کے مقابل ہوئے۔گھمسان کا رن پڑا عصر کے وقت ہندو فوج کے قدم اکھڑ گئے۔ پرتھوی راج ایک طرف کو بھاگا آگے دریا آ گیا اس

میں کود پڑا اور گر گیا ایک دو سپاہی اس کا پیچھا کر رہے تھے انہوں نے اسے گرفتار کر لیا اور شاہی خیمے میں لے گئے۔ جب شہاب الدین کی نظر اس پر پڑی اور اسے حضرت خواجہ کی پیش گوئی کا پہلے ہی سے علم ہو چکا تھا تو فرمایا:

''سبحان اللہ ترا زندہ بہ لشکر اسلام سپردم'' ساتھ ہی جلاد کو اشارہ کیا اور ایک ہی ضرب سے راجے کا سر کندھوں سے اچھل کر زمین پہ جا گرا۔

(17) ہنوز دہلی دُور است

سلطان غیاث الدین تغلق (1320۔ 1324ء) کو حضرت نظام الدین اولیاءؒ (1325ء) سے خواہ مخواہ کا بیر تھا۔ جب وہ (1324ء) میں بنگال کے سفر سے واپس آ رہا تھا تو اس نے حضرت محبوب الٰہیؒ کو پیغام بھیجا کہ میرے دہلی پہنچنے سے پہلے دہلی سے نکل جاؤ ورنہ سخت مواخذہ کروں گا۔ اس حکم سے آپ کے مریدوں میں بڑا اضطراب پھیل گیا، لیکن حضرت خواجہ صاحبؒ پر کوئی اثر نہ ہوا۔ دن نکلتے گئے بادشاہ منزل بہ منزل پایہ تخت کی طرف بڑھتا رہا یہاں تک کہ وہ دہلی کے قریب ایک مقام افغان پور میں پہنچ گیا۔ جب یہ خبر آپ کے مریدوں تک پہنچی تو وہ سخت مضطرب ہوئے اور آپ سے عرض کی کہ حضرت اب کوئی تدبیر سوچنی چاہیے بادشاہ دہلی پہنچنے والا ہے آپ نے تھوڑی سی دیر کے لیے آنکھیں بند کر لیں اور پھر فرمایا۔

''ہنوز دہلی دور است''

(کہ ابھی دہلی دور ہے)

اللہ کی شان کہ رات کو کھانے کے بعد بادشاہ کے پیٹ میں درد قولنج اٹھا اور چند گھنٹوں میں تڑپ تڑپ کر مر گیا ایک اور روایت یہ ہے کہ بادشاہ پر محل کی چھت گر پڑی تھی۔

(18) امیر خسروؒ آستان مرشد پہ

ہندوستان کے مشہور شاعر امیر خسروؒ دہلوی (1325ء) کی عمر کوئی تیرہ سال کی تھی کہ آپ اپنے والد امیر سیف الدین محمود کے ہمراہ حضرت محبوب الٰہیؒ کے آستانے پہ حاضر ہوئے۔

وہاں پہنچ کر خسروؒ اپنے والد سے کہنے لگے کہ میں باہر ٹھہرتا ہوں آپ اندر سے ہو آئیں جب کچھ وقت گذر گیا تو (ایک روایت کے مطابق) خسروؒ نے ایک رقعہ اندر بھیجا جس میں یہ شعر تھے:

تو آن شاہی کہ بر ایوان قصرت
کبوتر گر نشیند باز گردد
غریبے مستمندے بردر آمد
بیاید اندروں یا باز گردد

(تم وہ بادشاہ ہو کہ اگر تمہارے محل پر کبوتر بیٹھے تو وہ باز بن جاتا ہے ایک غریب حاجت مند دروازے پر باریابی کا منتظر ہے وہ اندر آجائے یا لوٹ جائے؟)

آپ نے اسی رقعہ پر لکھ بھیجا:

در آید گو بود مرد حقیقت
کہ باما ہم نفس ہم راز گردد
اگر ابلہ بود آں مرد ناداں!
ازاں راہے کہ آمد باز گردد

(اگر سائل حقیقت شناس ہے تو اندر آجائے تا کہ ہمارا ہمدم و ہم راز بنے اور اگر ابلہ و ناداں ہے تو جس راہ سے آیا ہے پلٹ جائے)

اس کے بعد یہ دونوں یوں ہمدم بنے کے موت بھی انہیں جدا نہ کر سکی (دونوں کا مزار ایک ہی جگہ ہے)

(19) امثال

الف۔ سخی اللہ کے قریب مخلوق کے قریب اور جنت کے قریب ہوتا ہے (مہلب بن ابی صفرہ)

ب۔ اگر کوئی چیز مقدار میں زیادہ ہو جائے تو اس کی قیمت گھٹ جاتی ہے لیکن اگر علم زیادہ ہو جائے تو اس کی قیمت بڑھ جاتی ہے (سینا)

ج۔ افلاطون (347ق م) سے کسی نے پوچھا کہ وہ کون سی بات ہے کہ اگر سچی بھی ہو تو نہیں کہنی چاہیے کہا "اپنی تعریف"

(20) لطیفہ

ایک مسخرہ مرنے لگا تو اس نے وصیت کی کہ مجھے کسی پرانی قبر میں دفن کرنا کسی نے وجہ پوچھی تو کہنے لگا کہ جب منکر نکیر سوال و جواب کے لیے گورستان میں آئیں تو مجھے پرانا مردہ سمجھ کر واپس چلے جائیں۔

(21) نظام دکن اور نظام الدینؒ

(1712ء) میں مغلیہ فوج کے ایک سردار قمر الدین علی خان (1748ء) کو تسخیر دکن کا خیال آیا وہ شیخ کلیم اللہؒ شاہ جہان آبادی کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے روحانی مدد چاہی۔ آپ نے فرمایا کہ دکن کا علاقہ شیخ نظام الدینؒ اورنگ آبادی (1730ء) کے سپرد ہے۔ ان کے پاس جاؤ قمر الدین نے کہا کہ کوئی سفارش عطا فرمائیں۔ شیخ نے اسے ٹالنا چاہا لیکن اس کا اصرار بڑھتا ہی گیا اس پر آپ نے ایک ٹھیکری پر یہ جملہ لکھ دیا۔

"کتا آرہا ہے ہڈی ڈال دو"

جب وہ وہاں پہنچا اور وہ ٹھیکری شیخ نظام الدینؒ کی خدمت میں پیش کی تو آپ نے پہلے اس ٹھیکری کو چوما پھر اس کے سر پر ایک زرد رومال باندھ کر فرمایا "آج سے تو نظام ہے"
وہاں سے رخصت ہو کر قمر الدین نے حیدر آباد پہ حملہ کیا اور ساری ریاست فتح کر لی اپنا لقب نظام الملک آصف جاہ رکھا اور زرد رنگ کی دستار کو شاہی لباس کا جزو بنالیا۔

(22) بابا فریدؒ کی سفارش

ایک شخص بابا فرید شکر گنجؒ (1268ء) کی خدمت میں گیا اور عرض کی کہ شاہ دہلی غیاث الدین بلبن (1265ء۔ 1287ء) کی طرف ایک سفارشی رقعہ عطا فرمائیں آپ نے لکھا:

"میں نے سائل کا معاملہ پہلے خدا کے سامنے پیش کیا اور پھر تیرے سامنے، اگر تو اسے کچھ دے دے گا تو یہ دین اللہ کی ہو گی اور تو ایک واسطہ، اگر نہیں دے گا تو روک اللہ کی طرف سے ہو گی اور تو محض مجبور۔

(23) بابا فریدؒ اور لاٹھی

ایک روز بابا فرید شکر گنج (1268ء) بیماری کی حالت میں بستر سے اٹھے اور لاٹھی کا سہارا لے کر چلنے لگے۔ یکا یک لاٹھی دور پھینک کر فرمانے لگے میں نے لکڑی کا سہارا لے کر گناہ کیا ہے اللہ کے بندے صرف اللہ پہ بھروسہ کیا کرتے ہیں۔

(24) امثال

الف۔ عارف خدا کے قُرب پر، عقل مند، اللہ کے حکم پر اور گناہ گار اس کی رحمت پر زندگی بسر کرتے ہیں۔

ب۔ علما کی موت سے دین بگڑتا ہے فقرا کی موت سے دل اجڑتے ہیں اور امراء کی موت سے صرف میخانوں کی رونق گھٹتی ہے (ابن زُہر)

ج۔ زندگی دریا ہے آخرت اس کا ساحل اور تقویٰ کشتی (معروف کرخیؒ)

(25) لطیفہ

ملا نصیر الدین سے کسی نے پوچھا کہ آپ کی عمر کتنی ہے؟ کہا چالیس سال پوچھا کہ آپ نے دس سال پہلے بھی یہی عمر بتائی تھی کہنے لگا کہ مردوں کا قول ایک ہی ہوتا ہے اگر تم سو سال کے بعد بھی پوچھو گے تو میں چالیس سال ہی بتاؤں گا۔

(26) مولانا رومؒ اور ایک مُلّا

ایک مرتبہ مولانا جلال الدین رومیؒ (1274ء) نے وعظ میں فرمایا کہ اسلام میں بہتر فرقے ہیں اور میں اصولاً سب سے متفق ہوں۔ سامعین میں سے ایک کم علم مولوی اٹھا اور اس نے

مولانا کو گمراہ بدکار اور نہ جانے کیا کیا کہہ دیا۔ مولانا نے نہایت متانت سے فرمایا ''جو کچھ آپ اس حقیر کے متعلق فرمارہے ہیں میں اس سے بھی متفق ہوں'' اور مولوی صاحب نادم ہو کر بیٹھ گئے۔

(27) عظیم اخلاق

ایک مرتبہ مولانا رومؒ ایک مقام سے گزر رہے تھے دو آدمیوں کو لڑتے دیکھا ان میں سے ایک دوسرے کو کہہ رہا تھا او لعین! تو ایک کہے گا تو جواب میں دس سنے گا۔ مولانا وہاں رک گئے اور کہنے لگے میرے عزیزی بھائی! جو کچھ کہنا ہے مجھے کہہ لو اگر ہزار کہو گے تو ایک بھی نہیں سنو گے۔ اس پر دونوں مولانا کے پاؤں پہ گر پڑے اور آپس میں صلح کر لی۔

(28) رابعہؒ کے گھر چور

حضرت رابعہؒ (802ء) بصرہ کی مشہور عابدہ و زاہدہ تھیں۔ ایک رات وہ سو رہی تھیں کہ ایک چور آپ کے حجرے میں داخل ہوا۔ آپ کی چادر اٹھا کر باہر جانے لگا تو آنکھ کی بینائی کچھ وقفے کے لیے غائب ہو گئی اور وہ دروازے سے ٹکرایا اس پر رابعہؒ جاگ اٹھیں اور کہنے لگیں ''میں نیند میں تھی تو کیا ہوا میرا دوست (اللہ) تو جاگ رہا تھا''

(29) امثال

الف۔ دانا وہ ہے جو دنیا کی چمک دمک سے دھوکہ نہ کھائے اور دولت مند وہ جو خدا کی تقسیم پہ راضی ہو (شفیق بلخیؒ)

ب۔ صرف خوف خدا ایک ایسا چراغ ہے جس کی روشنی میں نیکی اور بدی نظر آتی ہے (ابوالقاسمؒ)

ج۔ جو شخص دولت کی وجہ سے اکڑتا ہے اس کے سامنے اکڑنا عین تواضع ہے (شاذلیؒ)

(30) لطیفہ

مُلّا نصیر الدین کا گدھا رات کو چوری ہو گیا صبح کے وقت اس کے دوست اور رشتہ دار اس

کے گھر جمع ہوئے تو ایک نے کہا:

"تم نے چارپائی طویلے کے آگے کیوں نہ بچھائی"

دوسرا بولا "تم ہمیشہ مُردوں سے شرط باندھ کر سوتے ہو"

تیسرا کہنے لگا "احمق تم نے طویلے کو تالا کیوں نہ لگایا"

مُلاّ جھنجلا کر بولا: یارو! جس طریقے سے تم میری بوٹیاں نوچ رہے ہو اس سے تو معلوم ہوتا ہے کہ سارا قصور میرا ہی ہے اور چور بالکل بے گناہ ہے۔

(31) رابعہؒ اور سفیان ثوریؒ

ایک دفعہ رابعہ بصریؒ (802ء) بیمار ہو گئیں اور اس عہد کے ایک ولی سفیان ثوریؒ (777ء) آپ کی عیادت کو گئے۔ مزاج پُرسی کے بعد کہنے لگے میں آج بعد از تہجد دعا کروں گا کہ اللہ آپ کو شفا دے۔ رابعہؒ بولیں سفیان! کیا تم جانتے ہو کہ یہ بیماری اللہ کے حکم سے ہے؟ کہا بیشک فرمایا تو کیا آپ اللہ سے ایک ایسی چیز مانگیں گے جو اس کے حکم اور مرضی کے خلاف ہے؟ سفیان نے کہا سبحان اللہ تسلیم و رضا کا کیا مقام ہے۔

(32) کاریگر

حضرت رابعہؒ (802ء) سے کسی نے کہا کہ فصلِ بہار کی وجہ سے دنیا بے حد حسین ہو چکی ہے، ذرا عبادت گاہ سے باہر آ کر صنعت یزداں کا تماشہ دیکھئے۔ فرمایا کہ میں کاریگر کے جلوؤں میں گم ہوں اور اس کی کاریگری کو دیکھنے کے لیے نہ ذوق ہے نہ فرصت۔

(33) بدمستی

مولانا رومؒ (1274ء) کی محفل میں قوالی ہو رہی تھی۔ ایک شخص وجد و مستی کی حالت میں بار بار مولانا پہ جا گرتا جب یہ واقعہ کئی بار ہو چکا تو چند آدمیوں نے اسے باہر دھکیلنا چاہا اور ہنگامہ سا بپا ہو گیا اس پر مولانا نے فرمایا "حیرت ہے کہ شراب تو اس نے پی ہے اور بدمستی تم کر رہے ہو"

(34) دلداری کی حد

حضرت شیخ نصیر الدین چراغ دہلویؒ (1356ء) حجرہ میں مشغول عبادت تھے کہ ایک قلندر جو آپ کے مسلک کا مخالف تھا اندر گھس آیا اور آپ کو پیٹنا شروع کر دیا۔ مریدوں نے اسے پکڑ کر سزا دینا چاہی تو آپ نے روک دیا پھر اس نے قلندرؒ کو پاس بلا کر کچھ نقدی دی اور ساتھ ہی پوچھا آپ کے ہاتھ کو چوٹ تو نہیں آئی؟

(35) امثال

الف۔ اللہ کے ساتھ باتیں زیادہ کرو اور لوگوں کے ساتھ کم (شاذلیؒ)

ب۔ اگر مومن کو نفع نہ پہنچا سکو تو نقصان بھی نہ پہنچاؤ۔ اگر اسے خوش نہ کر سکے تو ناراض بھی نہ کرو۔ اگر اس کی تعریف نہ کر سکو تو مذمت بھی نہ کرو (شاذلیؒ)

ج۔ اللہ کے پاس ہر روز جاؤ اگر یہ نہ ہو سکے تو ہفتے میں ایک بار جاؤ۔ یہ بھی نہ ہو سکے تو مہینے میں ایک بار جاؤ ورنہ سال میں یا زندگی میں ایک بار جاؤ اور اس کی رحمت کا تماشہ دیکھو (غوث اعظمؒ)

(36) لطیفہ

ملاّ نصیر الدین سے لوگوں نے پوچھا کہ زمین و آسماں کی تخلیق سے پہلے فرشتے کہاں رہتے تھے کہا اپنے اپنے گھر میں۔

(37) دیانت

یونس بن عبید اللہؒ (752ء) خواجہ حسن بصریؒ (729ء) کے مرید و شاگرد تھے اور کپڑے کی تجارت کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ریشمی کپڑے کا نرخ بڑھ گیا لیکن جس تاجر سے آپ کپڑا خریدتے تھے اسے علم نہ ہو سکا اور اس نے تیس ہزار درہم کا کپڑا پرانے نرخ پر دے دیا کچھ عرصے کے بعد جب آپ کو معلوم ہوا کہ کپڑے کا نرخ زیادہ تھا اور تاجر نے لاعلمی میں آپ کو سستے نرخ پہ

دے دیا تھا تو یہ اس تاجر کے پاس گئے اور اس کے انکار کے باوجود پانچ ہزار درہم اور اسے ادا کیے۔

(38) عوام کا لہو

ایک دفعہ ایک عباسی خلیفہ غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانیؒ (1166ء) کی خدمت میں گیا اور دراہم کی ایک تھیلی پیش کی۔ فقر جلال میں آ گیا تھیلی کو لے کر نچوڑا تو اس سے خون ٹپکنے لگا پھر فرمایا کیا تم مجھے غریب عوام کا خون پلانا چاہتے ہو؟ اگر اللہ کا خوف نہ ہوتا تو میں تمہارے محل کو سیل خون میں بہا دیتا۔

(39) غیر کا سہارا

ایک مرتبہ ذوالنون مصریؒ (860ء) ایک پہاڑ کے دامن میں گھوم رہے تھے کہ ایک ہجوم پر نظر پڑی پوچھا کہ یہ لوگ یہاں کیوں جمع ہیں۔ کسی نے بتایا کہ سامنے کی غار میں ایک عابد رہتا ہے جو سال میں ایک دن باہر نکلتا ہے آج وہ باہر آنے والا ہے یہ تمام لوگ مختلف امراض میں مبتلا ہیں وہ باہر آ کر ہر مریض پہ کچھ پھونکے گا اور پھر اندر چلا جائے گا۔ یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ عابد غار سے باہر نکلا نحیف وضعیف لیکن چہرہ نہایت پُر جلال اس نے ہر مریض پر کچھ پڑھ کر پھونکا اور پھر غار میں واپس جانے کو تھا کہ ذوالنونؒ نے دامن تھام لیا اور کہا آپ نے جسمانی مریضوں کا تو علاج کر دیا یہاں کچھ دل کے مریض بھی ہیں فرمایا "ذوالنون! چھوڑ دو میرا دامن تم غیر کا دامن تھام رہے ہو اللہ سے ڈرو کہیں وہ تمہیں غیروں ہی کے حوالے نہ کر دے" ذوالنونؒ نے فوراً دامن چھوڑ دیا اور زندگی بھر اللہ سے اس گناہ کی معافی مانگتے رہے۔

(40) اَمثال

الف۔ محبت وفا سے بڑھتی نہیں اور نہ جفا سے کم ہوتی ہے (کرمانیؒ)

ب۔ دنیا میں ضعیف ترین انسان وہ ہے جو اپنی خواہشات پہ غالب نہ آ سکے (رودباری)

ج۔ محبت میں مصائب اس لیے آتے ہیں کہ ہر سفلہ محبت کا دعویٰ نہ کر سکے (نظام الدین اولیاؒ)

(41) لطیفہ

اصفہان کے ایک گھر میں میاں بیوی کا جھگڑا رہتا تھا یہاں تک کہ وہ بعض اوقات ایک دوسرے پر پلیٹیں پیالیاں اور گلاس پھینکتے تھے۔ایک دن ان کا ایک ہمسایہ آیا اور پوچھنے لگا کیوں میاں صاحب! آپ اپنی بیوی کو طلاق دینے کا ارادہ تو نہیں رکھتے۔صاحب خانہ نے جھنجلا کر پوچھا اس بے ہودہ سوال سے تمہارا مطلب؟ کہنے لگا میرا مطلب یہ ہے کہ میں چینی کے برتنوں کی دکان کھولنا چاہتا ہوں اگر آپ بیوی کو طلاق نہ دینا چاہتے ہوں تو پھر اسی گلی میں کھول لوں اور آپ سے التماس کروں کہ آپ کو ایک دوسرے کا سر توڑنے کے لیے جتنے برتنوں کی ضرورت پڑے وہ مجھ سے خریدیں۔

(42) عظیم انسان

ذوالنون مصریؒ فرماتے ہیں کہ ایک رات عبادت میں میری آنکھ لگ گئی۔خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں اللہ کے حضور میں کھڑا ہوں اور وہ فرما رہے ہیں:

''اے ذوالنون جب میں نے انسان کو پیدا کیا تو سب سے پہلے اس کے سامنے دنیا پیش کی اس پر انسان دس حصوں میں بٹ گئے نو حصے تو دنیا پر پل پڑے لیکن دسویں نے اس کی پرواہ نہ کی۔میں نے اس حصے کے سامنے جنت پیش کی اس پر یہ گروہ بھی دس حصوں میں تقسیم ہو گیا۔نو نے تو جنت قبول کر لی لیکن دسواں بے نیاز رہا اس دسویں حصے کو میں نے جہنم کا ایک منظر دکھایا تو وہ قطعاً نہ گھبرایا۔میں نے اس سے پوچھا کہ تم نہ دنیا چاہتے ہو نہ جنت اور نہ جہنم سے ڈرتے ہو آخر تم چاہتے کیا ہو؟ وہ سر جھکا کر بولے اے اللہ! ہم تم سے صرف تمہیں مانگتے ہیں۔

(43) فضیلؒ اور ہارون

ایک مرتبہ ہارون الرشید حضرت فضیلؒ بن عیاض (803ء) کی خدمت میں گئے اور کہا کہ مجھے کچھ نصیحت کیجئے فرمایا:

اے ہارون! اللہ سے ڈر اور اپنے جسم کو جہنم کی آگ سے بچا اگر تیری وسیع سلطنت میں

ایک انسان بھی رات کو بھوکا سویا تو تجھ سے مواخذہ کیا جائے گا جب کوئی شخص اللہ سے دنیا کی کوئی چیز مانگتا ہے تو اسے نعمتوں سے دی جاتی ہے جو آخرت میں اسے ملنا تھیں، دنیا میں بے عیب دوستوں کی تلاش نہ کرو ورنہ دوستوں سے محروم رہ جاؤ گے۔ دو عادتیں انسان کو ڈبو دیتی ہیں بہت کھانا اور بہت سونا اگر اللہ مجھ سے کہے کہ تیری صرف ایک دعا قبول کروں گا تو میں بادشاہ کی بہتری کے لیے دعا مانگوں گا کیوں کہ بادشاہ کی درستی و بہتری سارے جہان کی بہتری ہے۔

ہارون الرشید نے اٹھنے سے پہلے آپ کی خدمت میں ایک تھیلی پیش کی اس پر آپ نے فرمایا ہارون کیا میرے احسان کا بدلہ یہی ہے کہ میں تمہیں بچانے کی کوشش کروں اور تم مجھے مصیبتوں میں پھنساؤ ہارون نے معافی مانگی اور تھیلی اٹھالی۔

(44) حقیقی سلطنت

عبداللہ بن مبارک (798ء) عہد ہارون کے مشہور فقیہ و محدث تھے۔ ایک مرتبہ وہ رقہ (عراق کا ایک شہر) میں تشریف لائے تو انسانوں کے ایک بے پناہ سیلاب نے ان کا استقبال کیا۔ اتفاقاً اس روز ہارون الرشید بھی اپنی بیگم کے ساتھ وہیں فروکش تھا۔ یہ منظر دیکھ کر ہارون سے ان کی بیگم کہنے لگی کہ یہ ہے حقیقی سلطنت کہ ایک دنیا زیارت کے لیے امنڈ پڑی ہے تمہاری حکومت بھی کوئی حکومت ہے کہ جب تک پولیس ڈنڈا نہ چلائے ایک آدمی بھی تمہارے استقبال کو نہیں آتا۔

(45) امثال

الف۔ تواضع یہ ہے کہ تو جسے بھی دیکھے اپنے آپ سے بہتر دیکھے (ہارونیؒ)

ب۔ نیکی کا آغاز تلخ اور انجام شیریں ہے لیکن گناہ کی ابتدا شیریں اور انتہا تلخ ہوتی ہے (معروف کرخیؒ)

ج۔ انسانوں میں ذلیل ترین وہ درویش ہے جو امیروں کی خوشامد کرے (رفاعیؒ)

(46) لطیفہ

ایک کسان اپنی بیوی سے کہنے لگا کہ ہمارا لڑکا اب جوان ہو گیا ہے اس کے لیے کوئی رشتہ

ڈھونڈو۔ بیوی کہنے لگی کہ شادی کے اخراجات کہاں سے آئیں گے۔ کہا کہ ہم اپنا گدھا بیچ ڈالیں گے اور فصل اترنے کے بعد پھر خرید لیں گے۔ اس کے بعد ادھر ادھر کی باتیں ہونے لگیں لڑکا قریب ہی چادر اوڑھ کر لیٹا ہوا تھا چادر سرکا کر کہنے لگا امی جان وہ گدھے والی باتیں کرونا۔

(47) چھٹا رکن

حضرت بابا فریدؒ (1268ء) کے ایک معاصر مولانا اپنے علم پہ بہت مغرور اور اولیاء اللہ سے متنفر تھے۔ ایک دن وہ بابا جی کی مجلس میں آ کر اپنی علمیت بگھارنے لگے تو بابا جی نے پوچھ لیا!

مولانا: اسلام کے ارکان کتنے ہیں؟

مولانا: ''پانچ یعنی کلمہ، نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج''

بابا جی: ''میں نے سنا ہے کہ ایک چھٹا رکن بھی ہے جو ان سب سے بڑا ہے''

مولانا: وہ کون سا؟

بابا جی: روٹی

مولانا: ''استغفراللہ، استغفراللہ آپ تو اسلام کی ابتدائی باتوں سے بھی ناواقف ہیں آپ کے پاس بیٹھنا گناہ ہے''

یہ کہا اور اٹھ کر چل دیے۔

اسی سال مولانا حج کے لیے روانہ ہو گئے جب وہ بعد از حج واپس آ رہے تھے تو سمندر میں خوفناک طوفان اٹھا جہاز ڈوب گیا اور مولانا ایک تختے کے سہارے ایک جزیرے میں جا اترے جہاں نہ گھاس تھی نہ درخت آپ بھوک اور پیاس سے نڈھال ہو گئے تین دن کے بعد وہاں سے ایک آدمی گزرا جس کے سر پر ایک طباق تھا اور وہ گوشت روٹی بیچ رہا تھا مولانا نے اسے پاس بلایا داستان مصیبت سنائی اور خدا کے نام پر روٹی مانگی۔

خوانچی: ''میں دکاندار ہوں مفت کھانا نہیں دے سکتا''

مولانا: میرا سارا اثاثہ غرق ہو گیا ہے میں پیسے کہاں سے لاؤں آپ مجھ پر رحم کریں''

خوانچی: میں رحم وحم کچھ نہیں جانتا اگر پیسے ہیں تو روٹی ملے گی ورنہ ہرگز نہیں یہ کہہ کر خوانچی جانے لگا تو مولانا اس کے پاؤں پر گر پڑے اور اس قدر الحاح وزاری کی کہ آخر اسے رحم آ گیا وہ پوچھنے لگا۔

'آپ نے کتنے حج کیے ہیں؟''

مولانا: سات

خوانچی: کیا آپ دو روٹیوں کے عوض ان تمام حجوں کا ثواب مجھے دینے کو تیار ہیں؟''

مولانا: ''تیار ہوں''

خوانچی: اُپنے ہاتھ سے لکھ دیجئے یہ ہے کاغذ اور پنسل'

مولانا نے تحریر دے دی اور اس کے بعد اس نے مولانا کو کھانا کھلایا اور چلا گیا تین دن کے بعد وہ خوانچی پھر نمودار ہوا پھر وہی گفتگو ہوئی اور اس مرتبہ مولانا نے عمر بھر کی نمازوں کا ثواب دے کر دو روٹیاں لیں۔ اگلی دفعہ تمام روزوں کا ثواب لکھ دیا اور آخر میں تمام تسبیح وتہلیل کا۔

اتفاق یہ کہ اسی روز دُور سے ایک جہاز نمودار ہوا مولانا ساحل پہ پہنچ کر ہوا میں اپنا کرتہ لہرانے لگے جہاز والوں نے دیکھ لیا اور قریب آ کر مولانا کو بٹھا لیا آپ دو چار روز کے بعد گھر پہنچ گئے۔ چند روز کے بعد بابا جی سے ملنے گئے تو بابا جی نے ادائے حج پہ مبارک کہی اور پھر سفر کے حالات پوچھے کہا کہ سفر بڑے آرام سے طے ہوا ہے بحمد اللہ بابا جی نے پوچھا کہ ایک روز میں نے روٹی کو اسلام کا چھٹا رکن قرار دیا تھا اور آپ مجھ سے ناراض ہو گئے تھے کیا وہ ناراضگی اب بھی باقی ہے؟ کہا یقیناً ہے آپ نے اسلامی تعلیمات کی توہین کی تھی اور جب تک آپ توبہ نہیں کریں گے میری ناراضگی باقی رہے گی۔

بابا جی: لیکن وہ مسئلہ میں نے کہیں لکھا ہوا دیکھا ہے۔

مولانا: بالکل غلط ایسی بے ہودہ بات کون لکھ سکتا ہے۔

بابا جی نے جائے نماز کا ایک کونہ سرکا کر فرمایا یہ دیکھئے مولانا یہ دیکھ کر حیرت زدہ ہو گئے کہ وہ تمام تحریریں جو انہوں نے خوانچی کو لکھ کر دی تھیں مصلّٰی کے نیچے رکھی ہیں، فوراً بابا جی کے قدموں پہ

گر پڑے اور بیعت کر لی۔

(48) دو دروازے

ایک مرتبہ سلطان علاؤ الدین خلجی (1295ء۔ 1315ء) نے حضرت نظام الدین اولیاءؒ کو پیغام بھیجا کہ میں آپ سے ملنے آ رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ میرے ہاں آنے کی ضرورت نہیں آپ کو دعا چاہیے اور وہ میں کرتا ہی رہتا ہوں جب دوبارہ قاصد آیا اور اس نے اصرار کیا تو آپ نے فرمایا کہ اس حجرے کے دو دروازے ہیں اگر بادشاہ اس دروازے سے داخل ہوا تو میں اس دروازے سے نکل جاؤں گا۔

(49) امثال

الف۔ چار چیزیں بہت نقصان پہنچاتی ہیں۔ عورتوں کا شکار، قمار، خمار اور اوقات کار میں شکار (عالمگیر)

ب۔ انسان کو چار چیزیں بلند کرتی ہیں:
علم، حلم، کرم اور خوش کلامی (بسطامیؒ)

ج۔ منافق کی علامات چار ہیں:
دروغ گوئی، وعدہ شکنی، دوستی میں ناپائیداری اور بات بات پر جھگڑا (حدیث)

(50) لطیفہ

کہتے ہیں کہ ایک فقیر کو ایک مدفون خزانہ مل گیا اور وہ بہت بڑا امیر بن گیا، ایک دن اس کے ایک دوست نے پوچھا کہیے امیری اور فقیری میں کیا فرق دیکھا کہا بہت بڑا فرق۔ جب میں فقیر تھا اور محفل میں کوئی بات کرتا تھا تو لوگ کہتے بکواس بند کرو لیکن اب میں کیسی ہی بکواس کروں لوگ کہتے ہیں "ماشاءاللہ منہ سے پھول جھڑ رہے ہیں"

(51)دل کش منظر

ایک دن خلیفہ ہشام بن عبدالملک اموی (724ء۔743ء) سیر وتفریح کے لیے ایک دل کش مقام پر گیا منظر بلا کا دل فریب تھا حد نگاہ تک سبزہ پھول درخت اور چشمے۔ایک ٹیلے پہ چڑھ کر چاروں طرف نظر ڈالی اور پھر کہنے لگا میں کتنا خوش قسمت ہوں کہ ان نعمتوں کا واحد مالک ہوں کیا یہ نعمتیں کسی اور کو حاصل ہیں؟ حجاز کا ایک بوڑھا بول اٹھا امیر المومنین! آپ تو یہاں آج تشریف لائے ہیں یہ نعمتیں ازل سے یہیں ہیں یہ آپ سے پہلے کروڑوں کا دل بہلا چکی ہیں اور بہت جلد آپ کے جانشین کو مل جائیں گی۔

(52)سفیانؒ و ہارون

سفیان ثوریؒ (777ء) اور ہارون الرشید (786ء۔809ء) بچپن کے دوست تھے جب ہارون خلیفہ بنا تو رفتہ رفتہ سفیان نے شاہی دربار سے کنارہ کرلیا اس پر ہارون الرشید نے سفیان کو لکھا کہ آپ کی جدائی ہمیں ناگوار گزر رہی ہے، جلد تشریف لایئے سفیان نے جواب میں لکھا:

''مجھے معلوم ہے کہ تم شاہانہ شان وشوکت سے رہتے ہو یعنی بیت المال میں خیانت کرتے ہو، تمہارے عمال کی اکثریت شرابی ہے یہ خود چوری کرتے ہیں مگر دوسروں کے ہاتھ کاٹتے ہیں۔ کیا تم چاہتے ہو کہ تمہارے ہاں آ کر یہ سب مناظر اپنی آنکھوں سے دیکھوں اور قیامت کے دن تمہارے خلاف شہادت دوں؟ مجھے یوں نظر آتا ہے کہ قیامت کے دن تیری مشکیں بندھی ہوئی ہوں گی تو آگے آگے ہوگا اور تیرے عمال تیرے پیچھے پیچھے، اللہ تمہیں ہدایت کرے آئندہ مجھے خط نہ لکھنا اس خط کو پڑھ کر خلیفہ پہروں روتا رہا۔

(53)درویشی کی قیمت

ایک دفعہ ابراہیمؒ ادھم (779ء) نے ایک درویش کو دیکھا کہ رو رہا تھا پوچھا کیا بات ہے۔ کہنے لگا درویشی کی صعوبتوں سے گھبرا گیا ہوں فرمایا میں نے بلخ کی سلطنت دے کر درویشی لی اور خوش ہوں تجھے درویشی مفت ملی اور رو رہا ہے؟

(54)امثال

الف۔ غم زدہ وہ ہے جسے کوئی غم نہ ہو (عثمان ہارونیؒ)

ب۔ عالم جہل کو جہالت سمجھتا ہے اور جاہل علم کو (شافعیؒ)

ج۔ ایک عالم کی طاقت ایک لاکھ جاہلوں سے زیادہ ہوتی ہے (بایزید بسطامیؒ)

(55)لطیفہ

ایک دفعہ مُلاّ نصیرالدین نے حلوائی سے آدھ سیر مٹھائی خریدی اور اپنے لڑکے کو دے کر کہا کہ گھر لے جاؤ بعد میں حلوائی سے پوچھنے لگا کہ اگر کوئی شخص آپ سے مٹھائی خریدے اور اس کے پاس پیسے نہ ہوں تو آپ اس سے کیا سلوک کریں۔ کہا میں اس کے منہ پہ زور سے ایک طمانچہ رسید کروں گا اس پر مُلاّ نے منہ آگے بڑھا دیا اور ایک زناٹے کی چپت کھانے کے بعد کہنے لگا اگر آپ اس نرخ پر ساری دکان بیچنا چاہیں تو حاضر ہوں۔

(56)منصور اور امام جعفرؒ

ایک مرتبہ خلیفہ منصور عباسی (754۔775ء) نے قاصد بھیج کر حضرت امام جعفر صادقؒ (765ء) کو دربار میں طلب کیا۔ وہ تشریف تو لائے لیکن بادل ناخواستہ خلیفہ نے نہایت احترام سے مسند شاہی پہ اپنے ساتھ بٹھایا اور پھر عرض کی کہ اگر آپ کو کسی قسم کی کوئی ضرورت درپیش ہو تو ارشاد فرمائیں مجھے تعمیل میں انتہائی مسرت ہوگی فرمایا۔ میری ایک خواہش ہے کہ آپ مجھے دوبارہ دربار میں نہ بلائیں یہ کہہ کر اٹھے اور واپس چلے گئے۔

(57)اویسؒ اور عمر فاروقؓ

جب حضرت عمرؓ (644ء) خلیفہ بنے تو آپ کو حضرت اویس قرنیؒ (657ء) سے ملاقات کا شوق پیدا ہوا ادھر ادھر سے پوچھنے پر معلوم ہوا کہ وہ نجد کی ایک وادی غرا میں قیام رکھتے ہیں۔ وہاں پہنچے تو اویسؒ نماز میں مشغول تھے جب فارغ ہوئے تو دونوں میں یہ گفتگو ہوئی:

عمرؓ: سنا ہے کہ جب جنگ احد میں حضورﷺ کا ایک دانت شہید ہوا اور یہ خبر آپ تک پہنچی تو آپ نے سارے دانت نکلوا دیے تھے۔

اویسؓ: عشق رسول کا تقاضا یہی تھا۔

عمرؓ: حیرت ہے کہ اس عشق کے باوجود آپ رسول مقبولﷺ کی زیارت کو نہ آئے۔

اویسؓ: میں رب محمدﷺ کی ذات میں گم تھا اور محمدﷺ کے لیے وقت نہ نکال سکا۔

عمرؓ: مجھے کوئی نصیحت فرمائیے۔

اویسؓ: اے عمر! اگر خدا تمہیں جانتا ہے تو کوشش کرو کہ کوئی اور تمہیں نہ جانے اگر تم خدا کو جانتے ہو تو کوشش کرو کہ کسی اور کو نہ جانو۔

عمرؓ: میں بیت المال سے روپوں کی ایک تھیلی آپ کی خدمت میں پیش کرنے کے لیے لایا ہوں اسے قبول فرمائیے۔

اویسؓ: میں فارغ اوقات میں اجرت پر لوگوں کے اونٹ چرایا کرتا ہوں میری جیب میں ابھی تک دو درہم (سات آنے) باقی ہیں اگر آپ یہ ضمانت دیں کہ ان کے خرچ کرنے تک میں زندہ رہوں گا تو پھر یہ تھیلی لے لوں گا۔

عمرؓ: سبحان اللہ قناعت و توکل کا کیا مقام ہے؟

اویسؓ: عمر! میری تعریف نہ کرو کہ حمد و ثنا کے قابل صرف ذات یزداں ہے اب آپ میرا مزید وقت ضائع نہ کریں قیامت بہت نزدیک ہے انشاء اللہ وہاں طویل ملاقاتیں ہوں گی۔

یہ کہا اور اٹھ کر نماز میں مصروف ہو گئے۔

(58) اویسؓ و ہرم

آخری عمر میں حضرت اویسؓ (657ء) کوفہ میں آ گئے تھے اور عموماً دریائے فرات کے کنارے مصروف عبادت رہتے تھے۔ ایک دن اس عہد کے ایک بزرگ ہرم بن حبان اویس کے ہاں گئے اور علیک سلیک کے بعد یہ گفتگو ہوئی:

ہرم: السلام علیکم

اویسؓ: وعلیکم السلام یا ہرم بن حبان

ہرم: حیرت آپ کو میرا اور میرے والد کا نام کیسے معلوم ہوا؟

اویسؓ: اہل ایمان کی روحیں ایک دوسرے کو جانتی ہیں فرمایئے کیسے آنا ہوا؟

ہرم: تاکہ آپ سے مل کر سکون حاصل کروں۔

اویسؓ: مومن کو اللہ کے سوا کہیں اور سکون نہیں مل سکتا، آپ اس نعمت کو غلط مقام پر تلاش کر رہے ہیں۔

ہرم: بجا ارشاد ہوا مجھے کوئی نصیحت فرمایئے۔

اویس: سوتے وقت موت کو سرہانے رکھو اور بیداری میں آنکھوں کے سامنے، گناہ کو حقیر نہ سمجھو کہ یہ اللہ کی توہین ہے۔

ہرم: دعا فرمایئے کہ اللہ رزق میں کسی کا محتاج نہ کرے۔

اویس: جس شخص کو اللہ کی رزاقی پہ اتنا شک ہو اس کے لیے کیا دعا کروں یہ کہا اور اٹھ کر چلے گئے۔

(59) امثال

الف۔ دوسروں کے ان عیوب کی تشہیر نہ کرو جن پہ اللہ پردہ ڈال رہا ہو (علیؓ)

ب۔ اگر تم نیچے والوں پہ ظلم توڑ رہے ہو تو اوپر والوں کے انتقام کا انتظار کرو (ابن الجوزیؒ)

ج۔ اصل قابل تعریف وہ شخص ہے جس کی تعریف اقارب، ہمسائے اور دوست کریں (جاحظ)

(60) لطیفہ

مُلّا نصیر الدین کو بچھو نے کاٹ لیا وہ بھاگ کر طبیب کے پاس پہنچا طبیب نے کہا یہ درد صرف شراب پینے سے دور ہو سکتا ہے۔ کہا شراب پیوں تو جہنم میں جاؤں گا کہا اگر نہیں پیو گے تو بھی جہنم میں جاؤ گے۔

(61) حبیبؒ کی پوستین

خواجہ حبیب عجمیؒ (773ء) کہیں جا رہے تھے کہ پوستین کا بوجھ کندھوں پر ناگوار گزرا،

اسے راہ ہی میں پھینک کر آگے نکل گئے۔ اتفاقاً وہاں سے حسن بصریؒ (729ء) کا گزر ہوا پوستین کو پہچان کر وہیں ٹھہر گئے کہ کوئی اٹھا نہ لے کچھ وقت کے بعد حبیبؒ واپس آئے تو حسنؒ نے پوچھا حضرت! آپ کس کے بھروسے پہ پوستین یہاں پھینک گئے تھے؟ کہا اسی کے بھروسے پہ جس نے آپ کو دو گھنٹے یہاں کھڑے رکھا۔

(62) اللہ میں گم

خواجہ حبیب عجمیؒ (773ء) حجرے میں مصروف ذکر تھے کہ کسی کام کے لیے کنیز کی ضرورت محسوس ہوئی اس وقت آپ کے پاس چند آدمی بیٹھے تھے ان میں ایک عورت بھی تھی۔ آپ نے اس خاتون سے کہا کہ اندر سے کنیز کو بلا لاؤ اس نے کہا میں ہی تو آپ کی کنیز ہوں۔ حاضرین میں سے ایک بولا حیرت ہے کہ تیس برس سے یہ کنیز آپ کے گھر میں ہے اور آپ اسے نہیں جانتے فرمایا مجھے پچھلے چالیس برس سے اللہ سے سوا کسی اور کو دیکھنے کی فرصت ہی نہیں ملی۔

(63) رحمت مجسّم

کہتے ہیں کہ ایک روز حضرت فضیل بن عیاضؒ (803ء) میدان عرفات میں کھڑے تھے لاکھوں نفوس کی آہ وزاری اور دعا و توبہ کا منظر دیکھ کر فرمانے لگے: اے اللہ! اگر اتنے لوگ کسی بخیل کے در پر بھی یوں گڑگڑائیں تو وہ انہیں خالی ہاتھ نہ لوٹائے اور تُو تو رحمت مجسّم اور پیکرِ جود و کرم ہے۔

(64) امثال

الف۔ اے اللہ اگر میں تیری عبادت جہنم کے ڈر سے کرتی ہوں تو مجھے جہنم میں ڈال دے، اگر جنت کے لیے کرتی ہوں تو اس سے محروم کر دے اور اگر تیرے لیے کرتی ہوں تو پھر تو میرا بن جا (رابعہ بصریؒ)

ب۔ جسم کی صحت کم کھانے میں، روح کی صحت کم سونے میں اور قربِ الٰہی بہت رونے میں ہے (اجمیریؒ)

ج۔ بڑائی تقویٰ میں، دولت توکل میں اور عظمت تواضع میں ہے (حضرت ابوبکر صدیقؓ)

(65)لطیفہ

کہتے ہیں کہ تیمور (1405ء) کے بعد جب اس کا بیٹا مرزا شاہ رخ (1404۔1447ء) مسند حکومت پہ بیٹھا تو اس نے سمرقند کی ایک مسجد کو از سرِ نو تعمیر کرنے کا حکم دیا۔ یہ مسجد گرائی جا رہی تھی کہ وہاں سے ایک عالم کا گزر ہوا پوچھا یہ مسجد کیوں گرا رہے ہو۔ جواب ملا مرزا شاہ رخ کے حکم سے ایک آہ سرد بھر کر کہنے لگا:

"باپ نے انسانوں کے گھر اجاڑے تھے اور بیٹے نے اللہ کے گھر کو بھی نہ چھوڑا"

(66)باعثِ ننگ

بسطام کا ایک آتش پرست حضرت بایزید بسطامیؒ (875ء) کی خدمت میں اکثر جاتا اور ان کے مواعظ سنا کرتا تھا۔ ایک دن کسی نے اس سے کہا کہ تم اسلام کیوں نہیں لاتے کہنے لگا اگر اسلام وہ ہے جو بایزیدؒ میں پایا جاتا ہے تو میں اس کی طاقت نہیں رکھتا اور اگر وہ ہے جس کا نمونہ تم ہو تو یہ میرے لیے باعث ننگ ہے۔

(67)دوبارہ نماز

ایک دفعہ بایزید بسطامیؒ (875ء) نے ایک امام کے پیچھے نماز پڑھی بعد از نماز وہ امام پوچھنے لگا بایزید! تم کوئی کام تو کرتے نہیں کھاتے کہاں سے ہو؟ آپ نے فرمایا جو شخص اپنے رازق کو بھی نہ جانے اس کی پیچھے نماز جائز نہیں، چنانچہ آپ نے اٹھ کر نماز دوبارہ پڑھی۔

(68)ردّ و قبول

ایک آدمی نے بایزیدؒ سے کہا کہ اللہ نے آپ پہ بڑا کرم کیا ہے آپ لوگوں کو اللہ کی طرف کیوں نہیں بلاتے؟ فرمایا جن لوگوں کو اللہ نے ردّ کر دیا ہو میں انہیں کیسے مقبول بنا سکتا ہوں۔

(69)امثال

الف۔ اگر انسان جہنم سے اتنا ڈرتا جتنا افلاس سے تو دونوں سے بچ جاتا۔ اگر وہ جنت کی اتنی

ہی خواہش رکھتا جتنی دولت کی تو دونوں کو پالیتا (بایزیدؒ)

ب۔ جوانوں کا احترام کرو، کہ ان کے گناہ کم ہوتے ہیں (داتا گنج بخشؒ)

ج۔ جب کوئی شخص اپنی خواہش پر قابو پالیتا ہے تو اس کا کھانا پینا بھی عبادت بن جاتا ہے (داتاؒ)

(70) لطیفہ

ایک آدمی ایک ظریف سے کہنے لگا کہ آپ عنقریب دنیا سے جانے والے ہیں یہ خط پاس رکھ لیں اور جب اگلی دنیا میں پہنچیں تو میرے والد صاحب کو دے دیں کہنے لگا آپ یہ خط کسی اور کو دیں کہ میرا ارادہ جہنم میں جانے کا نہیں۔

(71) عبداللہ بن مبارک اور سیّد زادہ

ایک روز امام ابوحنیفہؒ (767ء) مسجد سے نکلے تو ایک ہجوم آپ کی دست بوسی کے لیے آگے بڑھا۔ ایک سیّد زادہ نے یہ عالم دیکھا تو آگے بڑھ کر آپ سے پوچھنے لگا کہ یہ مقبولیت اور شان وشوکت آپ کو کیسے نصیب ہوئی؟ میں سیّد زادہ ہوں لیکن مجھے کوئی پوچھتا تک نہیں۔ فرمایا اے سیّد زادے! تمہارے آباؤ اجداد علم وہدایت کے روشن مینار تھے اور میرے اسلاف بے علم و گمراہ میں نے تیرے اباء کی میراث لے لی اور تو نے میرے آباء کی۔

(72) بڑا گناہ

ایک دن ایک نوجوان گھبراہٹ کی حالت میں حضرت عبداللہ بن مبارک (798ء) کی خدمت میں پہنچا اور کہنے لگا حضور! میں نے بہت بڑا گناہ کیا ہے میرے لیے دعا فرمایئے پوچھا کیا کیا ہے؟ کہنے لگا میں نے شراب پی کر اپنے ہمسایوں کو لوٹ لیا ہے۔ فرمانے لگے میں تو ڈر گیا تھا کہ شاید تم نے کسی کی غیبت کی ہے۔

(73) آہ کی قیمت

ہرات کے ایک آدمی نے حج کا ارادہ کیا لیکن کسی وجہ سے رہ گیا ایک دن وہ مسجد میں حج

فوت ہونے پر آہیں بھر رہا تھا کہ خواجہ ابو احمد ابدالؒ (966ء) مسجد میں داخل ہوئے اس کی حالت دیکھ کر فرمانے لگے میں نے چار حج کیے ہیں وہ تم لے لو اور یہ آہیں مجھے دے دو۔

(74) امثال

الف۔ تم پردے میں بھی وہ کام نہ کرو جو لوگوں کے سامنے نہیں کر سکتے (غزالیؒ)

ب۔ جسم کی راحت قلت طعام میں، دل کی قلت گناہ میں اور زبان کی قلت کلام میں ہے (ماوردیؒ)

ج۔ بات دل سے نکلے تو دل میں جا بیٹھتی ہے، زبان سے نکلے تو صرف کان تک جاتی ہے (ابن الابار)

(75) لطیفہ

رات کے وقت اک گیدڑ ایک گاؤں میں داخل ہوا دیکھا کہ ایک جگہ ایک مرغا بیٹھا ہوا ہے۔ کہنے لگا میاں مرغے میں عرصے سے اس گاؤں میں آتا جاتا ہوں تمہارے والد سے میرے تعلقات بہت گہرے تھے۔ ان کی آواز نہایت ہی سریلی تھی وہ میری خاطر دو چار بانگیں دیا کرتے تھے اور میں خوش ہو کر چلا جاتا تھا مرغا کہنے لگا میں بھی اپنے والد سے کم نہیں ذرا سنئے تو میری بانگ یہ کہہ کر گردن اٹھائی آنکھیں بند کر کے بانگ دینے ہی کو تھا کہ گیدڑ جھپٹا اور مرغے کو منہ میں لے کر بھاگ نکلا۔ جب اگلی بستی میں سے گزرا تو وہاں کے چند کتوں نے اسے دیکھ لیا اور اس کے پیچھے بھاگے مرغا کہنے لگا ان کتوں کو بلند آواز سے کہو کہ میں نے یہ مرغا تمہارے گاؤں سے نہیں پکڑا ورنہ تجھے یہ چیر پھاڑ ڈالیں گے گیدڑ کو بات پسند آ گئی لیکن جونہی اس نے منہ کھولا مرغا اڑ کر ایک درخت پر جا بیٹھا گیدڑ کو بہت افسوس ہوا اور کہنے لگا ''لعنت اس منہ پر جو بے موقع کھل جائے'' مرغے نے کہا ''لعنت اس آنکھ پر جو بے موقع بند ہو جائے''

(76) بے عیب رازق

ایک امیر حضرت شفیق بلخیؒ (810ء) کی خدمت میں گیا اور روپوں کی ایک تھیلی پیش کی

آپ نے فرمایا اگر اس مال میں چند خرابیاں نہ ہوتیں تو لے لیتا ممکن ہے کہ یہ چوری ہو جائے یا تم نادم ہو جاؤ یا تمہیں میری کوئی بات پسند نہ آئے اور تم یہ رقم واپس مانگ لو میرا رزق اللہ سے آتا ہے اور وہ ان تمام عیوب سے پاک ہے۔

(77) جہنم کا دربان

ایک مرتبہ حضرت شفیق بلخیؒ (810ء) بغداد میں وارد ہوئے تو مامون نے آپ کو دربار میں طلب کیا اور کہا کہ مجھے کوئی نصیحت فرمایئے کہا اللہ نے تجھے مال تلوار اور تازیانہ دے کر جہنم کے دروازے پر کھڑا کر دیا ہے اور حکم دے دیا ہے کہ اپنی رعایا کو جہنم میں مت جانے دو اگر تو نے لوگوں کو نار جہنم سے بچانے کا انتظام نہ کیا تو سب سے پہلے جہنم میں تجھے پھینکا جائے گا۔

(78) ابراہیم اور شفیقؒ کی ملاقات

ایک مرتبہ ابراہیمؒ بن ادھم (779ء) اور شفیق بلخیؒ (810ء) مسجد ملہ میں جمع ہو گئے بلخیؒ نے ابراہیم سے پوچھا کہ روزی کے بارے میں آپ کیا کرتے ہیں۔ کہا مل جائے تو شکر کرتا ہوں ورنہ صبر فرمایا ہماری گلی کے کتے بھی یہی کرتے ہیں ابراہیم نے پوچھا آپ کا طریقہ کیا ہے؟ فرمایا مل جائے تو صدقہ کر دیتا ہوں اور نہ ملے تو صبر سے کام لیتا ہوں۔ ابراہیم اٹھے اور آپ کا سر چوم لیا۔

(79) امثال

الف۔ طاقتور وہ ہے جو غصے کو پی جائے، صابر وہ جو افلاس کو چھپا لے اور غنی وہ ہے جو کم پہ قانع ہو جائے (جنیدؒ)

ب۔ دنیا میں شاید کہیں کوئی ایسا آدمی ہو جو بلند منصب پہ فائز ہو کر مست خواہشات کے پیچھے چل کر درماندہ اور بدکاروں سے مل کر نادم نہ ہوا ہو (شافعیؒ)

ج۔ بعض لوگ غیروں کو فائدہ پہنچاتے اور اپنوں کو نظر انداز کر دیتے ہیں ان لوگوں کی موت پر نہ اپنے روتے ہیں نہ بیگانے (ابن الاحنفؒ)

(80)لطیفہ

ایک دکاندار کے پاس کچھ گندے انڈے، بدبودار پنیر اور ترش گھی پڑا تھا ایک دن نماز ظہر کے بعد دکان پہ آیا تو یہ تینوں چیزیں غائب پائیں۔ ملازم سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ یہ تمام چیزیں ابھی آپ کا ہمسایہ لے گیا ہے کہا تیرا ستیاناس ہو آج رات اسی ہمسایہ کے ہاں میری دعوت ہے اور یہ تمام غلاظت وہ مجھے کھلا دے گا۔

(81)سلطنت کی قیمت

ایک دفعہ ہارون الرشید (786۔ 809ء) اور بایزید بسطامیؒ (875ء) کی ملاقات ہوئی رشید نے پوچھا تمہاری نظروں میں میری سلطنت کی قدر و قیمت کیا ہے؟ فرمایا فرض کیجئے کہ آپ ریگستان میں جا رہے ہیں پانی ختم ہو گیا ہے۔ آپ پیاس سے ایڑیاں رگڑ رہے ہیں۔ اس حالت میں ایک چرواہا کہیں سے آ جاتا ہے آپ اس سے پانی مانگتے ہیں وہ ایک پیالے کے عوض آدھی سلطنت مانگتا ہے کیا آپ اسے دے دیں گے؟ کہا بے شک فرمایا تو پھر تمہاری ساری سلطنت کی قیمت پانی کے دو گھونٹ ہے۔

(82) سُود کی نئی قسم

ایک مرتبہ امام ابوحنیفہؒ (767ء) ایک جنازے میں شامل ہوئے نماز جنازہ کے بعد باقی لوگ تو ایک دیوار کے سائے میں بیٹھ گئے لیکن آپ دھوپ ہی میں کھڑے رہے کسی نے آواز دی کہ سائے میں آ جائیے فرمایا کہ اس دیوار کا مالک میرا مقروض ہے اگر میں اس دیوار سے فائدہ اٹھاؤں تو اللہ کی نظر میں یہ سُود شمار ہوگا۔

(83)سنبھل کے چلو

امام ابوحنیفہؒ (767ء) نے ایک آدمی کو دیکھا کہ کیچڑ میں تیز چل رہا ہے۔ فرمایا سنبھل کے چلو۔ کہنے لگا اے امام! اگر میں پھسل گیا تو تنہا گروں گا اور اگر آپ پھسلے تو ایک دنیا پھسل

جائے گی اس لیے احتیاط آپ کو کرنی چاہیے نہ کہ مجھے۔

(84) امثال

الف۔ مظلوم کی بددعا سے بچ کہ خدا و مظلوم کے درمیان کوئی حجاب حائل نہیں ہوتا (حدیث)

ب۔ جو شخص دنیا میں پیٹ بھر کر کھائے وہ آخرت میں بھوکا رہے گا (حدیث)

ج۔ موت ایک پل ہے جو دوست کو دوست سے ملاتا ہے (حدیث)

(85) لطیفہ

ایک پروفیسر ٹرین میں سفر کر رہا تھا ایک اسٹیشن پر ٹی ٹی آ گیا اور ٹکٹ مانگا پروفیسر نے کوٹ واسکٹ اور پتلون کی ہر جیب میں ہاتھ ڈالا لیکن ٹکٹ نہ ملا ٹی ٹی کہنے لگا پروفیسر صاحب! میں آپ کو اچھی طرح جانتا ہوں اگر ٹکٹ نہیں ملتا تو نہ سہی آپ بے فکر سفر جاری رکھیں۔ پروفیسر کہنے لگا میں آپ کی نوازش کا تو شکر گزار ہوں لیکن اگر ٹکٹ نہ ملا تو مجھے یہ کون بتائے گا کہ میں کہاں جا رہا ہوں؟

(86) متاع آخرت

ایک خدا رسیدہ بزرگ کے گھر رات کو چور آئے اور سب کچھ لے گئے صبح کے وقت لوگ ہمدردی کے لیے آئے تو دیکھا کہ آپ سجدہ شکر میں پڑے ہیں پوچھا کہ یہ کون سا مقام شکر ہے؟ کہا میں دو باتوں پر اللہ کا شکر ادا کر رہا ہوں اول یہ کہ دوسروں نے میرا مال لوٹا ہے اور میں نے کسی کو نہیں لوٹا۔ دوم یہ کہ متاع دنیا ہی کو لوٹا ہے اور متاع آخرت کو ہاتھ نہیں لگا سکے۔

(87) جنیدؒ کے گھر چور

ایک رات کو چور حضرت جنید بغدادیؒ (910ء) کے حجرے میں جا گھسا اس نے ہر کونے کھدرے کو دیکھا لیکن کچھ نہ ملا جب وہ لوٹنے لگا تو حضرت جنید نے اسے آواز دی اور پوچھا تمہارا نام اور پتہ کیا ہے اس نے پتہ بتایا اور چلا گیا دوسری صبح کو ایک امیر نے حضرت جنید کو سو دینار بھیجے آپ نے یہ ساری رقم اس چور کو بھیج دی اور معذرت کی کہ آپ رات کو آئے اور مایوس لوٹ گئے

اب یہ حقیری رقم حاضر ہے قبول فرمایئے چور فوراً آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ہمیشہ کے لیے تائب ہو گیا۔

(88) جرمانہ

حضرت ابوالحسن نوریؒ حضرت جنیدؒ (910ء) کے ہم عصر تھے ان کے متعلق عام چرچا ہو گیا کہ وہ بدعتی ہیں چنانچہ خلیفہ وقت نے قاضی سے کہا کہ ان کے عقائد کا امتحان لے قاضی نے پوچھا اگر کسی شخص کے پاس بیس روپے ہوں تو وہ کتنی زکوٰۃ دے؟ کہا ساڑھے بیس روپے پوچھا وہ کیسے؟ کہا حضرت ابوبکر صدیقؓ کی سُنّت یہی ہے کہ گھر میں اللہ کے نام کے سوا کچھ نہ چھوڑا جائے پوچھا یہ ساڑھے بیس کا مطلب میں نہیں سمجھا فرمایا یہ آٹھ آنے جرمانہ ہے کہ اس نے بیس روپے جمع کیوں کئے اس پر خلیفہ و قاضی دونوں جھوم اٹھے۔

(89) اَمثال

الف۔ اس نے بات کہی میں نے مان لی، اس نے دہرائی تو مجھے شک پڑ گیا۔ اس نے قسم کھائی تو مجھے یقین ہو گیا کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے (عمر خیام)

ب۔ اگر کہیں گناہ ہو رہا ہو اور لوگ اسے معیوب نہ سمجھیں تو سب کو شریک گناہ سمجھا جائے گا (ترمذی و ابوداؤد)

ج۔ ظالم بادشاہ کے سامنے سچی بات کہنا بہت بڑا جہاد ہے (ترمذی)

(90) لطیفہ

ایک بادشاہ نے چند اسیران جنگ کو قلعہ کی چھت سے نیچے کودنے کی سزا دی دو تین تو کود گئے لیکن چوتھا بار بار منڈیر پہ آ کر رک جاتا اور واپس چلا جاتا اس پر بادشاہ نے کڑک کر کہا ''یہ تم کیا مذاق کر رہے ہو؟ میں تم کو صرف ایک اور موقع دیتا ہوں'' قیدی کہنے لگا ''عالم پناہ! آپ میری جگہ تشریف لایئے اور میں آپ کو ایک لاکھ موقع دوں گا'' بادشاہ ہنس پڑا اور باقی تمام اسیروں کو چھوڑ دیا۔

(91) بھول جائیے

ایک دفعہ خلیفہ مکتفی باللہ (902-908ء) نے حضرت جنیدؒ (910ء) کو دربار میں بلایا اور بڑی تکریم کی دوران گفتگو میں پوچھا کہ آپ کی سب سے بڑی خواہش کیا ہے تاکہ میں اسے پورا کروں فرمایا یہی کہ آپ مجھے بھول جائیں اور آئندہ یاد نہ کریں۔

(92) خدمت کا معاوضہ

ایک دفعہ بغداد کے ایک مکان کو آگ لگ گئی اور دو بچے اندر پھنس کر رہ گئے مالک مکان نے امداد کے لیے بڑا شور مچایا یہاں تک کہ دو ہزار دینار انعام کا بھی اعلان کیا لیکن کسی شخص کو آگ میں کودنے کی ہمت نہ پڑی۔ اتفاقاً وہاں حضرت ابوالحسن نوریؒ آ نکلے اس شخص کا اضطراب دیکھا تو آگ سے گزر کر اندر گئے اور بچوں کو صحیح وسالم باہر لے آئے۔ اس شخص نے آپ کا شکریہ ادا کرنے کے بعد دو ہزار دینار پیش کیے تو آپ نے نہ لئے اس نے پوچھا کہ کوئی اور ہوتا تو اس آگ میں بھسم ہو جاتا لیکن آپ صحیح وسالم باہر آ گئے ہیں یہ مقام آپ نے کیسے پایا؟ فرمایا خدمت کا معاوضہ نہ لینے سے۔

(93) دل کی خوشی

لوگوں نے حضرت جنیدؒ (910ء) سے پوچھا کہ دل کب خوش ہوتا ہے کہا جب اللہ دل میں بس جائے۔

(94) امثال

الف۔ ایک شخص حضور ﷺ کی خدمت میں آیا اور پوچھا اے رسول اللہ! میری خدمت کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟ فرمایا "ماں" پوچھا اس کے بعد؟ فرمایا "ماں" اس کے بعد؟ فرمایا "ماں" اس کے بعد فرمایا "باپ" (ابوداؤد)

ب۔ ایک شخص نے حضور ﷺ پرنور سے پوچھا کہ میرے پاس کچھ مال ہے اولاد بھی ہے اور

والد بھی زندہ ہیں، میں اس مال کو کیسے صرف کروں فرمایا تمہارا اور تمہارے مال کا مالک تمہارا والد ہے سب کچھ اس کی مرضی پر چھوڑ دو (ابوداؤد)

ج۔ ایک دن حضور پرنور ﷺ نے فرمایا۔

''تباہ ہو گیا تباہ ہو گیا تباہ ہو گیا۔ کسی نے پوچھا کون فرمایا وہ بیٹا جسے بوڑھے باپ یا ماں یا دونوں کی خدمت کا موقعہ ملا لیکن اس نے نہ کی اور اس طرح جنت کے دروازے اس پہ بند ہو گئے (مسلم)

(95) لطیفہ

جنگل میں ایک گدھا بیمار پڑا تھا اور قریب ہی ایک کتا اسے للچائی ہوئی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ گدھا کہنے لگا کتے میاں! میں اتوار سے پہلے مرنے کا ارادہ نہیں رکھتا بہتر ہے کہ تم اس وقت تک کوئی اور کام کرو کتے نے کہا بھائی جان! میں اتوار تک بالکل فارغ ہوں اس لیے یہیں بیٹھ کر آپ کی موت کا انتظار کروں گا۔

(96) خدا سے ڈر

عمرو بن ہبیرہ (724ء) کو یزید بن عبدالملک اموی (720-724ء) نے خراسان کا گورنر مقرر کیا تھا ایک دن اس نے حضرت حسن بصریؒ (729ء) کو دربار میں بلایا اور کہا کہ مجھے کوئی نصیحت کیجئے۔ فرمایا اے ابن ہبیرہ یزید کے معاملے میں خدا سے ڈر اور خدا کے معاملے میں یزید سے قطعاً نہ ڈر۔

(97) ذلیل مکھی

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک مکھی بار بار منصور عباسی (754-775ء) کے منہ پہ آ بیٹھتی جھنجلا کر کہنے لگا نہ جانے اللہ نے اس ذلیل مکھی کو کیوں پیدا کیا ہے؟ پاس ہی اس دور کے ایک بہت بڑے عالم و مفسر شیخ ابن سلیمان بیٹھے ہوئے تھے وہ بول اٹھے متکبر کا غرور توڑنے کے لیے۔

(98) طاقتور قلم

ایک مرتبہ امیر تیمور (1405ء) کو ایک اہم اور فوری پیغام کہیں بھیجنا تھا۔ اس وقت اصطبل میں کوئی گھوڑا نہیں تھا۔ اس نے قاصد کو ہدایت کی کہ راہ میں جہاں کہیں کوئی گھوڑا نظر آئے وہ اس پر سوار ہو جائے اتفاق یہ کہ راہ میں ایک مقام پر اس دور کے سب سے بڑے فاضل علامہ سعدالدین تفتازانی" (1390ء) خیمہ زن تھے اور پیش گاہ میں چند ایک گھوڑے بندھے ہوئے تھے۔ قاصد نے بلا اجازت ایک گھوڑا کھول لیا اور سوار ہونے کو تھا کہ ملازموں نے اسے پکڑ لیا اور چور سمجھ کر خاصی ٹھکائی کی جب یہ خبر امیر تیمور کو پہنچی تو وہ اتنا ہی کہہ کر رہ گیا۔

"میں ایسے شخص کا کیا بگاڑ سکتا ہوں جس کا قلم ہر شہر اور ہر ملک کو میری تلوار سے پہلے فتح کر چکا ہے"

(99) اَمثال

الف۔ جو شخص دنیا سے بے نیاز ہو اس سے محبت کرو، وہ تمہیں حکمت و دانائی بتائے گا (حدیث)

ب۔ جب اللہ کسی پر مہربان ہوتا ہے تو اسے دنیا کے چہرے سے نقاب سرکا راس کی اصلی صورت دکھا دیتا ہے (حدیث)

ج۔ اے اللہ علم سے میری مدد کر علم کی نعمت دے تقویٰ سے سرفراز فرما اور صحت سے ہم کنار کر (دعائے رسول ﷺ کنز الاعمال)

(100) لطیفہ

ایک دیہاتی ایک ہوٹل میں جا گھسا اور خوب پیٹ بھر کر کھانا کھایا بل دینے کا وقت آیا تو کہنے لگا کہ میرے پاس پیسے نہیں ہیں ہوٹل کے مالک نے نوکروں سے کہا کہ اسے پکڑ کر بازار کے چوک میں لے جاؤ پہلے لوگوں کو اس کا جرم بتاؤ پھر اسے پچاس جوتے لگاؤ نوکروں نے تعمیل کی۔ تھوڑی دیر کے بعد وہی دیہاتی ایک ساتھی کے ساتھ دوبارہ ہوٹل میں گیا اور کہنے لگا یہ ایک غریب دیہاتی ہے اسے بھی اسی قیمت پر کھانا دو۔

(101)رحم دلی

ایک دن حضرت علیؑ نے اپنے غلام کو بار بار آواز دی لیکن وہ نہ بولا کسی نے کہا کہ وہ باہر دروازے پہ کھڑا ہے اور آپ کی آواز سن رہا ہے جب کچھ دیر کے بعد وہ اندر آیا اور امیر المومنین نے اس شان بے نیازی کی وجہ پوچھی تو کہنے لگا اے میرے آقا! مجھے آپ کی رحم دلی پہ اس قدر بھروسہ ہے کہ آپ کے قہر وعتاب کا ڈر قطعاً نہیں رہا۔ آپ نے یہ سن کر فرمایا اے اللہ! میں تیرا شکر کس زبان سے ادا کروں کہ دنیا مجھے ظالم و جابر نہیں سمجھتی۔

(102)بادشاہ کی صفات

نوشیروان (579ء) نے اپنے وزیر بزرجمہر (590ء) سے پوچھا کہ ایک بادشاہ میں کون سی صفات ہونی چاہئیں:

کہا: وہ اپنوں کے لیے پانی

غیروں کے لیے آگ

زمین کی طرح فیاض

آسمان کی طرح مربی

گھوڑے سے زیادہ تیز گوش (سننے والا)

عقاب سے زیادہ تیز نگاہ

سیاروں سے زیادہ راست رو

کوے سے زیادہ محتاط

اور

شیر سے زیادہ بہادر ہو

(103)شمشیر و دولت

سلطان محمود غزنوی (1030ء) نے البیرونی (1048ء) سے پوچھا کہ میرے پاس

دولت بھی ہے اور تلوار بھی انہیں کیسے استعمال کروں کہا دولت سے غریب عوام کی دعائیں حاصل کیجئے اور تلوار سے گناہ کا خاتمہ فرمائیے۔

(104) اَمثال

الف۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے جو شخص خدا و آخرت پہ ایمان رکھتا ہو وہ اپنے بھائی کے عیوب میرے سامنے بیان نہ کرے (مسلم)

ب۔ شراب تمام خباثتوں کی جڑ ہے اور شرابی گویا لات وعزّی کا پجاری (حدیث)

ج۔ جس شخص میں امانت (دیانت) نہیں اس میں ایمان بھی نہیں (بخاری و مسلم)

(105) لطیفہ

ایک دفعہ ایک قبائلی سردار امیر معاویہؓ (661۔680ء) کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا جب اس نے گوشت کو نوچنا اور ہڈیوں کو توڑنا شروع کیا تو امیر بولے معلوم ہوتا ہے کہ اس بکرے نے تمہیں کبھی مارا تھا سردار نے کہا:

''آپ کی اس نرمی سے گمان گزرتا ہے کہ شاید اس بکرے کی ماں نے آپ کو دودھ پلایا تھا''

(106) فیّاضی

عرب کے ایک امیر سعید بن عاص کا یہ دستور تھا کہ جب کوئی حاجت مند آتا اور پاس کچھ نہ ہوتا تو اسے ایک خاص رقم کا پرونوٹ لکھ دیتا اس کی وفات پر اس قرض کی میزان تین لاکھ بیس ہزار تھی۔ جب یہ اطلاع امیر معاویہؓ تک پہنچی تو آپ نے یہ رقم مرحوم کے بیٹے عمرو بن سعید کو بھیج دی لیکن اس نے منظور نہ کی اور کہا کہ اس سے میرے والد کی سخاوت پہ حرف آتا ہے بہتر یہ ہے کہ آپ میرے والد کا محل اسی رقم میں خرید لیں امیر معاویہؓ نے یہ بات مان لی اور عمرو نے اپنے والد کا سارا قرض ادا کر دیا۔

(107) عربی شرافت

عرب کے ایک فیاض معن بن زائدہ (768ء) نے اپنے ایک یتیم بھتیجے یزید بن مزید کو بھی پال رکھا تھا۔ایک دن اس کی بیوی نے شکایت کی کہ تم یزید پہ زیادہ مہربان ہو اور اپنے بچوں کی پرواہ نہیں کرتے کہا اس کی ایک وجہ ہے پوچھا وہ کیا؟ کہا اپنی آنکھوں سے دیکھ لو معن نے اسی وقت اپنے دو بیٹوں کو بلایا وہ اس حال میں آئے کہ بہترین ریشمی لباس تن پر تھا اور ساتھ خدمت گاروں کی ایک فوج تھی پھر بھتیجے کو طلب کیا وہ زرہ پہن کر اور شمشیر و سناں سے مسلح ہو کر فوراً پہنچا جب معن نے مسلح ہونے کی وجہ پوچھی تو کہنے لگا چچا جان قاصد نے مجھے یہ نہیں بتایا تھا کہ آپ نے کیوں یاد فرمایا ہے۔ میں نے سوچا کہ مسلح ہو کر جاؤں اگر میری تلوار کی ضرورت پڑے تو تعمیل میں دیر نہ لگے ورنہ زرہ اتارنے میں کیا دیر لگتی ہے۔

یہ منظر دیکھ کر معن کی بیوی نے کہا بے شک میرے بچوں کو اس سے کوئی نسبت نہیں۔

(108) شراب کی عادت

خیوہ (بخارا) کے خوارزم شاہی خاندان (1077۔ 1231ء) کا آخری فرمانروا جلال الدین (1220۔ 1231ء) مے نوشی کا عادی تھا۔ جب وہ تاتاریوں کے آگے آگے بھاگا تب بھی شراب و سرور سے باز نہ آیا ایک مقام پر اس دور کے ایک صوفی شاعر نے اسے یہ رباعی لکھ کر بھیجی لیکن کوئی اثر نہ ہوا اور خوارزم شاہی خاندان مٹ گیا۔

رباعی:

شاہا! زمئے گراں چہ بر خواہد خاست
وزمستی ہر زماں چہ بر خواہد خاست
شاہ مست و جہاں خراب و دشمن پس و پیش
پیداست کہ زیں میاں چہ بر خواہد خواست

ترجمہ:

1۔اے بادشاہ! اس مسلسل شراب نوشی و مستی سے تمہیں کیا فائدہ پہنچے گا؟

2۔تم مست دنیا تباہ اور دشمن آگے پیچھے ظاہر ہے کہ اس صورت حال کا نتیجہ کبھی اچھا نہیں نکلے گا (الفخری)

(109) اَمثال

الف۔ برے ہمدم سے تنہائی بہتر ہے اور اچھا رفیق تنہائی سے بہتر (جلال قزوینی)

ب۔ سلطنت عدل سے آباد، تدبیر سے مستحکم، علم سے جمیل، نیکی سے شاداب اور شجاعت سے محفوظ ہوتی ہے (فخری)

ج۔ جس طرح تیز سے تیز آندھی پہاڑوں کو نہیں ہلا سکتی اسی طرح بڑے سے بڑا منصب ایک شریف کو مغرور و مست نہیں بنا سکتا (نظام الملک طوسی)

(110) لطیفہ

ایران کے ایک شاعر ترشیزی نے سر دربار ایک مولوی صاحب کو خر کہہ دیا۔ اس نے سخت احتجاج کیا اس پر بادشاہ نے شاعر سے کہا کہ شعر میں معافی مانگو اس نے یہ شعر کہا:

ترا خر گفتم و گشتم پشیماں
کہ آں بے چارہ را بدنام کردم

(میں تمہیں خر کہنے پہ بہت نادم ہوں کہ اس بے چارے (گدھا) کو خواہ مخواہ بدنام کر دیا)

(111) طاؤس و رُباب آخر

خاندان عباسیہ (750۔1258ء) کے آخری خلفا اس قدر عیاش ہو گئے تھے کہ جس روز اس خاندان کے آخری خلیفہ مستعصم (1242۔1258ء) کو ہلاکو خان (1265ء) کا خط ملا کہ میری اطاعت کرو تو اس نے اسی روز موصل کے گورنر بدرالدین لولو کو لکھا کہ وہاں سے چند اعلیٰ گویّے اور رقاص دربار میں بھیج دے۔ چند دن کے بعد ایک دروازے سے گویّے داخل ہوئے اور دوسرے سے تاتاری تاتاریوں نے اٹھارہ لاکھ انسانوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا لاکھوں

کتابیں اٹھا کر دجلہ میں پھینک دیں اور بادشاہ کو کمبل میں لپیٹ کر بھاری لٹھوں سے اتنا پٹوایا کہ وہ قیمے کا ایک گیند بن گئی (الفخری)

(112) تراچہ

ایک شخص بوعلی سینا (1037ء) کے پاس گیا اور اپنی دولت نیز آباؤ و اجداد پر فخر کرنے لگا بوعلی سینا نے کہا کہ اگر خوبی دولت میں ہے تو دولت اچھی ہوئی نہ کہ تم اور اگر تمہارے آبا قابل تعریف تھے تو پھر وہ اچھے تھے نہ کہ تم۔

(113) قابل اعتماد

موصل کے امیر بدر الدین لولو نے اپنے ایک درباری مجد الدین بن اثیر الجد زی سے کہا کہ مجھے ایک اہم کام کے لیے ایک نہایت قابل اعتماد آدمی درکار ہے۔ اس نے کہا کہ یہ صفات تو صرف میرے بھائی میں پائی جاتی ہیں کہا اسے فوراً بلایئے چنانچہ وہ آیا اور اندر امیر کے پاس چلا گیا۔ مجد الدین باہر انتظار کرتا رہا۔ کچھ وقت کے بعد وہ باہر نکلا تو مجد الدین نے پوچھا اندر کیا باتیں ہوئیں کہا کیا تمہیں بتا کر تم کو ہی جھوٹا ثابت کروں تمہی نے تو امیر سے کہا تھا کہ میں قابل اعتماد ہوں"

(114) اَمثال

الف۔ تین چیزوں سے دل سخت ہو جاتا ہے بہت کھانے، بہت سونے اور آرام پسندی سے (حدیث)

ب۔ بدن کی صفائی آدھا اسلام ہے (حدیث)

ج۔ جہالت افلاس کی بدترین قسم ہے (حدیث)

(115) پُر زور دلائل

ایک دہریہ ایک مسلمان سے خدا کے متعلق بحث میں الجھ گیا۔ مسلمان نے خدا کی ہستی پر اس قدر دلائل دیئے اور دہریئے نے اس زور سے مخالفت کی کہ بحث کے خاتمے پر دہریہ مسلمان ہو

گیا اور مسلمان دہریہ۔

(116) جعلی خط

ہارون کے وزیر جعفر برمکی (803ء) اور عامل مصر کے تعلقات کشیدہ تھے۔ایک آدمی نے جعفر برمکی کی طرف سے ایک جعلی سفارشی خط عامل مصر کے نام لکھا اور خود ہی لے کر عامل کے پاس جا پہنچا عامل کو خط کے متعلق شک پڑ گیا اور جعفر کو بھیج دیا۔جعفر نے دوستوں سے مشورہ کیا کسی نے قید کا مشورہ دیا اور کسی نے ہاتھ کاٹنے کا لیکن جعفر نے کہا کہ خط جعلی سہی لیکن اس کا یہ فائدہ تو ہوا کہ میرے اور عامل مصر کے درمیان نامہ و پیام کا سلسلہ دوبارہ جاری ہو گیا ہے۔چنانچہ جعفر نے لکھا کہ یہ خط ہمارا ہے اور وہ شخص ہمارا ندیم و مصاحب ہے (الفخری)

(117) غیرت

خلیفہ مہدی عباسی (869-870ء) بڑا متقی، پارسا، سادگی پسند اور انصاف دوست تھا۔ وہ کھردرا لباس پہنتا اور جَو کی روٹی سرکے اور نمک سے کھاتا تھا ایک دن کسی درباری نے پوچھا کہ آپ نے یہ فقیرانہ روش کیوں اختیار کی ہے؟ کہا میں غیرت کا شکار ہو گیا ہوں میں یہ گوارا نہ کر سکا کہ اُمیّہ میں تو عمر بن عبدالعزیز ہو اور عباسیہ میں کوئی نہ ہو (الفخری)

(118) انتقام فطرت

حسین بن قاسم خلیفہ مقتدر عباسی (908-932ء) کا وزیر تھا۔کسی بات پر بگڑ کر خلیفہ نے اسے معزول کر دیا اور ابن مقلہ کو اس کی جگہ مقرر کر دیا۔ابن مقلہ نے حسین بن قاسم کو قتل کرا دیا اور اس کا سر عجائب گھر میں رکھوا دیا۔جب (934ء) میں راضی خلیفہ بنا تو اس نے کسی بات پر بگڑ کر پہلے ابن مقلہ کو قید کیا اور پھر اس کا ہاتھ کاٹ ڈالا۔جب متقی (940-944ء) کا زمانہ آیا تو ایک دن وہ عجائب گھر میں گیا وہاں ایک طبق پر نظر پڑی جس میں ایک سر اور ایک ہاتھ رکھا تھا اور دونوں کے ساتھ ایک ایک چٹ پڑی تھی ایک پر لکھا تھا یہ حسین بن قاسم کا سر ہے دوسری پہ درج تھا یہ وہ ہاتھ ہے جس نے یہ سر کاٹا تھا''

(119)امثال

الف۔ ایک دن حضورﷺ نے انگشت شہادت کو درمیانی انگلی سے جوڑ کر فرمایا ''میں اور یتیم کو پالنے والا جنت میں یوں اکٹھے ہوں گے'' (بخاری)

ب۔ ایک آدمی حضورﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ مجھ سے فلاں گناہ سرزد ہو گیا ہے، کوئی کفارہ تجویز فرمایئے فرمایا ''کیا تمہاری ماں زندہ ہے؟'' کہا ''نہیں'' پوچھا ''خالہ زندہ ہے؟'' کہا ''نہیں'' پوچھا ''پھوپھی ہے؟'' کہا ''ہے'' فرمایا جاؤ اور اس کی خدمت کرو (ترمذی)

ج۔ ایک دیانت دار اور سچا تاجر جنت میں انبیاء و شہدا کے ساتھ ہوگا (ترمذی)

(120)لطیفہ

ایک ہمسایہ بڑے غصے میں دوسرے ہمسائے کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ تمہارے کتے نے میری بیوی کی ٹانگ چبا ڈالی ہے کہا آپ اپنی بیگم صاحبہ کو بھیجیں کہ وہ میرے کتے کی ٹانگ چبا لے۔

(121)حجاج

امیہ کے مشہور گورنر حجاج بن یوسف (704ء) کے مظالم سے کون آگاہ نہیں اس نے دس برس میں ڈیڑھ لاکھ مسلمان قتل کیے اور اتنی ہی تعداد کو دیگر سزائیں دیں۔ ایک مرتبہ خلیفہ عمر بن عبدالعزیز (717۔720ء) نے فرمایا ''اگر دیگر انبیاء کی تمام امتیں اپنے اپنے بدکاروں کو پیش کریں اور ہم صرف حجاج کو مقابلے میں لے جائیں تو واللہ ہمارا پلہ بھاری رہے گا''۔

(122)جھوت کی بیماری

روایت ہے کہ ایک دن ہارون الرشید کے وزیر یحیٰی برمکی (806ء) نے بغداد کے ایک امیر معاذ بن مسلم سے مصافحہ کرنا چاہا لیکن اس نے ہاتھ کھینچ لیا۔ یحیٰی کو بڑی حیرت ہوئی وجہ پوچھی تو کہنے لگا آپ کا ہاتھ ایک ایسی چٹان ہے جس سے جود و کرم کے دریا بلکہ سمندر نکلتے ہیں ڈرتا ہوں

کہ اگر مصافحہ کرنے کے بعد یہی بیماری میرے ہاتھ کو لگ گئی تو میں تباہ ہو جاؤں گا۔

(123) ظلم کا انجام

خلیفہ القاہر عباسی (932-934ء) اس قدر لالچی اور سنگدل تھا کہ اس نے ایک مرتبہ اپنی سوتیلی ماں (خلیفہ مقتدر (908-932ء) کی والدہ) کے ایک پاؤں میں رسی ڈال کر اسے الٹا لٹکا دیا تھا اور ایک لاکھ تیس ہزار دینار لے کر چھوڑا تھا۔ جب دنیا اس کے مظالم سے چیخ اٹھی تو اس کی فوج نے اسے پکڑ کر جیل میں ڈال دیا۔ بالآخر اس کی یہ حالت ہوئی کہ زندگی کے آخری ایام میں وہ جامع مسجد کے دروازے پر بھیک مانگا کرتا تھا۔

(124) اَمثال

الف۔ علم انسان کا دوست۔ حلم وزیر عقل رہبر اور عزم اس کا امیر سپاہ ہے۔

ب۔ اولیاء علماء کی صحبت سے دل یوں شاداب ہوتے ہیں جیسے پھوار سے زمین (ابن بطلان)

ج۔ لغزش قدم کے نتائج اتنے خطرناک نہیں ہوتے جتنے لغزش زبان کے (ابونواس)

(125) لطیفہ

ایران کے ایک شاعر مُلّا مراد کو اپنے شہر کے خطیب سے بڑی ضد تھی۔ ایک مرتبہ دونوں راہ میں مل گئے، مراد نے سلام کیا تو خطیب صاحب نے سر کو ہلکی سی جنبش دی اور آگے نکل گئے اس پر مراد نے یہ رباعی کہی:

اے مولوی از کبر دماغت گندہ
گاہے کہ کند بر تو سلام ایں بندہ
چنداں حرکت نما کہ از روئے قیاس
معلوم شود کہ مردہ یا زندہ

ترجمہ:

1۔ اے مولوی غرور سے تیرا دماغ گندہ ہو چکا ہے اگر میں کبھی سلام کر بیٹھوں تو۔

2۔سر کو اتنی حرکت تو دیا کر کہ مجھے یہ اندازہ ہو سکے کہ تو مردہ ہے یا زندہ۔

(126) گالیوں کا صلہ

ایک دن علی بن حسین علی بن ابی طالب مسجد سے باہر نکلے تو ایک آدمی نے آپ کو برا بھلا کہنا شروع کر دیا آپ نے فرمایا میں تمہارا شکر گزار ہوں کہ تم نے مجھے میرے عیوب سے اطلاع دی میں تمہارے اس احسان کا پورا صلہ نہیں دے سکتا۔اس وقت میرے پاس یہ چادر اور ہزار درہم ہیں انہیں قبول کرو کردار کی یہ بلندی دیکھ کر وہ بدگو آپ کے قدموں پر گر پڑا اور کہنے لگا میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ انبیاء کی پشت سے ہیں"

(127) چغلی

طغرل بیگ سلجوقی (1037ـ1063ء) کے دو درباریوں میں کچھ رقابت سی تھی۔ایک دن ایک نے دوسرے کے خلاف چغلی کھائی تو طغرل نے پوچھا کہ اگر وہ آدمی چغلی کھائے تو کیا میں باور کر لوں؟ کہا نہیں فرمایا تو پھر میں تمہاری کیوں سنوں۔

(128) جیل کا فائدہ

محدث شعبیؒ (730ء) فرماتے ہیں کہ ایک دن عمرو ابن ہبیرہ (724ء) کے پاس بیٹھا تھا کہ کوتوال چند ملزم لے کر آیا امیر نے بات سن کر سب کے قتل کا حکم دے دیا ایک ملزم بول اٹھا اے امیر! جس شخص نے جیل بنائی تھی وہ آپ سے زیادہ دانا تھا آپ ہمیں سردست جیل میں بھیج دیں اور مزید تحقیق کا حکم نافذ فرمائیں ہم کہیں بھاگ تو سکتے نہیں اگر تحقیق کے بعد ہم واجب القتل ثابت ہوئے تو آپ کے بس میں ہوں گے اور اگر یہ ثابت ہو گیا کہ ہم اس سزا کے قابل نہیں تھے تو پھر تلافی کی کوئی صورت باقی نہیں رہے گی۔

امیر کو یہ بات پسند آ گئی اور بعد از مزید تحقیق سب کو رہا کر دیا (الفخری)

(129) اَمثال

الف۔ اگر پچھلے پہلوں کا علم ہم تک منتقل نہ کرتے تو دنیا میں علم ختم ہو جاتا (جاحظ)

ب۔ سورج کی روشنی سے کائنات کے بلند و پست نظر آتے ہیں اور حکمت کی روشنی سے زندگی کے بلند و پست (خیام)

ج۔ جس شخص نے علم کو امام بنایا وہ دنیا کا امام بن گیا (ابن ماجہ)

(130) لطیفہ

ایک شاعر نے ایک شخص کو دیکھا کہ ایک کتے کو مار رہا تھا اس نے کتے سے پوچھا کہ تمہیں یہ کیوں پیٹ رہا ہے کہنے لگا:

بہتر از خود نمی تو اند دید

کہ اپنے سے بہتر کو نہیں دیکھ سکتا تھا۔

(131) ایک پیش گوئی

اموی خلیفہ مروان بن حکم (683۔685ء) کے کئی بیٹے تھے لیکن عمارہ فقیہہ عموماً کہا کرتے تھے کہ مروان کے بعد خلافت عبدالملک کو ملے گی۔ جب پیش گوئی پوری ہوگئی تو ایک دن خلیفہ عبدالملک (685۔705 ء) نے عمارہ سے پوچھا کہ آپ کو میری خلافت کا علم کیسے ہو گیا تھا فرمایا کہ میں نے تمہارے کردار سے اندازہ لگا لیا تھا تم بڑے فیاض، علماء کے قدر شناس، عیب پوش منکسر المزاج، سادگی پسند اور خداترس ہو اور یہ اخلاق صرف بادشاہوں میں ہو سکتے ہیں (فخری)

(132) نرم دلی

ہارون الرشید (786۔809 ء) کو ایک درباری نے کہا کہ آپ کی نرم دلی سے لوگ ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہیں اس لیے روش میں تبدیلی کیجیے۔ فرمایا کہ تم یہ چاہتے ہو کہ میں سختی کروں اور دنیا مجھ سے بھاگ جائے یا یہ کہ نرمی سے دنیا کو اپنے گرد جمع کر لوں؟ مت بھولو کہ نرمی ایک

نہایت مضبوط دل سے جنم لیتی ہے (فخری)

(133) مُحسن سے محبت

جب حسن بن عمارہ کوفہ کا امیر مقرر ہوا تو امام ابوحنیفہؒ (767ء) کے ایک معاصر فقیہہ و محدث اعمش (766ء) نے کہا کہ حسن ظالم ہے۔ جب یہ اطلاع حسن تک پہنچی تو اس نے فوراً ایک خلعت اور روپوں کی ایک تھیلی اعمش کو بھیج دی۔ دوسرے روز اعمش کہنے لگا حسن بڑا ہی نیک اور شریف آدمی ہے کسی نے اس تضاد کی وجہ پوچھی تو فرمایا انسان اپنے مُحسن سے محبت کرنے پر مجبور ہے۔

(134) اَمثال

الف۔ انسان کی فضیلت علم سے ہے نسب سے نہیں، کمال سے ہے، جمال سے نہیں، ادب سے ہے لباس سے نہیں (شہرستانی)

ب۔ دو آدمیوں کا پیٹ کبھی نہیں بھرتا طالب علم اور طالب مال کا (غزالیؒ)

ج۔ غصے کا آغاز دیوانگی اور انجام ندامت ہوتا ہے (ابن بابویہ)

(135) لطیفہ

ایران کے ایک شاعر مُلّا نصیر کو اپنے شہر کے ایک مفتی مُلا جلال سے کچھ چڑ سی تھی۔ ایک دفعہ جلال نے نصیر پر کفر کا فتویٰ جڑ دیا اس پہ مُلّا نصیر نے یہ قطعہ کہا:

مرا مُلّا جلال از گفت کافر
چراغ کذب را نبود فروغے
مسلماں گفتنش بہر مکافات
کہ نبود جز دروغے را دروغے

ترجمہ:

1۔ مجھے مُلّا جلال نے کافر کہہ دیا ہے اور دنیا جانتی ہے کہ جھوٹ کے چراغ نہیں جلتے۔

2۔ میں نے جواباً اسے مسلماں کہہ دیا کیونکہ جھوٹ کا جواب جھوٹ ہی ہو سکتا ہے۔

(136) راز کی حفاظت

امیر معاویہؓ (661۔680ء) کے ایک درباری ولید بن عتبہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ امیر معاویہؓ نے مجھے ایک راز بتایا میں اپنے والد کو بتانے لگا تو انہوں نے روک دیا اور کہا کہ یہ عادت اچھی نہیں ہے جب تک راز تمہارے سینے میں ہے تم اس کے مالک ہو اور بعد از افشا دوسرا مالک بن جائے گا اور تم اس کے غلام۔

(137) خودداری

برابرہ (مراکش) کا ایک رئیس و ادیب سلیمان بن وانسوس اندلس کے ایک اموی خلیفہ عبداللہ بن محمد (888۔912ء) کے ہاں گیا۔ سلیمان کی داڑھی کافی گھنی اور لمبی تھی۔ خلیفہ نے اس کی داڑھی پہ ایک دو پھبتیاں کس دیں۔ اس پر سلیمان نے کہا اے امیر! میں یہاں تلاش عزت کے لیے آیا تھا اگر میرے لیے یہاں ذلت کے سوا کچھ نہیں تو پھر میرے لیے میرے گھر کی چار دیواری کافی ہے اور تم میرے اور میرے گھر کے درمیان حائل ہوئے تو میں موت کی آغوش میں پناہ لوں گا یہ کہہ کر دربار سے نکل گیا (فخری)

(138) بدنیتی کا انجام

ایک دانشور ایک بادشاہ کی نظر میں سما گیا آئے دن بیت المال سے یا کسی امیر کو رقعہ لکھ کر انعام دلوا تا حسد کا مارا ہوا ایک درباری سازشوں میں مصروف تھا۔ وہ بات بات پر بادشاہ کے کان بھرتا یہاں تک کہ بادشاہ اس دانشور سے سخت بدظن ہو گیا اور اپنے ایک امیر کو لکھا کہ حامل رقعہ کی کھال میں بھوسہ بھر کر مجھے بھیج دو اور یہ رقعہ دانشور کو دے دیا جب دانشور دربار سے باہر نکلا تو سامنے سے وہ درباری آرہا تھا اس نے رقعہ دیکھ کر پوچھا کس امیر کے نام ہے؟ کہا فلاں کے نام کہنے لگا آج کل میرا ہاتھ بہت تنگ ہے اگر تم پانچ سو درہم لے کر یہ رقعہ مجھے دے دو تو میں بہت مشکور ہوں گا۔ سودا ہو گیا اور جب وہ چغل خور اس امیر کے پاس پہنچا تو اس نے شاہی حکم کی فوری

تعمیل کی اور اس کی کھال میں بھوسہ بھر کر بادشاہ کو بھیج دیا بادشاہ کو جب پوری کیفیت معلوم ہوئی تو کہا:

''جو شخص دوسروں کے لیے گڑھا کھودتا ہے پہلے خود اس میں گرتا ہے''

(139) اَمثال

الف۔ علم مسلمان کی ایک گم شدہ ناقہ ہے اسے جہاں پائے اپنا مال سمجھے (حدیث)

ب۔ اللہ کا خوف انتہائے دانش ہے (سلیمان علیہ السلام)

ج۔ کتنا برا ہے وہ انسان جو اس بات کی پرواہ ہی نہ کرے کہ لوگ اسے دیکھ رہے ہیں (ارسطو)

(140) لطیفہ

ہرات کا ایک طبیب جس مریض کا علاج کرتا دو چار دن میں اسے اگلے جہاں پہنچا دیتا اس کے متعلق ایک شاعر نے یہ قطعہ لکھا:

ملک الموت رفت پیش خدا گفت سبحان ربی الاعلیٰ
در ہرات است یک طبیب عجیب من یکے می کشم و اوصدتا
یابفرما کہ روح او گیرم یامرا کار دیگرے فرما

1۔ ملک الموت اللہ کے حضور میں گیا اور سجدے میں گر کر کہنے لگا۔

2۔ اے رب! ہرات میں ایک عجیب طبیب آیا ہے کہ میں ایک کی جان لیتا ہوں اور وہ ایک سو کی۔

3۔ یا تو مجھے اس کی روح قبض کرنے کی اجازت دے اور یا مجھے کسی اور کام پہ لگا۔

(141) عظمت کیا ہے؟

ایک بدّو گدھے پہ سوار ہو کر حضرت عمرؓ (644ء) کے پاس گیا اور لگا لافیں مارنے کہ میں فلاں معزز قبیلے سے ہوں میرا باپ ایسا تھا اور دادا ویسا۔ عمرؓ نے جواب دیا کہ عقل انسان کا نسب ہے خلق اس کی شرافت اور تقویٰ اس کی عظمت اگر یہ اوصاف تم میں موجود ہیں تو تم اچھے ہو ورنہ یہ

گدھا تم سے اچھا ہے۔

(142)عامل کی شکایت

ایک دفعہ خراسان کا ایک وفد امیر خراسان کی شکایت لے کر مامون الرشید (813ء۔833ء) کی خدمت میں پہنچا۔ مامون کہنے لگا وہ امیر تو بڑا فیاض، عادل اور رحم دل ہے نہ جانے آپ کو کیسے شکایت پیدا ہوئی؟ ایک بوڑھا بول اٹھا اے امیر المومنین! اگر وہ عادل ہے تو مجھے یہ کہنے کی اجازت دیجئے کہ آپ عادل نہیں۔ مامون نے حیرت سے پوچھا وہ کیسے؟ کہا کیا یہ ظلم نہیں کہ ایسے امیر کے فیض عدل اور رحم دلی سے سلطنت کے باقی صوبوں کو محروم رکھا جائے۔ یہ سن کر مامون دیر تک ہنستا رہا اور اس امیر کو بدل دیا۔

(143)مصیبت پر شکر

ابن عربیؒ (1240ء) سے کسی نے پوچھا کہ مصیبت میں کیا کرنا چاہیے۔ فرمایا جب مجھ پر کوئی مصیبت آتی ہے تو چار دفعہ اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں:

اول: اس بات پر کہ مصیبت اس سے بڑی بھی ہو سکتی تھی۔

دوم: کہ برداشت کرنے کی ہمت دی۔

سوم: کہ دعا و عبادت کا شوق بڑھ گیا۔

چہارم: کہ مصیبت جسمانی تھی دینی نہ تھی۔

(144)امثال

الف۔ خداشناسی سے خودشناسی دشوارتر ہے (امام عسکریؒ)

ب۔ عجلت کا نتیجہ ندامت ہے اور تحمل کا سلامت (علیؑ)

ج۔ احمق کا دل منہ میں ہوتا ہے اور عاقل کی زبان دل میں (طرطوشی)

(145)لطیفہ

1924ء میں مجھے بٹالہ جانے کا اتفاق ہوا۔ایک رات ایک مسجد میں وعظ ہو رہا تھا میں بھی شامل تھا۔واعظ مثنوی کی ایک حکایت بیان کر رہے تھے کہ ایک شخص گھر میں ایک سیر گوشت لایا اور بیوی سے کہا کہ کباب بناؤ اور خود باہر چلا گیا بیوی کباب بنا کر سارا گوشت کھا گئی۔جب خاوند واپس آیا اور کباب مانگا تو کہنے لگی میں یہاں گوشت رکھ کر اندر گئی تھی کہ بلی سارا کھا گئی اتفاقاً اس وقت بلی قریب ہی بیٹھی تھی شوہر نے اسے پکڑ کر تولا تو وہ بھی ایک سیر نکلی۔مولانا روم فرماتے ہیں اس پر شوہر نے پوچھا:

گر یہ بلی ہے تو گوشت ہے کہاں
گر یہ گوشت ہے تو بلی ہے کہاں

(146)اللہ کا ہر فعل رحمت

کہتے ہیں کہ ایک دفعہ نوشیروان (579ء) نے اپنے وزیر بزرجمہر (590ء) کو جیل میں ڈال دیا اور کئی ماہ تک خبر نہ لی ایک دن چند دوست اسے جیل میں ملنے گئے تو اسے بالکل مسرور و مطمئن پایا انہوں نے وجہ پوچھی تو کہنے لگا:

"مجھے یقین ہے کہ ہر کام اللہ کی مرضی سے ہوتا ہے اسکی مرضی کبھی نہیں ٹل سکتی اور اس کا ہر فعل رحمت ہوتا ہے اور یہ بھی یقین ہے کہ غم اور خوشی ہر دو ناپائیدار ہیں اگر خوشی باقی رہی تو غم کا دور بھی لازماً گزر جائے گا"

(147)پندِ علیؓ

ایک شخص حضرت علیؓ (661ء) کے پاس گیا اور کہا مجھے کوئی نصیحت فرمائیے کہا:

"کوئی چیز ملے تو خوش نہ ہو چلی جائے۔تو غم نہ کر انسانوں کا سب سے بڑا خیر خواہ وہ ہے جو انہیں اللہ کی رحمت سے مایوس اور گناہ پر جری نہ ہونے دے" (الفخری)

(148)شکر گذاروں کا وطیرہ

عیدالفطر کے دن دمشق کے مشہور محدث امام اوزاعیؒ (774ء) نے چند آدمیوں کو لہو و نشاط میں مشغول دیکھا تو فرمایا:

"اگر اللہ نے رمضان میں ان کے گناہ معاف کر دیئے ہیں تو یہ عمل شاکرین (شکر گزار) کا نہیں اگر نہیں کیے تو یہ وطیرہ خائفین (خدا سے ڈرنے والے) کا نہیں"

(149)اَمثال

الف۔ انسان کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ وہ اپنے دل اور زبان کو قابو میں رکھے (غزالیؒ)

ب۔ صرف اپنی رائے پہ اعتماد کرنے والا ناکام رہتا ہے (نظام الملک)

ج۔ غماز ایک لمحے میں ایک سال کا فتنہ اٹھا سکتا ہے (ابنِ رُشد)

(150)لطیفہ

تاریخ بتاتی ہے کہ البرامکہ (یحییٰ جعفر فضل) سے زیادہ فیاض علم نواز، نکتہ سنج، سیاستدان اور دانش مند وزرا کبھی کسی فرماں رواں کو نصیب نہیں ہوئے۔ جب خلیفہ ہارون (786۔809ء) نے برمکیوں کو تباہ کر دیا تو برسوں دنیا ان پر مرثیے لکھتی اور پڑھتی رہی۔

ایک دن ہارون دربار میں بیٹھا ہوا تھا۔ کسی نے اطلاع دی کہ آج فلاں صوبے سے اتنے اونٹ سونے اور چاندی سے لدے ہوئے آئے ہیں۔ اس خبر سے ہارون خوش ہوا اور کہنے لگا کہ برمکیوں کے زمانے میں باہر کے صوبوں سے ایک پیسہ تک نہیں آتا تھا برمکیوں کا ایک مدّاح بول اٹھا:

"اس وقت پیسہ جائز مالکوں کے پاس رہتا تھا"

(151)مفلس

ایک عالم امیر معاویہؓ (661۔680ء) کے دربار میں گیا اور کہنے لگا کہ میں مفلس ہو گیا

ہوں میری امداد فرمایئے۔ امیر نے اسے مال ومنال سے نوازنے کے بعد فرمایا آپ نے مفلس کا لفظ غلط معنوں میں استعمال کیا ہے مفلس وہ ہوتا ہے جو علم سے محروم ہو نہ کہ مال سے۔

(152) موت نے برابر کر دیا

ایک دفعہ سلطان سنجر (1117-1157ء) ایک قبرستان سے گزرا اس نے ایک مجذوب کو دیکھا کہ ہر قبر کو بڑے غور سے دیکھ رہا ہے۔ پوچھا فقیر سائیں! کیا دیکھ رہے ہو؟ کہا اس قبرستان میں غریب بھی دفن ہوئے اور بڑے بڑے بادشاہ بھی میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ کیا اب بھی ان میں کوئی فرق باقی ہے؟

(153) اللہ کے پاس جمع

مامون الرشید (813-833ء) نے ایک عالم کا نان ونفقہ کے لیے پچاس ہزار درہم بھیجے، اس نے اسی وقت مساکین و یتامٰی میں بانٹ دیئے۔ اس کی اہلیہ کہنے لگی اگر آپ یہ رقم جمع کرا دیتے تو کل اولاد کے کام آتی فرمایا میں نے یہی تو کیا ہے کہ رقم اللہ کے ہاں جمع کرادی ہے کل ہمارے کام آئے گی۔

(154) اَمثال

الف۔ زیادہ کھانے سے بچو کہ یہ عادت دل کو اجاڑتی۔ بیمار بناتی اور عبادت سے روکتی ہے (فاروق اعظمؓ)

ب۔ ہنس مکھ اور شیریں کلام انسان سے ہر شخص محبت کرتا ہے (ابوبکر رازیؒ)

ج۔ سفلوں پہ احسان کرو گے تو وہ مشکور نہیں ہوں گے کوئی کام کہو گے تو ٹال جائیں گے (ثعالبی)

(155) لطیفہ

سیار عرب کا ایک نابینا شاعر تھا کسی نے اس سے مزاحا کہا کہ اللہ ایک چیز لے لے تو

دوسری دے دیتا ہے۔ تمہیں کیا دیا؟ کہا اللہ نے مجھ پر ایک بہت بڑی نوازش کی ہے۔ پوچھا وہ کیا؟ کہا اس نے مجھے تمہاری منحوس صورت دیکھنے سے بچا لیا ہے۔

(156) اسلام کی حقیقت

سوید ابن حارث کہتے ہیں کہ میں چند ساتھیوں کے ہمراہ حضور ﷺ کی خدمت میں گیا اور کہا کہ ہم ایمان لے آئے ہیں۔ حضور ﷺ نے پوچھا تمہارے اسلام کی نوعیت کیا ہے؟ آپ کے مبلغین نے ہمیں دس چیزیں بتائیں جن میں سے پانچ یعنی خدا، ملائکہ، پہلی کتابوں، تمام انبیاء اور آخرت پہ ہم ایمان لائے اور پانچ یعنی نماز، زکوٰۃ (ارکان خمسہ) وغیرہ پہ ہم عمل کر رہے ہیں۔ ان کے علاوہ پانچ چیزیں ایسی ہیں جن پر ہم زمانہ جاہلیت سے عمل کر رہے ہیں یعنی رضا بالقضا نعمت پہ شکر مصیبت پر صبر جنگ میں ثابت قدم اور دشمن کی شکست پہ خوش نہ ہونا۔ حضور ﷺ پر نور نے فرمایا ان خوبیوں میں پانچ اور کا اضافہ کر لو تمہارا اسلام مکمل ہو جائے گا۔

1۔ ناممکن الحصول کی تلاش مت کرو۔

2۔ ایسی عمارات مت بناؤ جنہیں آباد نہ کر سکو۔

3۔ ایسا مال جمع نہ کرو جسے کھا نہ سکو۔

4۔ اس گھر میں دل مت لگاؤ جسے کل چھوڑ جانا ہے۔

5۔ اور اللہ سے ہر وقت ڈرتے رہو (الفخری)

(157) تین دوست

ایک مرتبہ حضور ﷺ نے ایک کہانی سنائی کہ ایک شخص کے تین دوست تھے۔ جب وہ مرنے لگا تو ایک کو بلا کر پوچھا کہ اس مشکل وقت میں تم میری کیا مدد کر سکتے ہو؟ اس نے کہا میں عمر بھر آپ کی خدمت کرتا رہا لیکن اب بالکل بے بس ہوں اور موت کو کسی طرح نہیں روک سکتا۔ پھر دوسرے کو طلب کیا وہ کہنے لگا میں اس مشکل وقت میں صرف اتنا ہی کر سکتا ہوں کہ مرنے کے بعد آپ کو نہلاؤں نیا کفن پہناؤں خوشبو میں بساؤں جنازہ اٹھاؤں کسی عمدہ جگہ قبر کھدواؤں اور بعد از

دفن قبر پہ پھول چڑھا کر واپس آجاؤں۔ اس کے بعد تیسرے کو بلایا وہ کہنے لگا آپ فکر نہ کریں میں موت کے بعد بھی آپ کا ساتھ دوں گا قبر میں آپ کے ہمراہ جاؤں گا اور جب آپ قیامت کے دن قبر سے نکلیں گے اور میں آپ کے ساتھ ہوں گا۔

پہلے دوست کا نام مال دوسرے کا عیال اور تیسرے کا اعمال ہے۔

(158) طلوعِ صبح

امام شافعیؒ (820ء) سے کسی نے پوچھا کہ صبح کیسے طلوع ہوئی؟ فرمایا اس حال میں کہ اللہ ادائے فرائض، رسول پیروی سنّت، عیال تلاش رزق، شیطان خدا کی نافرمانی کی طرف بلا رہا تھا اور قریب ہی ملک الموت قبض روح کے حکم کا منتظر تھا۔

(159) اَمثال

الف۔ زبان بند رکھو اور صرف ذکر الٰہی، استغفار، تبلیغ ادائے شکر، تلاوت اور تدریس کے وقت کھولو (غوث اعظمؒ)

ب۔ زندگی ایک مسافر ہے جس کا آغاز مہد اور انجام لحد ہے، اس سفر میں سال منازل مہینے فرسنگ ایام سنگہائے میل اور ہر سانس ایک قدم ہے (غزالیؒ)

ج۔ صحیح عقل وہ ہے جو خیر کی طرف بلائے اور شر سے روکے (عاملی)

(160) لطیفہ

ایک قاضی کی عدالت میں ایک گواہ پیش ہوا فریق نے اعتراض اٹھایا کہ گواہ نے دولت مند ہونے کے باوجود حج نہیں کیا، اس لیے یہ فاسق ہے اور فاسق کی شہادت قابل قبول نہیں ہوتی۔ قاضی نے گواہ سے پوچھا کہ یہ اعتراض درست ہے؟ کہنے لگا بالکل غلط ہے میں تو بار ہا حج کر چکا ہوں۔ قاضی نے پوچھا کہ عرفات و زمزم کیا ہیں؟ کہنے لگا عرفات ایک باغ ہے جس کے مالی کا نام زمزم ہے۔ حاضرین نے ایک بھرپور قہقہہ لگایا اور بتایا کہ عرفات اس میدان کا نام ہے جہاں حاجی آخری رات گزارتے ہیں اور زمزم ایک کنواں ہے کہنے لگا پچھلے سال یہ کنواں وہاں نہیں تھا

شاید حال میں ہی کھودا گیا ہے۔

(161) آپ جاگ رہے ہیں

ایک مسافر رات کو سڑک کے کنارے سویا ہوا تھا کہ چور اس کا سارا مال اٹھا لے گئے وہ صبح کو روتا پیٹتا بادشاہ کے پاس گیا بادشاہ سے کہا ''تم بڑے بے وقوف ہو کر یوں غافل سو گئے'' کہنے لگا ''صاحب عالم! میرا خیال یہ تھا کہ آپ جاگ رہے ہیں۔

(162) حساب

خواجہ احمد بن ابو الحسنؒ رفاعی (1175ء) کے متعلق مذکور ہے کہ وہ ایک روز زمین پر ہندسے لکھ رہے تھے۔ کسی نے پوچھا کہ کیا کر رہے ہو؟ فرمایا ریاضی کا ایک سوال حل کر رہا ہوں پوچھا کیا سوال؟ کہا میری عمر ساٹھ سال ہے ساٹھ سال کے اکیس ہزار نو سو دن بنتے ہیں۔ اگر ہر روز مجھ سے پانچ گناہ سرزد ہوئے ہوں مثلاً عبادت میں تاخیر یا سستی کسی کی غیبت سننا، اللہ کے تصور سے لمحہ بھر کے لیے غافل ہو جانا وقس علیٰ ہذا تو میرے گناہوں کی تعداد ایک لاکھ نو ہزار پانچ سو بنتی ہے، جس شخص کا نامہ اعمال اتنا سیاہ ہو وہ اللہ کے غضب سے کیسے بچے گا یہ کہہ کر ایک دل دوز چیخ ماری اور بے ہوش ہو گئے۔

(163) صدائے ابلیس

بعض روایات میں درج ہے کہ ابلیس صبح کے وقت ہر روز یہ صدا لگاتا ہے:

''کوئی ہے جو مجھ سے ایک ایسی چیز خریدے جو فائدے کی جگہ نقصان پہنچائے اور خوشی کو غم میں تبدیل کر دے''

پیروانِ شیطان جواب دیتے ہیں ''ہم حاضر ہیں''

ابلیس کی دوسری صدا:

''میں نے یہ چیز جنت دے کر اور اللہ کا غضب لے کر خریدی ہے اگر تم اسے خریدنا چاہتے ہو تو ایمان نیکی سکھ اور جنت قربان کرنا پڑے گی''

پیرو: ''ہمیں یہ سودا منظور ہے''

آج اللہ کی وسیع زمین ان سوداگروں سے بھر گئی ہے۔

(164) اَمثال

الف۔ مومن میں دو خصلتیں کبھی جمع نہیں ہوتیں بخل اور بدمزاجی (ترمذی)

ب۔ مومن کے مددگار تین ہیں۔ ذکر کرنے والی زبان، شکر گزار دل اور نیک بیوی۔ (ترمذی)

ج۔ مومن کو گناہ یوں نظر آتے ہیں گویا ایک پہاڑ آہستہ آہستہ نیچے آ رہا ہے جو اسے پیس کر رکھ دے گا (مسند حنبل)

(165) لطیفہ

مصر کے ایک فرمانروا سلطان توران شاہ معظم (1240۔1250ء) کو کسی نے اطلاع دی کہ ایک شخص لوگوں کو قرض دیتا اور آپ کی موت کے بعد ادا کرنے کا وعدہ لیتا ہے۔ بادشاہ نے اسے دربار میں بلایا اور اس حرکت کی وجہ پوچھی تو وہ کہنے لگا ''ظل الٰہی! میری اس تدبیر سے میرے ہزاروں قرضدار شب و روز آپ کی درازی عمر کی دعائیں مانگ رہے ہیں''

(166) اللہ کا شکر

کسی نے بوعلی سینا (1037ء) سے پوچھا کہ دن کیسے گزر رہے ہیں؟ کہا گنہگار ہونے کے باوجود اللہ کی نعمتیں مجھ پر پیہم برس رہی ہیں سمجھ میں نہیں آتا کہ میں کس بات پہ اللہ کا شکر ادا کروں، کثرت نعمت پر یا میرے بے اندازہ عیوب سے چشم پوشی پر۔

(167) باعث رسوائی

علامہ جلال الدین سیوطی (1505ء) فرماتے ہیں کہ سات باتیں انسان کو ذلیل کر دیتی ہیں:

1۔ کسی دعوت میں بن بلائے جانا۔

2۔ کسی مجلس میں اپنے مرتبہ سے بالاتر بیٹھنا۔

3۔ مہمان بن کر میزبان پہ حکم چلانا۔

4۔ دوسروں کی بات میں دخل دینا۔

5۔ ان لوگوں سے خطاب کرنا جو سننے کے لیے تیار نہ ہوں۔

6۔ بدچلن سے دوستی کرنا۔

7۔ سنگ دل اور حریص دولت مند سے مدد مانگنا۔

(168) عطا

اک دن خلیفہ ہادی بن مہدی (6-785ء) کا دُرّہ گم ہو گیا۔ چند روز بعد خلیفہ کہیں سے گزر رہا تھا کہ ایک موڑ پر اچانک ایک شخص دُرّہ ہاتھ میں لئے سامنے آ گیا اور خلیفہ کو دیکھ کر تھر تھر کانپنے لگا خلیفہ کو رحم آ گیا پاس جا کر بڑے پیار سے کہنے لگا شاید یہ دُرّہ وہی ہے جو ہم نے آپ کو عطا کیا تھا۔

(169) اَمثال

الف۔ کاش مجھے کوئی سمجھا دے کہ زندگی میں جاہل نے کیا پایا اور عالم نے کیا نہیں پایا (واقدی)

ب۔ بادشاہ عوام کے حاکم ہوتے ہیں اور علما بادشاہوں کے (نظام الملک)

ج۔ علم کو زندہ کرنے والا کبھی نہیں مرتا (حضرت علیؓ)

(170) لطیفہ

اک نو آموز شاعر مولانا عبدالرحمٰن جامی (1492ء) کے ہاں گیا ایک بے وزن سی غزل سنا کر کہنے لگا میرا ارادہ یہ ہے کہ اس غزل کو شہر کے بڑے دروازے پہ لٹکا دوں تا کہ ہر شخص لطف اندوز ہو۔ فرمانے لگے بہتر یہ ہے کہ تمہیں بھی غزل کے ساتھ لٹکا دیا جائے تا کہ لوگ شاعر اور شعر

ہر دو سے لطف اٹھا سکیں۔

(171) رحم دل شکاری

ایک شکاری پرندوں کو ذبح کر رہا تھا اور ساتھ ہی ان کے تڑپنے پہ رو رہا تھا ایک پرندہ دوسرے سے کہنے لگا یہ شکاری بڑا رحم دل ہے دوسرے نے کہا اس کے آنسوؤں کو نہ دیکھ بلکہ ہاتھوں کو دیکھ۔

(172) فطرت نہیں بدلتی

ایک حبشی جسم پر برف مل رہا تھا ایک دانا نے دیکھ کر کہا کہ یہ تو ممکن ہے کہ برف تمہارے جسم سے چھو کر کالی ہو جائے لیکن تمہارے جسم کا سفید ہونا ناممکن ہے۔

(173) دشمن کی عیادت

کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک محلے میں مرغیاں بیمار ہو گئیں۔ اسی محلے کی بلیاں بیمار پرسی کو گئیں پوچھا طبیعت کیسی ہے؟ کہنے لگیں ہماری بیماری جا چکی تھی لیکن تمہاری صورت دیکھ کر پھر لوٹ آئی ہے۔

(174) اَمثال

الف۔ ملک کی سرحدوں پہ ایک رات پہرہ دینا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے (ترمذی)

ب۔ وہ آنکھیں نارِ جہنم سے محفوظ رہیں گی ایک وہ جو اللہ کے خوف سے روتی ہے اور دوسری وہ جو رات بھر جاگ کر اپنی سرحدوں کی پاسبانی کرتی ہے (ترمذی)

ج۔ اللہ کو ضدی ہٹ دھرم اور جھگڑالو سے سخت نفرت ہے (بخاری مسلم)

(175) لطیفہ

ایک فلسفی اپنے ایک دوست کی عیادت کو گیا اور پوچھا اب طبیعت کیسی ہے؟ جواب دیا بخار تو ٹوٹ گیا ہے لیکن کمر ابھی دکھتی ہے۔ کہنے لگا گھبرائیے مت ان شاء اللہ یہ بھی جلد ٹوٹ جائے گی۔

(176) موٹے پتلے

ایک عیسائی نے ایک گدھی اور ایک خنزیر پال رکھا تھا وہ خنزیر کو تو اعلیٰ درجے کی گھاس کھلاتا لیکن گدھی کو یونہی ٹرخا دیتا البتہ گدھی کا بچہ کبھی کبھی خنزیر کی گھاس میں منہ مار لیتا۔ ایک دن گدھی نے بچے سے کہا تو خنزیر کی گھاس نہ کھایا کرورنہ تیرا انجام بھی وہی ہوگا جو اس کا ہونے والا ہے بچہ اس بات کو نہ سمجھا اور بدستور گھاس کھاتا رہا۔

ایک دن بچے نے دیکھا کہ مالک خنزیر کو ذبح کر رہا ہے وہ دوڑتا ہوا ماں کے پاس گیا اور منہ کھول کر کہنے لگا امی! ذرا اچھی طرح دیکھنا میرے دانتوں میں گھاس کا کوئی تنکا تو پھنسا ہوا نہیں۔

(177) بزدل کی مدد کون کرے

ایک مرتبہ چند خرگوش گیدڑوں کے پاس گئے اور کہنے لگے ہم عقابوں سے لڑنا چاہتے ہیں تم ہماری مدد کرو۔ کہا اگر ہمیں تمہاری بزدلی اور عقابوں کی شجاعت ہیبت اور جھپٹ کا علم نہ ہوتا تو ضرور مدد کرتے۔

(178) احمق ہرن

ایک پیاسا ہرن پانی کی تلاش میں نکلا ایک گہرے گڑھے میں جھانکا تو اس کی تہ میں کچھ پانی نظر آیا وہ اس میں کود پڑا اور وہیں رہ گیا۔ ایک لومڑی وہاں سے گزری تو کہنے لگی کتنا احمق ہے وہ جو اندر جانے سے پہلے باہر آنے کی سبیل نہ سوچے۔

(179) اَمثال

الف۔ قلم عقل کی زبان ہے (ابنِ رُشد)

ب۔ انسان کا قاتل ایک صاحب عقل کا قاتل ہے اور کتاب کو پھاڑنے والا خود عقل کا قاتل (ابن حجر)

ج۔ اگر جاہل کو اپنی جہالت کا علم ہو جائے تو وہ فلسفی بن جاتا ہے (زمخشری)

(180)لطیفہ

ایک شخص کی ناک بہت موٹی اور بھدّی تھی ایک دن وہ اپنی بیوی کے سامنے اپنی ہمت اور حوصلے کی لافیں مارنے لگا تو وہ بول اٹھی بیشک اتنی بڑی ناک اٹھانے کے لیے بہت بڑا حوصلہ چاہیے۔

(181)انسان کی بے بسی

ایک آدمی ابراہیم بن ادہم (779ء) کی خدمت میں گیا اور کہنے لگا مجھے کوئی نصیحت کیجئے فرمایا:

''گناہ چھوڑ دو''

سائل: یہ بہت مشکل ہے۔

ابراہیم: ''اگر تم خدا کی نافرمانی پہ تلے ہوئے ہو تو اس کا رزق نہ کھاؤ''

سائل: یہ بھی ناممکن ہے کیونکہ دنیا میں سب کچھ اسی کا ہے۔

ابراہیم: تو پھر اللہ کی زمین سے باہر جا کر گناہ کرو۔

سائل: یہ بھی میرے بس کی بات نہیں۔

ابراہیم: اللہ سے چھپ کر گناہ کرو۔

سائل: کہاں چھپوں؟ وہ تو ہر جگہ موجود ہے۔

ابراہیم: یا کسی ایسی جگہ جا کر رہو جہاں موت نہ آئے۔

سائل: ایسی بھی کوئی جگہ موجود نہیں۔

ابراہیم: تو پھر خدائی عذاب سے بچنے کی صرف ایک ہی صورت ہے کہ جب محشر میں فرشتے تمہیں جہنم کی طرف لے جا رہے ہوں تو انہیں مار کر ہٹا دو اور خود بہشت میں چلے جاؤ۔

سائل: یہ بھی ناممکن ہے۔

ابراہیم: جب تم اس قدر بے بس ہو تو پھر کس برتے پہ اللہ کی نافرمانی کر رہے ہو؟ سائل کے دل سے ایک چیخ نکلی ابراہیمؒ کے قدموں پہ گر پڑا اور ہمیشہ کے لیے تائب ہو گیا۔

(182) مقام بلند

حضرت ابو بشر شعیب بن حمزہ دینار (779ء) خلیفہ مہدی (775-785ء) کے ہاں گئے۔ خلیفہ نے کہا مجھے نصیحت کیجیے فرمایا "اللہ نے آپ کو دنیا میں بلند ترین مقام عطا کیا ہے، آپ آخرت میں بھی ویسا بھی مقام حاصل کرنے کی کوشش کریں یاد رکھئے کہ آپ اللہ سے بھاگ نہیں سکتے اور موت آپ کو باندھ کر اللہ کی عدالت میں لے جائے گی"

(183) کامیابی کا راز

عمر بن عبدالعزیزؒ (717-720ء) نے حضرت امام حسنؓ (670ء) کے پوتے ابو جعفر محمد بن علی سے کہا کہ قوم نے خلافت کا بوجھ میرے ناتواں کندھوں پہ ڈال دیا ہے مجھے کامیابی کا راز بتایئے فرمایا "اے امیر! چھوٹے کو بیٹا بڑے کو باپ اور ہم عمر کو بھائی سمجھے، چھوٹوں پہ رحم کیجیے بڑوں سے احسان اور ہم عمروں سے محبت"

(184) اَمثال

الف۔ عوام کی سعادت و شقاوت کا انحصار ان کے رہبروں پر ہے (بدیع الزماں ہمدانی)

ب۔ دنیا کی عظیم کتابیں وہی تھیں جن سے ناشرین کو خسارہ ہوا (شوکانی)

ج۔ اگر میں یہ دعویٰ کروں کہ میں کچھ نہیں جانتا تو لوگ کہیں گے کہ منہ چھوٹا تھا اور بات بڑی کہہ دی (سقراط)

(185) لطیفہ

ایک بدشکل آدمی بیمار ہو گیا۔ طبیب نے کہا کہ تمہارے لیے قے ضروری ہے اس نے منہ میں انگلیاں وغیرہ ڈال کر بہت کوشش کی لیکن کامیابی نہ ہوئی تنگ آ کر بیوی سے پوچھنے لگا کہ میں

کیا کروں کہا آئینے میں اپنی صورت دیکھو۔

(186) قبائح

ایک دن حافظ ابو ہمام ولید بن شجاع محدث کوفی (858ء) نے اپنے طلبہ سے فرمایا کہ چند چیزیں آدمیوں کے لیے بہت بری ہیں:

بادشاہوں کے لیے تنگ ظرفی

قاضی کے لیے جھوٹ

علما کے لیے فریب

عبادت گزاروں کے لیے غصہ

امراء کے لیے لالچ

فقراء کے لیے غرور

اور بوڑھوں کے لیے تمسخر

(187) عدل

سکندر (330 قم) نے ارسطو (332 قم) سے پوچھا کہ بادشاہوں کے لیے کون سی چیز زیادہ ضروری ہے عدل یا شجاعت؟ کہا جو بادشاہ عدل کرتا ہے اسے شجاعت کی ضرورت نہیں رہتی۔

(188) بڑوں کی خوشامد

ایک لومڑی نے دیکھا کہ چند کتے ایک چیتے کی لاش کو نوچ رہے ہیں اور چند ایک اسے برا بھلا کہہ رہے ہیں۔ لومڑی کہنے لگی اگر یہ زندہ ہوتا تو تم اس کی ہزار خوشامد کرتے ورنہ اس کے تیز پنجے تمہارے بدن میں پیوست ہوتے۔

(189) اَمثال

الف۔ عالم کا ایک دن جاہل کی ساری زندگی سے بہتر ہے (سقراط)

ب۔ مجھے اس فرماں روا پہ حیرت آتی ہے جو ایسے مواقع پر جہاں زبان سے کام نکل سکتا ہو تلوار سے کام لے (امیر معاویہ)

ج۔ قیامت میں دو آدمیوں کو کہیں پناہ نہیں ملے گی۔ اول بے انصاف حاکم کو دوم اس ریاکار کو جو بد ہونے کا باوجود اپنی نیکی کا ڈھول پیٹتا رہا (حدیث)

(190) لطیفہ

ایک بدصورت عورت بیمار ہو گئی جب بیماری طول پکڑ گئی تو ایک دن شوہر سے کہنے لگی نہ جانے تم میرے بعد کیسے جیو گے شوہر نے کہا میں یہ سوچ رہا ہوں کہ اگر تم بچ گئیں تو کیسے جیوں گا؟

(191) مال تو بچاؤ

ایک بت پرست اپنے بت کے سامنے مدت تک ماتھا رگڑتا اور چڑھاوے چڑھاتا رہا لیکن بہتری کی کوئی صورت نظر نہ آئی۔ ایک دن بت اسے کہنے لگا جب دو سال پہلے تم نے میری پوجا شروع کی تھی تو پہلے بت کی بے بسی کا شکوہ کیا تھا تم عنقریب نئے بت کے سامنے میری شکایت کرو گے اس لیے چڑھاووں میں مال نہ گنواؤ۔

(192) دوسروں سے سبق

ایک شیر ایک بھیڑیا اور ایک لومڑی شکار کرنے نکلے اور تین چیزیں شکار کیں، یعنی گدھا ہرن اور خرگوش۔ شیر نے گیدڑ سے کہا کہ شکار کو تقسیم کرو اس نے کہا گدھا آپ کھا لیں ہرن میں لے لیتا ہوں اور خرگوش لومڑی لے جائے اس تقسیم پہ شیر جلال میں آ گیا اور بھیڑیے کے منہ پہ وہ تھپڑ رسید کیا کہ اس کی ایک آنکھ باہر جا پڑی اس کے بعد لومڑی سے کہا کہ تم تقسیم کرو اس نے کہا اے شاہ جنگل یہ خرگوش آپ کے ناشتے کے لیے ہے ہرن لنچ کے لیے گدھا ڈنر کے لیے شیر خوش ہو کر پوچھنے لگا تم نے تقسیم کا یہ عمدہ طریقہ کس سے سیکھا ہے کہا بھیڑیے کی آنکھ سے۔

(193) احسان کا بدلہ

ایک آدمی جنگل میں جا رہا تھا کہ ایک شیر نے اس پر حملہ کر دیا وہ بھاگ نکلا۔ آگے ایک کنواں آ گیا اس میں چھلانگ لگا دی وہاں ایک چیتا پہلے ہی گرا ہوا تھا اوپر سے شیر بھی کود پڑا اس نے چیتے سے پوچھا کہ تم کتنے دنوں سے بھوکے ہو؟ کہا تین دن سے شیر نے کہا کہ تو پھر آؤ اس آدمی کو مل کر کھائیں چیتا کہنے لگا آج تو ہم پیٹ بھر لیں گے لیکن کل کیا کریں گے؟ میری تجویز یہ ہے کہ انسان ایک صاحب عقل اور شریف جانور ہے ہم باہر نکلنے میں اس کی مدد کریں یہ ہمارے احسان کا بدلہ ضرور چکائے گا اور کسی نہ کسی تدبیر سے ہمیں بھی باہر کھینچ لے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا اور سب بچ گئے۔

(194) اَمثال

الف۔ حُسنِ عمل سے لمحات ایام میں اور ایام زمانوں میں بدل جاتے ہیں (سیوطی)

ب۔ پرندہ پروں سے اور انسان ہمت سے اڑتا ہے (سیوطی)

ج۔ عاقل زندہ رہنے کے لیے کھاتا ہے اور جاہل کھانے کے لیے زندہ رہتا ہے (دوانی)

(195) لطیفہ

ملا نصیر الدین عالم ہونے کے باوجود تقریر کرنے سے سخت گھبراتا تھا ایک دفعہ شہر کے چند آدمی اس کے پاس گئے اور وعظ کے لیے مجبور کرنے لگے اس نے ہر طرح سے معذرت کی لیکن وہ باز نہ آئے مجبوراً وہ مجمع کے سامنے پہنچا اور بعد از حمد وصلوٰۃ پوچھنے لگا کیا تم جانتے ہو کہ میں کیا کہنے لگا ہوں؟ مجمع سے آواز آئی ''نہیں'' تو میں ایسے جاہلوں سے کیا کہوں جو کچھ بھی نہیں جانتے یہ کہا اور چلا گیا۔

چند روز کے بعد لوگ مُلا صاحب کو پھر لے آئے انہوں نے منبر پہ آتے ہی وہی سوال پوچھا مجمع نے کہا جی ہاں! ہم جانتے ہیں مُلا کہنے لگا جب تم پہلے ہی سب کچھ جانتے ہو تو پھر مجھے کیوں بلایا یہ کہہ کر پھر چلے گئے۔

۔ تیسری دفعہ لوگ پھر گھیر لائے انہوں نے وہی سوال پوچھا تو حاضرین نے کہا ہم میں سے بعض جانتے ہیں اور بعض نہیں جانتے ہیں کہا جو جانتے ہیں وہ ان کو بتا دیں جو نہیں جانتے اور غائب ہو گئے۔

(196) کم اندیشی

ایک پیاسی لومڑی ایک کنوئیں پہ پہنچی اور سوچنے لگی کہ پانی تک کیسے پہنچوں اسے ایک چرخی پہ رسّی لپٹی ہوئی نظر آئی جس کے دونوں کناروں سے ڈول بندھے ہوئے تھے وہ ایک ڈول میں بیٹھ کر نیچے اتر گئی اور وہیں رہ گئی کچھ وقت کے بعد وہاں ایک چیتا پہنچا اس نے اندر جھانکا تو اسے پانی میں نصف چاند (آٹھ دس دن کا چاند) کا عکس نظر آیا اور ساتھ ہی ایک لومڑی بھی چیتے نے پوچھا کہ یہاں کیا کر رہی ہو؟ کہنے لگی یہاں ایک نہایت لذیذ روٹی تیر رہی تھی آدھی میں نے کھالی اور آدھی (نصف چاند) تمہارے لیے موجود ہے چیتے نے کہا کہ میں نیچے کیسے اتروں کہا ڈول میں بیٹھ جاؤ چنانچہ وہ بیٹھ گیا اس کے بوجھ سے وہ ڈول نیچے چلا گیا اور دوسرا باہر آ گیا لومڑی بچ گئی اور چیتا ڈوب گیا۔

(197) بروقت تدبیر

ایک آدمی جنگل میں گھاس کاٹ رہا تھا کہ سامنے سے شیر آ گیا یہ دوڑ کر ایک درخت پر چڑھ گیا اوپر اسے ایک خوفناک ریچھ نظر آیا ریچھ نے انگلی سے اشارہ کیا کہ خاموش رہو ورنہ شیر دونوں کو کھا جائے گا۔ آدمی نے سوچا کہ شیر کے جانے کے بعد اس ریچھ سے جان چھڑانا مشکل ہو جائے گی اس کا علاج ابھی کرنا چاہیے۔ چنانچہ اس نے درانتی سے اس شاخ کو کاٹنا شروع کر دیا جس پر ریچھ بیٹھا ہوا تھا تڑاخ سے شاخ ٹوٹی ریچھ نیچے جا پڑا اور شیر اسے اٹھا کر جنگل میں غائب ہو گیا۔

(198) احمقانہ مشورہ

ایک کسان کے پاس ایک بیل اور ایک گدھا تھا ایک دن بیل نے گدھے سے کہا کہ میں

زندگی سے سخت تنگ آ گیا ہوں یہ مالک صبح سے رات تک مجھے لادتا اور میری پیٹھ پر سینکڑوں ڈنڈے برساتا ہے نجات کی کوئی سبیل بتاؤ۔ گدھے نے کہا کہ کل صبح کے وقت سر جھکالو آنکھیں بند کرلو اور جب مالک تمہارے سامنے چارہ ڈالے تو مت کھاؤ وہ تمہیں بیمار سمجھ کر چھوڑ جائے گا بیل کو یہ بات پسند آ گئی اس نے دوسری صبح آنکھیں بند کرلیں اور کھانا پینا ترک کر دیا مالک نے دیکھا کہ بیل بیمار ہے تو اس نے گدھے کو پکڑ لیا اور دن بھر اس کی وہ مٹی پلید کی کہ وہ قریب المرگ ہو گیا اور اپنے مشورہ پر پچھتایا شام کو بیل سے کہنے لگا کہ آج دن کو مالک اپنے دوستوں سے کہہ رہا تھا اگر بیل کل تک اچھا نہ ہوا تو اسے ذبح کروں گا، اس لیے بہتر یہی ہے کہ تم گھاس کھانا شروع کردو ورنہ کل صبح چھری تمہاری گردن پر ہوگی بیل ڈر گیا اور چرنا شروع کر دیا صرف ایک دن کی مار سے گدھا بھی دانا بن گیا۔

(199) اَمثال

الف۔ جو شخص اپنی عقل پہ بھروسہ کرتا ہے وہ قدم قدم پہ ٹھوکریں کھاتا ہے (اصمعی)

ب۔ دشمن سے ایک بار ڈرو اور دوست سے سو بار اگر دوست دشمن بن جائے تو اس کا وار بڑا خطرناک ہوتا ہے (ابن الفرات)

ج۔ کتنے ہی ایسے بہادر ہیں جنہیں ان کی زبان نے پچھاڑ دیا (ابن فارس)

(200) لطیفہ

ایران کے ایک شہر قزوین کے رہنے والے بڑے ہی سادہ لوح اور بھولے بھالے سمجھے جاتے ہیں ایک دفعہ ایک قزوینی فوج میں بھرتی ہو کر میدان جنگ میں جا پہنچا ایک روز دشمن کے قلعے کے پاس گھوم رہا تھا کہ فصیل پر سے ایک سپاہی نے اسے ایک پتھر مارا جو اس کے پاؤں میں جا گرا مڑ کر سپاہی سے کہنے لگا:

''اے او اندھے کے بچے دیکھتا نہیں کہ میں یہاں کھڑا ہوں''

(201)نیم مرد و نامرد

امام حسنؓ (670ء) کا ارشاد ہے کہ مردوں کی تین قسمیں ہیں پورا مرد نیم مرد، اور نامرد۔ پورا مرد وہ ہے جو دوسروں سے مشورہ لیتا ہو اور خود بھی کوئی رائے رکھتا ہو نیم مرد وہ ہے جو خود تو صاحب الرائے ہو لیکن دوسروں سے مشورہ نہ لیتا ہوں اور نامرد وہ ہے جو نہ صاحب الرائے ہو اور نہ مشورہ لیتا ہو۔

(202)نیچے سایہ اوپر پھل

حضرت لقمانؑ نے اپنے بیٹے سے کہا اے بیٹے ایمان کے بعد سب سے پہلے ایک مخلص اور دانا دوست تلاش کرو ایسا دوست ایک پھلدار درخت ہے اس کے نیچے بیٹھو گے تو سایہ دے گا اور اوپر چڑھو گے تو پھل۔

(203)عجیب خوبی

کسی نے جعفر برمکی (803ء) سے پوچھا کہ ایک آدمی میں کتنے عیب ہو سکتے ہیں؟ کہا بے شمار لیکن ایک خوبی ایسی ہے کہ اگر انسان میں آ جائے تو اس کے سارے عیب چھپ جاتے ہیں پوچھا وہ کیا؟ فرمایا زبان پہ ضبط۔

(204)اَمثال

الف۔ لقمان نے بیٹے سے کہا جب لوگ حُسنِ کلام پہ ناز کریں تو تم حُسنِ سکوت پر فخر کرو (ابن خاقان)

ب۔ کوشش شہرت کی ماں ہے (ابن حجر)

ج۔ ایک مرتبہ سلطان مراد عثانی (1360۔1389ء) نے کہا کہ اگر مجھے اپنی تقدیر کا اختیار دیا جاتا تو میں معلّم بنتا (اعمش)

(205)لطیفہ

ایک قزوینی کا بچہ گم ہو گیا تلاش کرتے کرتے ایک کنویں پہ جا نکلا اندر جھانکا تو بچے نے

آواز دی ابا میں یہاں ہوں مجھے باہر نکالو۔قزوینی خوش ہو کر کہنے لگا بیٹا کہیں چلے نہ جانا میں رسی لے کر ابھی آتا ہوں''

(206) نااہل بادشاہ

ایک دفعہ جنگل کے تمام پرندے اپنا بادشاہ منتخب کرنے کے بعد جمع ہوئے وہاں مختلف دعوے دار تھے لیکن مور کے حُسن و جمال اور قد و قامت کے سامنے کسی کی نہ چل سکے اور وہ بادشاہ بنالیا گیا ایک تیتر بول اٹھا:

''اے بادشاہ طیور! مجھے صرف ایک بات پوچھنے کی اجازت دیجئے اور وہ یہ کہ بادشاہ کا اوّلین فرض رعایا کی حفاظت ہے ہمارا سب سے بڑا دشمن عقاب ہے اگر اس نے ہم پر حملہ کر دیا تو آپ ہماری حفاظت کیسے کریں گے؟

مور اس سوال کا جواب سوچ ہی رہا تھا کہ آسمان سے ایک عقاب جھپٹا اور مور کو اچک کر لے گیا۔

(207) غدّار کی سزا

ایک تیتر جال میں پھنس گیا اور شکاری سے کہنے لگا کہ اگر تم مجھے رہا کر دو تو میں تیتروں کی پوری ڈار کو پھسلا کر تمہارے جال تک لے آؤں گا۔شکاری نے کہا جو غدّار اپنی جان بچانے کے لیے اپنے بھائیوں کو مصیبت میں ڈالنا چاہتا ہے وہ رحم کا قطعاً مستحق نہیں۔

(208) بری صحبت

ایک کھیت میں آئے دن کونجوں کی ڈاریں اترتیں اور نوکاشت فصل کو اجاڑ دیتیں۔تنگ آ کر کسان نے وہاں جال لگایا اور پوری ڈار پھنس گئی اتفاق سے ایک بگلہ بھی قابو میں آ گیا جب کسان اسے ذبح کرنے لگا تو وہ بولا کہ میں اس کھیت میں پہلی دفعہ آیا تھا میری غذا دانہ نہیں بلکہ مچھلی ہے پھر میں اس قدر عبادت گزار ہوں کہ دنیا مجھے بگلا بھگت کے نام سے یاد کرتی ہے اس لیے مجھے چھوڑ دیجئے کسان نے کہا کہ جو کچھ تم کہہ رہے ہو شاید درست ہی ہو لیکن اس وقت تم

"بدمعاشوں" کے ساتھ پکڑے گئے ہو اور تمہیں صحبت بد کی سزا بھگتنا ہی پڑے گی۔

(209) اَمثال

الف۔ اگر تمہارا کوئی دوست تمہارا راز افشا کر دے تو قابل ملامت تم ہو نہ کہ وہ تم نے اسے بتایا ہی کیوں تھا؟ (عمرو بن عاص)

ب۔ سچ کے ساتھ موت اس زندگی سے بہتر ہے جو جھوٹ کے بل پر قائم ہو (ابن قدامہ)

ج۔ سخت کلامی سے ابریشم جیسے نرم دل بھی سخت ہو جاتے ہیں (غزالیؒ)

(210) لطیفہ

ایک قزوینی دانتوں کے سرجن کے پاس گیا اور پوچھا کہ ایک دانت نکالنے کی فیس کیا لو گے؟ کہا دو روپے اس نے بہتیری منت سماجت کی لیکن ڈاکٹر نہ مانا جب وہ دانت نکالنے لگا تو قزوینی نے غلط دانت پر انگلی رکھ دی اور پھر شور مچایا ڈاکٹر صاحب! آپ نے غضب کر دیا کہ غلط دانت کھینچ ڈالا ڈاکٹر نے معذرت کی اور دوسرا دانت بھی نکال دیا۔

"مطب سے باہر آ کر قزوینی ساتھی سے کہنے لگا" دیکھا تم نے کہ میں نے ڈاکٹر کو کس طرح الو بنا دیا کہ دو روپے میں دو دانت نکلوا لئے ہیں"

(211) بادشاہت بھی نامنظور

ایک بھیڑیا کسی پالتو کتے سے ملا اور ان میں یہ گفتگو ہوئی:

بھیڑیا: تم کہاں رہتے ہو؟

کتا: فلاں امیر کے گھر میں۔

بھیڑیا: وہ تم سے کیا سلوک کرتا ہے؟

کتا: نہایت اعلیٰ تمام بچی کچھی ہڈیاں دودھ ڈبل روٹی کی ٹکڑے اور کچھ پڈنگ مجھے کھانے کو دیتا ہے۔ مجھے نہلانے اور صاف رکھنے پہ کئی ملازم مقرر ہیں اور سونے کے لیے آرام دہ گدے ہیں۔

بھیڑیا: کیا تمہارا مالک مجھے بھی ملازم رکھ لے گا؟

کتا: ضرور میں سفارش کروں گا۔

اس کے بعد وہ دونوں چل پڑے ذرا آگے جا کر اتفاقاً بھیڑیے کی نظر کتے کی گردن پر جا پڑی جہاں ایک گہرا نشان تھا اس نے پوچھا یہ نشان کس چیز کا ہے؟ کہا پٹے کا میرا مالک ہر صبح میری گردن میں ایک پٹہ ڈال کر مجھے زنجیر سے باندھ دیتا ہے اور رات کے وقت کھول دیتا ہے یہ سن کر بھیڑیا رک گیا اور کہنے لگا اس پٹے کے ساتھ تو مجھے بادشاہت بھی منظور نہیں۔

(212) جینے سے محبت

ایک دفعہ خرگوشوں نے کانفرنس طلب کی ایک بوڑھے خرگوش نے تقریر میں کہا کہ جنگل کے تمام جانور ہمارے دشمن ہیں۔ یہ گیدڑ لومڑ اور بھیڑیے جنگل میں ہمارا شکار کھیلتے ہیں میدان میں نکلیں تو عقاب و شاہین کا نوالہ بنتے ہیں۔ آبادی کا رخ کریں تو انسان کتوں اور بندوقوں سے ہمیں مارتا ہے اس ذلیل زندگی سے تو موت بہتر ہے اس لیے میری تجویز ہے کہ ہم سب فلاں جھیل میں ڈوب مریں۔

تمام خرگوشوں نے اپنے لیڈر سے اتفاق کیا اور جھیل کی طرف چل دیئے وہاں پہنچے تو کنارے پر دس پندرہ موٹے مینڈک ٹرا رہے تھے خرگوش ڈر کر کھڑے ہو گئے ایک سہما خرگوش ذرا آگے بڑھا اسے دیکھتے ہی تمام مینڈک جھیل میں کود گئے خرگوش نے آواز دی بھائیو! کائنات میں کچھ ایسے جانور بھی ہیں جو ہم سے بھی زیادہ بزدل ہیں، اگر وہ زندگی سے محبت کرتے ہیں تو پھر ہم کیوں مریں۔

(213) سردیوں میں ناچو

سردی کے دنوں میں ایک مکڑا چیونٹیوں کے پاس گیا اور کہنے لگا میں سخت بھوکا ہوں مجھے کچھ کھانے کو دو ایک چیونٹی نے پوچھا کہ پچھلی گرمیوں میں تم کیا کرتے رہے سردیوں کے لیے ذخیرہ کیوں نہ جمع کیا؟ کہنے لگا مجھے گانے کے بے حد شوق ہے میں گرمیوں میں گاتا رہا۔ کہا تو پھر جاؤ اور

اب ناچو۔

(214) اَمثال

الف۔ بدمزاج اپنوں میں بھی اجنبی ہوتا ہے اور خوش خلق کو اجنبی بھی اپنا سمجھتے ہیں (کوسج)

ب۔ ایک بدمزاج آدمی کی شخصیت بڑی دلکش تھی ایک فلسفی نے اسے دیکھ کر کہا "عمارت تو خوبصورت ہے لیکن اس میں رہنے والا نہایت قبیح" (کثیر بن عبید)

ج۔ انسان کا سب سے بھاری بوجھ غُصّہ ہے (امام مالکؒ)

(215) لطیفہ

ایک چور ایک کھیت میں جا گھسا گاجروں مولیوں اور دیگر سبزیوں سے بوری بھر چکا تھا کہ اوپر سے مالی آ گیا۔

مالی: تم کون ہو؟

چور: میں ایک مسافر ہوں۔

مالی: یہاں کھیت میں کیوں آئے؟

چور: میں باہر سڑک پر جا رہا تھا کہ ایک خوفناک بگولہ اٹھا اور اس نے مجھے اٹھا کر یہاں پھینک دیا۔

مالی: اور یہ سبزی کس نے توڑی؟

چور: وہ یوں ہوا کہ بگولہ کچھ دیر تک مجھے زمین کے قریب گھماتا رہا میں نے ان پودوں کا سہارا لیا اور یہ اکھڑ گئے۔

مالی: بہت خوب اور یہ پودے ان بوریوں میں کیسے پہنچ گئے؟

چور: یہی بات میں سوچ رہا تھا کہ آپ آ گئے۔

(216) علم

امام وکیع بن جراح بن ملیح (814ء) ایک مشہور محدّث ہو گزرے ہیں۔ ان سے ایک

مرتبہ ایک طالب علم نے کہا کہ میں جو کچھ پڑھتا ہوں بھول جاتا ہوں۔کوئی علاج بتایئے فرمایا گناہ چھوڑ دو کیونکہ علم ایک نور ہے اور اللہ کا نور بدکاروں کو نہیں مل سکتا۔

(217)حسد اور رشک

ارسطو (322ق م) نے اپنے استاد افلاطون (347ق م) سے پوچھا کہ رشک اور حسد میں کیا فرق ہے فرمایا تم پر رشک کرنے والا یہ چاہتا ہے کہ وہ ارسطو بنے اور حاسد یہ چاہتا ہے کہ تم مر جاؤ۔

(218)غرور و تواضع

انوشیروان (579ء) کے وزیر اعظم بُزرجمہر (590ء) سے کسی نے پوچھا کہ وہ کون سی نعمت ہے جس پر حسد نہیں کیا جاتا کہا تواضع۔پھر پوچھا وہ کون سی مصیبت ہے جس میں اسیر مصیبت سے کوئی ہمدردی نہیں کرتا کہا تکبر۔

(219)اَمثال

الف۔ غرور ایک پردہ ہے جو کسی کمزوری پہ ڈالا جاتا ہے (ذہبی)

ب۔ جاہل کا انکسار عالم کے غرور سے بہتر ہے (کسائی)

ج۔ اصل جواں مردوہ ہے جو بلند منصب پہ پہنچ کر تواضع اختیار کرے طاقت ہو اور انتقام نہ لے (دمیاطی)

(220)لطیفہ

ایک چور رات کو سیڑھی اٹھائے ایک گھر میں جا گھسا۔صاحب خانہ جاگ اٹھا اور پوچھا ''تم کون ہو؟'' کہنے لگا ''سیڑھیاں بیچنے والا''

(221)ہر شخص کو کون خوش کرے؟

ایک کسان اپنے گدھے کو بیچنے جا رہا تھا۔ساتھ اس کا لڑکا بھی تھا گاؤں سے نکلا ہی تھا کہ

کسی نے کہا تم لوگ بڑے بے وقوف ہو کہ گدھے سے کام نہیں لیتے اس پر بچے ہی کو سوار کر دو یہ سن کر کسان نے بچے کو سوار کر دیا ذرا آگے گئے تو ایک اور آواز آئی حیرت ہے کہ جوان لڑکا تو سوار ہے۔ اور بوڑھا پیدل جا رہا ہے۔ اس لڑکے کو شرم سے ڈوب مرنا چاہیے اس پر لڑکا نیچے اتر آیا اور باپ کو سوار کر دیا۔ کچھ دیر کے بعد پاس کے کھیت سے ایک آدمی نے آواز دی یہ بوڑھا کس قدر بے رحم ہے کہ خود تو سوار ہے اور چھوٹے سے لڑکے کو پیدل چلا رہا ہے۔ یہ سن کر باپ نے بیٹے کو بھی اپنے پیچھے بٹھا لیا ذرا اور آگے گئے تو کسی نے کہا یہ گدھا چوری کا معلوم ہوتا ہے ورنہ یہ دونوں اس پر اکٹھے سوار نہ ہوتے۔ اس پر یہ دونوں اتر پڑے اور پوچھنے لگے کہ ہم اس گناہ کی تلافی کیسے کریں۔ کسی نے کہا کہ اگر اس مظلوم گدھے کی دعا لینا چاہتے ہو تو تھوڑی سی دیر کے لیے اسے کندھوں پر اٹھا لو۔ کسان کو یہ بات پسند آ گئی اس نے گدھے کو لٹا کر چاروں ٹانگوں کو رسی سے باندھا اور درمیان میں بانس ڈال کر دونوں نے اٹھا لیا اور آگے ایک پل آ گیا اسے عبور کر رہے تھے کہ گدھا تکلیف سے تڑپنے لگا یہ دونوں اسے سنبھال نہ سکے اور وہ دریا میں گر کر ڈوب گیا۔

(222) بُرے سے نیکی

ایک بھیڑیے کے گلے میں ہڈی پھنس گئی وہ بے قرار ہو کر ہر طرف بھاگنے اور شور مچانے لگا کہ جو کوئی مجھے اس مصیبت سے نجات دلائے گا معقول انعام پائے گا۔ اس پر ایک بگلا آگے بڑھا اور اپنی لمبی چونچ سے ہڈی نکال کر انعام مانگنے لگا۔ بھیڑیے نے نہایت نفرت سے جواب دیا کہ یہ انعام کافی نہیں کہ تم نے اپنی چونچ میرے منہ میں ڈالی اور پھر صحیح سالم نکال لی؟

(223) احسان کا بدلہ

جنگل میں ایک شیر سویا ہوا تھا کہ ایک چوہیا اس کی پیٹھ پر چڑھ گئی شیر جاگ اٹھا اور اسے پکڑ لیا چوہیا نے گڑگڑا کر معافی مانگی اور شیر نے اسے چھوڑ دیا چند روز بعد وہی شیر شکاری کے جال میں پھنس گیا اور لگا دھاڑنے۔ چوہیا اس کی آواز سن کر فوراً وہاں پہنچی اور جال کاٹ کر شیر کو آزاد کر دیا۔

(224) اَمثال

الف۔ بعض لوگ برف کے گھروندے بنا کر پھر شکایت کرتے ہیں کہ وہ پگھل گئے ہیں (طبری)

ب۔ بعض اوقات تم ان نعمتوں کو تلاش کرتے ہو جو تمہارے لیے نہیں اور انہیں بھول جاتے ہو جو تمہارے پاس موجود ہیں (ابن سعید)

ج۔ مصائب سے مرد پیدا ہوتے ہیں اور عیش سے جانور (مقریزی)

(225) لطیفہ

ایک شرابی کسی گلی میں گرا ہوا تھا کسی نے پوچھا تم گھر کیوں نہیں جاتے۔ کہنے لگا اس وقت یہ سارے مکان گھوم رہے ہیں جب میرا گھر سامنے آئے گا تو اندر چلا جاؤں گا۔

(226) مصنوعی بڑائی

ایک بیل پانی پینے کے لیے ایک جوہڑ میں داخل ہوا مینڈک کا ایک بچہ ڈر کر بھاگا اور ماں سے کہنے لگا کہ میں نے ایک بہت بڑا جانور دیکھا ہے۔ مینڈک کی ماں نے اپنے پیٹ میں پھونک بھر کر پوچھا ''کیا وہ اتنا بڑا تھا'' کہا ''نہیں بہت بڑا'' اس نے اور پھونک بھری پھر اور بھری یہاں تک کہ غبارے کی طرح پھٹ گئی۔

(227) بر خود غلط

ایک شیر ایک باڑے کے قریب آیا جس میں ایک گدھا اور ایک مرغا بند تھا۔ شیر کی یہ فطرت ہے کہ وہ مرغے کی بانگ سے بھاگ نکلتا ہے مرغے نے شیر کو دیکھا تو زور سے بانگ دی شیر بھاگ نکلا گدھا یہ سمجھا کہ میرے خوف سے بھاگ رہا ہے چنانچہ وہ باڑے سے کود کر شیر کے پیچھے دوڑا تاکہ اسے اور بھگائے ذرا آگے جا کر شیر پلٹ کر جھپٹا اور گدھے کو اٹھا کر جنگل میں غائب ہو گیا۔

(228)پھوٹ کا نتیجہ

ایک پیاسا شیر ایک چشمے پر پہنچا وہاں ایک گینڈا بھی آ گیا۔ وہ اس بات پر جھگڑنے لگے کہ پہلے پانی کون پیے نوبت ہاتھا پائی تک پہنچ گئی لڑائی جاری تھی کہ شیر کی نظر ان گدھوں پر پڑ گئی جو ارد گرد کے ٹیلوں پر جمع ہو رہی تھیں۔ اس نے گینڈے سے کہا بہتر یہ ہے کہ ہم صلح سے پانی پی کر گھر جائیں ورنہ دونوں ان گِدھوں کے پیٹ میں پہنچ جائیں گے۔

(229)اَمثال

الف۔ دنیا عاقل کی موت پر اور جاہل کی زندگی پر ہمیشہ آنسو بہاتی ہے (افلاطون)

ب۔ نیک کے لیے موت راحت ہے اور بد کی موت دنیا کے لیے راحت (حضرت علیؓ)

ج۔ زندگی ہر شخص کو پیاری ہے لیکن ایک بلند نظر انسان کو عزت زندگی سے زیادہ عزیز ہوتی ہے (ابن عبدربہ)

(230)لطیفہ

دو آدمی اکٹھے کہیں جا رہے تھے ان میں سے ایک کانا تھا اتفاقاً انہیں راستے میں ایک دینار مل گیا یہ جھگڑنے لگے بالآخر طے پایا کہ جو شخص دوسرے سے زیادہ دیکھے وہ دینار لے لے کانا جھٹ بول اٹھا میں تمہارے چہرے پر دو آنکھیں دیکھ رہا ہوں اور تم میرے منہ پر صرف ایک لاؤ دینار۔

(231)سلطانِ رحمت

لکھا ہے کہ ہارون الرشید (786-809ء) کے ایک عالم (گورنر) نے بغاوت کر دی۔ شاہی فوج سے اس کا مقابلہ ہوا اور پکڑا گیا سپہ سالار نے اسے قتل کر دیا جب یہ خبر خلیفہ تک پہنچی تو کہنے لگا:

"افسوس کہ ان لوگوں نے مجھے مجرم کو معاف کرنے کی لذت سے محروم کر دیا"

پھر فرمایا:

''میں شاہ قہر و غضب نہیں بلکہ سلطانِ رحمت ہوں''

(232) امداد پر لعنت

ایک دفعہ جنگل میں ایک ریچھ نے ایک گھوڑے کو برا بھلا کہا۔ اس نے انتقام کے لیے ایک آدمی سے مدد مانگی آدمی نے پوچھا کہ میں تمہاری مدد کس طرح کرسکتا ہوں۔ کہا زین میری پیٹھ پہ ڈالو لگام میرے منہ میں دو اور نیزہ ہاتھ میں لے کر میری پیٹھ پر سوار ہو جاؤ۔ آدمی نے ویسا ہی کیا اور جنگل میں پہنچ کر ریچھ کو مار ڈالا۔ اس کے بعد گھوڑا اسے واپس لے گیا اور شکریہ ادا کرنے کے بعد کہنے لگا کہ زین وغیرہ اتار لو اور مجھے اجازت دو۔ آدمی نے جواب دیا مجھے تمہاری افادیت کا آج علم ہوا ہے اس لیے تمہاری واپسی خارج از بحث ہے اس پر گھوڑے نے کہا۔

''ہزار لعنت اس امداد پر جس نے مجھ سے آزادی چھین لی''

(233) والدین کا اثر اولاد پر

ایک دن ایک خچر ایک ایسی چراگاہ میں جانکلی جہاں شاہی اصطبل کی گھوڑیاں چر رہی تھیں، ان پر رعب جمانے کے لیے کہنے لگی کہ میری ماں عربی النسل تھی۔ اسے فلاں امیر نے بیس ہزار میں خرید ا تھا وہ ہوا سے زیادہ تیز پا تھی اور یہ تمام خوبیاں مجھ میں بھی موجود ہیں یہ سن کر ایک گھوڑی نے کہا:

''مت بھولو کہ تمہارا باپ گدھا تھا''

(234) اَمثال

الف۔ زندگی کے ہر دن کو آخری دن سمجھو (کرمانیؒ)

ب۔ موت مصیبت نہیں مصیبت یہ ہے کہ تم موت کی تلاش میں نکلو اور وہ نہ ملے (صلاح الدین ایوبیؒ)

ج۔ سکندرِ اعظم (330ق م) کی موت پر ارسطو (322ق م) نے کہا:

"سکندر کا یہ سکوت اس کے کلام سے زیادہ سبق آموز ہے"

(235)لطیفہ

ایک طبیب ایک مریض کو دیکھنے کے بعد جب رخصت ہونے لگا تو مریض کے رشتہ داروں سے کہا:

"مجھے جنازے پر ضرور بلایئے گا"

(236)نقش گر کائنات

کہتے ہیں کہ لقمان کا رنگ کالا، چہرے پہ چیچک کے داغ اور خدوخال حبشیوں جیسے تھے۔ ایک دن کسی نے اس سے کہا مجھے تمہاری صورت ناپسند ہے۔ جواب دیا:

"تمہیں یہ نقش ناپسند ہے یا نقش ساز؟"

(237)سورج کی شادی

بحرو بر میں یہ خبر پھیل گئی کہ سورج کی شادی ہو رہی ہے۔ اس پر تمام جانوروں نے خوشی منائی کہ گرمی سے دو چار دن کے لیے تو نجات ملے گی ایک بوڑھا لومڑ کہنے لگا:

"تم ایک سورج کے ہاتھوں نالاں ہو سوچو کہ اگر کل اس کے ہاں دس بارہ بچے (چھوٹے سورج) بھی ہو گئے تو تم پہ کیا گزرے گی"

(238)نشانِ پا

ایک شیر بیمار ہو گیا اور شکار کے قابل نہ رہا اور اس نے پیٹ بھرنے کا طریقہ یہ نکالا کہ جو جانور عیادت کے لیے جاتا اسے محبت سے قریب بلاتا اور ہڑپ کر جاتا۔ ایک دن ایک لومڑی وہاں جا نکلی اور دور کھڑی ہو کر مزاج پوچھنے لگی۔ شیر نے کہا پیاری بہن تمہیں دیکھ کر میری آدھی بیماری غائب ہو گئی ذرا قریب آؤ تا کہ میرے دل کو تسکین حاصل ہو۔ کہنے لگی:

"میں ضرور قریب آتی لیکن ایک چیز سے ڈر گئی ہوں" شیر نے پوچھا وہ کیا؟ کہا "یہاں

غار میں جانے والے جانوروں کے نشانات پا تو بے شمار ہیں لیکن واپس آنے والوں کا کوئی نشان نہیں ملتا‘‘

(239) امثال

الف۔ بدترین گھر وہ ہے جس میں یتیم سے بدسلوکی ہو (ابن ماجہ)

ب۔ انسان کی اس سے بڑی بدنیتی کیا ہے؟ کہ اسے احسان کا موقعہ ملے اور وہ نہ کرے (ابوالفدا)

ج۔ ہر شے کا ایک حُسن ہوتا ہے اور نیکی کا حُسن یہ کہ فوراً کی جائے (فاروق اعظمؓ)

(240) لطیفہ

ایک بادشاہ محل سے باہر آیا تو دیکھا کہ ایک شاعر لان پہ بیٹھ کر کچھ لکھ رہا ہے پوچھا:

’’کیا جھوٹ گھڑ رہے ہو کہا! ’’حضور کی تعریف‘‘

(241) دو بیویوں کا نتیجہ

ایک چہل سالہ آدمی کی دو بیویاں تھیں ایک جوان اور دوسری ادھیڑ۔ ادھیڑ کی کوشش یہ تھی کہ اس کا خاوند بوڑھا نظر آئے اور جوان کی یہ کہ وہ جوان معلوم ہو۔ جب وہ پہلی کے پاس جاتا تو وہ موچنے سے اس کے سیاہ بال کھینچ ڈالتی اور دوسری سفید بالوں کو نکال پھینکتی چند روز کے بعد اس کے سر پر ایک بال بھی نہ رہا۔

(242) جرم ضعیفی کی سزا

چند درندے شیر کے ہمراہ شکار کو نکلے اور چار ہرن مارے جب تقسیم کا وقت آیا تو شیر نے کہا:

’’ایک ہرن میں اس لیے لیتا ہوں کہ میں شاہی نسل سے ہوں اور دوسرا اس لیے کہ جنگل کی حفاظت میرے سپرد ہے۔ تیسرا اس لیے کہ تمہاری تمام جنگیں مجھے لڑنا پڑتی ہیں اور چوتھا اس

لیے کہ کھانا جینے کے لیے ہے اور تم جیسے بزدلوں کو جینے کا کوئی حق نہیں"

(243) دیوانوں کی گنتی

ایک بادشاہ نے وزیر سے کہا کہ اس شہر کے دیوانے شمار کرو کہا یہ قصہ تو بہت لمبا ہو جائے گا حکم ہوا تو عقل مند گن ڈالو۔

(244) اَمثال

الف۔ شراب پینے والے عقل بیچ کر جنوں خریدتے ہیں (شریشی)

ب۔ کسی نے مامون (813-833ء) کے وزیر حسن بن سہل (855ء) سے کہا "اسراف میں کوئی خیر نہیں" فرمایا "خیر میں کوئی اسراف نہیں"

ج۔ عدل ایک ایسا قلعہ ہے جسے نہ آگ جلا سکتی ہے اور نہ منجنیق (توپ) گرا سکتی ہے (نوشیروان)

(245) لطیفہ

لوگوں نے مُلّا نصیر الدین سے کہا کہ ہم نے آپ کی زبان سے خرافات تو بے شمار سنے ہیں کوئی حدیث سننے کا کبھی اتفاق نہیں ہوا کہنے لگا مجھے حدیثیں بھی بہت یاد ہیں۔ ان میں سے ایک آپ بھی سن لیں بخاری میں درج ہے کہ اللہ کو دو خوبیاں بہت پسند ہیں (قدرے توقف کے بعد کہنے لگے) بات یہ ہے کہ ایک خوبی تو میری استاد کو بھول گئی تھی اور دوسری آج مجھے یاد نہیں رہی۔

(246) اللہ کی عادت

حضرت امام حسینؓ (681ء) نے اپنے عم زاد بھائی عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب سے فرمایا کہ آپ صدقات میں اسراف سے کام لیتے ہیں۔ کہا مجھے اسراف کی عادت پڑ چکی ہے اور اللہ کو عطا کی اب اگر میں اپنی عادت بدلتا ہوں تو ڈرتا ہوں کہ کہیں اللہ بھی اپنی عادت نہ بدل لے۔

(247)عظمت علم

ہارون الرشید (786ـ809ء) گھوڑے پہ سوار ہو کر کہیں جا رہے تھے کہ راہ میں اس دور کے ایک عظیم عالم نحو ولغت ابوالحسن علی بن حمزہ کسائی (805ء) سے ملاقات ہو گئی۔ خلیفہ گھوڑے سے اترے با ادب مصافحہ کیا اور پھر پوچھا آپ میرے دربار میں کیوں نہیں آتے؟ فرمایا مجھے مطالعہ سے فرصت نہیں ملتی۔ کہا اتنے علم کا فائدہ کیا ہے؟ فرمایا ایک فائدہ تو یہ ہے کہ خلیفہ گھوڑے سے اتر کر با ادب مصافحہ کرنے پہ مجبور ہو جاتا ہے۔

(248)بندہ و آقا

ایک شخص اپنے ملازم پر ناراض ہوا تو ملازم نے کہا میرے آقا! میں آپ کی اتنی تابعداری کرتا ہوں کہ آپ اس سے آدھی بھی اپنے آقا یعنی اللہ کی نہیں کرتے۔ با ایں ہمہ اللہ آپ پہ مہربان ہے اور آپ مجھ سے ناراض مالک کو یہ بات پسند آ گئی اور معافی مانگ لی۔

(249)اَمثال

الف۔ ایک درویش نے ایک ظالم امیر کو سوئے ہوئے دیکھا تو فرمایا:

''تم سو رہے ہو جب کہ تمہارا فریادی زمین پر اور فریادرس (اللہ) آسمانوں میں جاگ رہا ہے'' (مجانی)

ب۔ جب تم کسی کمزور پہ ہاتھ ڈالنے لگو تو مت بھولو کہ رب قاہر تم سے زیادہ طاقتور ہے (عمر بن عبدالعزیز)

ج۔ ''میں اس وقت تک نرمی سے کام لوں گا جب تک سختی پہ مجبور نہ ہو جاؤں'' (خلیفہ ابوالعباس سفاح)

(250)لطیفہ

مُلّا نصیر الدین سے کسی نے پوچھا کہ آپ حساب بھی جانتے ہیں؟ کہا میں اس فن میں یکتا

ہوں۔ پوچھا آپ تین آدمیوں میں چار درہم کیسے تقسیم کریں گے کہا میں دو کو تو دو دو دے دوں گا اور تیسرے سے کہوں گا کہ وہ سر دست صبر کرے جب رقم میرے ہاتھ میں آئے گی تو اسے بھی مل جائیں گے۔

(251) زبان پہ قابو

بہرام گور (283ء) ایک درخت کے نیچے آرام کر رہا تھا کہ ایک پرندہ چہکنے لگا اس نے فوراً تیر کمان میں راست کیا اور اسے گرا لیا ساتھ ایک فلسفی بھی تھا وہ بول اٹھا:

"اگر یہ پرندہ زبان کو قابو میں رکھتا تو اس کا یہ انجام نہ ہوتا"

(252) بیس سیر صابن

کسی زمانے میں ابوعبداللہ الفارسی بلخ کا قاضی تھا ایک دفعہ ایک عالم نے کسی بات پر بگڑ کر اسے نہایت تلخ خط لکھا قاضی صاحب نے جواب میں فرمایا:

"آپ کا خط ملا میں بیس سیر نہایت عمدہ صابن بھیج رہا ہوں اس سے اپنی زبان اور نامہ اعمال کو دھو ڈالیئے اگر گھٹ جائے تو لکھئے اور بھیج دوں گا"

(253) عدل کی برکت

نوشیروان (579ء) جنگل میں گھوم رہا تھا ہر چار طرف پھلدار درخت اور سرسبز کھیت دیکھ کر پوچھنے لگا کیا ہر سال فصلیں ایسی ہی ہوتی ہیں؟ بُزرج مہر (590ء) نے کہا نہیں صاحب عالم! پھل اور غلّے کی یہ فراوانی اب کے سال جلوس (تخت نشینی) سے شروع ہوئی ہے جب بادشاہ عادل ہو اور رعایا شکر گزار ہو تو شہر اور جنگل سب آباد ہو جاتے ہیں ورنہ سراسر برباد"

(254) اَمثال

الف۔ عفو و رحم روح کی زکوٰۃ ہیں (طرطوشی)۔

ب۔ کسی سے مذاق انتقام کی بدترین صورت ہے (ثعالبی)

ج۔ دشمن پہ احسان کرو وہ دوست بن جائے گا (ابن الجوزیؒ)

(255) لطیفہ

ایک پروفیسر کے بیٹے نے کسی بھلے مانس کو گالی دی پروفیسر کو معلوم ہوا تو بیٹے کو ساتھ لے کر اس کے گھر پہنچا اور کہنے لگا۔

"مجھے اس لڑکے کی حماقت سے بڑا رنج ہوا ہے یہ بڑا ہی گدھا ہے لیکن آپ کا بیٹا ہے اسے معاف کر دیں"

(256) صندوق کی قیمت

حلب کا ایک تاجر قاضی شہر کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ میں ایک طویل سفر پر جا رہا ہوں اس لیے زر و جواہر کا یہ صندوق اپنے پاس امانتاً رکھ لیں میں واپسی پہ لے لوں گا قاضی نے رکھ لیا اور تاجر چلا گیا جب وہ چند ماہ کے بعد واپس آیا اور صندوق مانگا تو قاضی صاحب نے کہا میں تمہیں جانتا ہی نہیں تاجر کو سخت صدمہ ہوا وہ فریاد لے کر امیر حلب کے پاس پہنچا۔ امیر نے کہا کہ کل چاشت کے وقت تم دوبارہ قاضی صاحب کے پاس جاؤ میں بھی وہیں ہوں گا۔

دوسرے دن امیر قاضی صاحب کے ہاں گیا اور کہنے لگا کہ بادشاہ نے مجھے ایک خاص کام کے لیے آپ کے پاس بھیجا ہے اور وہ یہ کہ بادشاہ حج کے لیے جا رہا ہے تمام وزراء نے یہ متفقہ فیصلہ کیا ہے کہ بادشاہ کی غیر حاضری میں عنان سلطنت آپ جیسے متقی شریف اور دیانتدار انسان کے سپرد کی جائے اور مجھے ہدایت ہوئی ہے کہ اگر آپ اس ذمہ داری کو قبول فرما لیں تو کل صبح آپ کو دربار خلافت میں خود لے کر پہنچوں۔

یہ سن کر قاضی صاحب بے حد مسرور ہوئے اور فوراً ہاں کر دی۔

عین اس وقت وہ تاجر داخل ہوا قاضی صاحب اسے دیکھتے ہی پکار اٹھے۔

"الحمدللہ کہ آپ آگئے ہیں آپ کا صندوق ساتھ والے کمرے میں دھرا ہے لے جایئے"

دوسرے دن قاضی صاحب بن سنور کر امیر کے ہاں پہنچے۔ امیر نے کہا کہ روانہ ہونے

سے پہلے صرف ایک سوال کا جواب دیجئے ہم نے آپ سے تاجر کا صندوق پوری سلطنت دے کر واپس لیا ہے اگر آج آپ سلطنت پہ قابض ہو گئے تو کل کس قیمت پر واپس دو گے؟

(257) حاتم کی فیاضی

ایک دفعہ حاتم بنوعنزہ کے خیموں سے گزرا تو اس کی نظر ایک شخص پر پڑی جو رسیوں میں بندھا گرم ریت پہ پڑا تھا۔ حاتم نے کیفیت پوچھی تو معلوم ہوا کہ وہ ایک جنگی قیدی ہے جس کا فدیہ دینے والا کوئی نہیں۔ حاتم نے سردار قبیلہ سے کہا کہ اسے آزاد کر دیجئے اس کا فدیہ میں ادا کروں گا سردار نے کہا کہ میں فدیہ پہلے لوں گا حاتم نے کہا تو پھر آپ اس قیدی کی جگہ مجھے یہاں باندھ کر رکھیں اور اسے آزاد کر دیں تا کہ یہ میرے قبیلے کو میری چادر دکھا کر فدیہ کی رقم لے آئے۔ سردار نے یہ بات مان لی قیدی کو چھوڑ دیا اور وہ رقم لے آیا۔

(258) پڑوس کی قیمت

کہتے ہیں کہ قونیہ کا ایک آدمی قرض کی وجہ سے اپنا مکان بیچنے پر مجبور ہو گیا جب خریدار جمع ہوئے تو اس نے آواز دی۔

"مکان کی قیمت پانچ سو اور پڑوس کی قیمت دو ہزار کل اڑھائی ہزار"

اس کے پڑوس میں مولانا جلال الدین رومیؒ (1274ء) رہتے تھے۔

(259) اَمثال

الف۔ اگر تم غریب کی فریاد نہیں سنو گے تو تمہاری فریاد کوئی نہیں سنے گا (سلیمانؑ)

ب۔ محسن کا شکریہ ادا کرو اور شکر گزار پہ احسان کرو (علیؑ)

ج۔ اگر چاہتے ہو کہ لوگ تمہارے احسان کو یاد رکھیں تو بار بار کرو (علیؑ)

(260) لطیفہ

ٹیلی فون کی گھنٹی بجی پروفیسر نے ریسیور اٹھایا ایک مہین سی گھبرائی ہوئی آواز کہہ رہی تھی۔

''غضب ہو گیا منے نے سوئی نگل لی ہے فوراً گھر آئیے''

پروفیسر: بیگم! میں اس وقت کلاس میں ہوں کوئی چالیس منٹ بعد آؤں گا''

بیگم: کلاس جائے بھاڑ میں معاملے کی نزاکت کو سمجھئے اور فوراً آئیے۔

پروفیسر: کیا تمہیں سوئی ابھی چاہیے؟''

(261) خلاف شان

یزید بن مہلب (721ء) دورِ اُمیہ کا ایک ممتاز سیاست دان تھا۔ اسے عمر بن عبدالعزیز (717۔720ء) نے قید کر دیا جب یہ جیل سے رہا ہوا اور اپنے بیٹے معاویہ کے ہمراہ اپنے وطن کو جا رہا تھا تو راہ میں انہیں بھوک نے ستایا۔ ایک بدوی عورت کے پاس گئے اور کہا کہ ہم بھوکے ہیں اس نے ایک پورا بکرا بھون کر ان کے سامنے رکھ دیا جب کھانے سے فارغ ہو چکے تو باپ نے بیٹے سے پوچھا کیا تمہارے پاس کچھ پیسے ہیں؟ کہا سو دینار ہیں یہ ساری رقم اس عورت کو دے دو۔ بیٹا کہنے لگا ابا جان! یہ ایک غریب عورت ہے دس دینار سے بھی خوش ہو جائے گی۔

یزید: ''یہ صحیح ہے لیکن یہ میری شان کے خلاف ہے''

معاویہ: ''آپ کو یہاں جنگل میں کون جانتا ہے؟''

یزید: ''اور کوئی جانے نہ جانے میں خود تو اپنے آپ کو جانتا ہوں''

(262) حق سے بڑی چیز

ایک مرتبہ قریش کے دو قبیلے آپس میں لڑ پڑے۔ ابوسفیان کو اطلاع ملی تو وہ ان قبائل کے ہاں گئے دونوں کے چیدہ افراد کو جمع کر کے کہا:

''اے فرزندان قریش! میں جانتا ہوں کہ تم اپنا حق حاصل کرنے کے لیے لڑ رہے ہو لیکن ایک چیز ایسی ہے جو حق سے بھی بلند تر ہے''

کسی نے پوچھا وہ کیا ہے؟ کہا ''صلح و محبت کی خاطر ترک حق'' اس پر وہ قبائل گلے مل گئے اور ایک دوسرے کی کوتاہیاں معاف کر دیں۔

(263) تازہ شکار کے انتظار میں

تین آدمی کہیں جارہے تھے کہ انہیں راہ میں خزانہ مل گیا وہ ایک جگہ بیٹھ گئے اور ایک ساتھی کو بازار میں کھانا خریدنے کے لیے بھیجا اس نے راہ میں سوچا کہ اگر میں ان ساتھیوں کا قصہ پاک کر دوں تو اس دولت پر میری سات نسلیں عیش اڑا سکتی ہیں۔ چنانچہ اس نے کھانے میں زہر ڈال دیا۔

دوسری طرف اس کے ساتھیوں نے فیصلہ کیا کہ جب یہ کھانا لے کر واپس پہنچے تو اسے قتل کر دیں اور خزانہ نصف نصف بانٹ لیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا جب یہ واپس پہنچا تو انہوں نے اسے قتل کر دیا اور کھانا کھانے کے بعد خود بھی ہلاک ہو گئے وہاں سے ایک صاحب دل کا گزر ہوا یہ منظر دیکھ کر کہنے لگا:

لعنت اس دولت پر جو تین کی جان لینے کے بعد اب تازہ شکار کے انتظار میں ہے۔

(264) اَمثال

الف۔ جاہل مال کا طالب ہوتا ہے اور عالم کمال کا (غزالیؒ)

ب۔ کتنے ہی بلند جہالت کی وجہ سے پست ہو گئے اور کتنے ہی پست علم کی وجہ سے بلند ہو گئے (ابنِ رُشد)

ج۔ احسان کیے جاؤ نیک مشکور ہوں گے اور بد رائے بدلنے پہ مجبور (ابن خاقان)

(265) لطیفہ

انقلاب ایران (1906ء) میں ساری آبادی اور فوج دو گروہوں میں بٹ گئی۔ ایک گروہ یہ چاہتا تھا کہ نظم و نسق کے تمام اختیارات بادشاہ کے پاس رہیں یہ استبدادی کہلاتا تھا اور دوسرا یہ اختیارات پارلیمان اور اس کی منتخب وزراء کو دلانا چاہتا تھا اور یہ مشروطہ کے نام سے مشہور تھا۔ یہ دونوں گروہ ہر جگہ لڑ رہے تھے اور ملک میں افراتفری پھیلی ہوئی تھی۔

انہی دنوں کا ذکر ہے کہ ایک دیہاتی کسی کام کے لیے تہران جا رہا تھا جب وہ شہر کے قریب پہنچا تو ایک فوجی دستے نے اسے روک کر پوچھا۔

''تم مشروطہ ہو یا استبدادی؟''

دیہاتی کی بلا جانے کہ مشروطہ و استبدادی کس جانور کا نام ہے اس نے سوچے سمجھے بغیر کہہ دیا:

''الحمدللہ کہ میں مشروطہ ہوں''

''وہ فوجی استبدادی تھے سالار دستہ نے کہا کہ اس چغد کو مرغا بنا کر اس کی پیٹھ پر سو جوتے لگاؤ''

وہ دیہاتی ذرا اور آگے گیا تو ایک اور دستہ سامنے آ گیا۔ سالار نے پوچھا ''تم مشروطہ ہو یا استبدادی؟ مشروطہ بننے کا مزہ تو پہلے چکھ چکا تھا اس لیے بڑے اطمینان سے کہنے لگا۔

''الحمدللہ کہ میں استبدادی ہوں''

اور وہ تھے ''مشروطے'' سالار دستہ نے اسے مرغا بنا کر سو جوتے اور لگا دیئے۔ غریب دیہاتی کی کھال کئی جگہ سے پھٹ گئی اور ہڈیوں سے ٹیسیں نکلنے لگیں۔ اٹھا روتا کراہتا اور لڑکھڑاتا ہوا چل دیا چند ہی قدم گیا ہوگا کہ ایک اور دستہ آ گیا سالار نے وہی سوال پوچھا دیہاتی نے کان پکڑ لیے اور کہنے لگا۔

''جتنے جوتے لگانا چاہیں لگایئے اور میری خلاصی کیجئے''

(266) مقام علم

ابو معاویہ محمد بن خازم الضریر (717ء) اوائل عباسیہ کے فاضل اجل تھے لیکن تھا نابینا۔ ایک دن ہارون الرشید (786۔809ء) نے انہیں کھانے پر بلایا اور بعد از طعام پوچھا کچھ آپ کو پتہ چلا کہ آپ کے ہاتھ کس نے دھلائے تھے؟ کہا:

''کسی غلام نے دھلائے ہوں گے'' فرمایا ''یہ سعادت! اس غلام نے حاصل کی'' پوچھا ''آپ نے یہ تکلیف کیوں فرمائی'' فرمایا ''دنیا کو علم کا مقام بتانے کے لیے''

(267) عجیب نسخہ

خلیفہ منصور عباسی (754-775ء) کی ایک کنیز مشروبات وغیرہ کا طبق اٹھائے جا رہی تھی کہ خلیفہ کی ہیبت سے طبق چھوٹ گیا اور تمام برتن ٹوٹ گیا۔ کنیز تھر تھر کانپنے لگی خلیفہ نے کہا کہ جاؤ میں نے تمہیں آزاد کر دیا۔ اس پر کنیز مسکرائی جھک کر شکریہ ادا کیا اور چلی گئی بعد میں کسی نے پوچھا کہ یہ بات کچھ سمجھ میں نہیں آئی۔

خلیفہ نے کہا:

بات سیدھی سی ہے کہ جیسا مرض ہو ویسا علاج۔ برتن ٹوٹنے سے کنیز سخت ڈر گئی تھی اس خوف کو دور کرنے کے لیے میرے پاس ایک ہی نسخہ تھا کہ اسے آزاد کر دوں۔

(268) مٹی پہ سونے والا شہنشاہ

قیصر روم نے حالات کا جائزہ لینے کے لیے اپنا ایک آدمی مدینے میں بھیجا وہاں پہنچ کر وہ کسی سے پوچھنے لگا ''آپ کے شہنشاہ معظم کا محل کہا ہے'' کہا۔ ہم لوگ ''شہنشاہ'' ''محل'' اور ''معظم'' جیسے الفاظ سے بالکل ناآشنا ہیں۔ آپ یہ بتائیں کہ ملنا کس سے ہے؟ کہا مسلمانوں کے بادشاہ سے فرمایا ہمارے ہاں بادشاہ کوئی نہیں صرف ایک خادم ہوتا ہے جو ہمارے معاملات کا انتظام کرتا ہے۔ اس کا نام عمرؓ (644ء) ہے اور وہ محل میں نہیں رہتا بلکہ گارے کے ایک جھونپڑے میں رہتا ہے اور اس وقت کہیں مزدوری کر رہا ہوگا۔ رومی یہ سن کر بڑا ہی حیران ہوا اور آپ کی تلاش میں چل پڑا ذرا آگے جا کر دیکھا کہ عمرؓ سر کے نیچے دُرّہ رکھ کر مٹی پہ سوئے ہوئے ہیں دیکھ کر کہنے لگا:

''کیا یہ ہے وہ عمر جس کی ہیبت سے دنیا کے فرماں رواؤں کی نیند اڑ چکی ہے؟ اے عمر! تم نے انصاف کیا اور تمہیں گرم ریت پر بھی نیند آ گئی۔ ہمارے بادشاہ ظالم اور بددیانت ہیں اس لیے انہیں سنگین حصاروں میں بھی نیند نہیں آتی''

(269) اَمثال

الف۔ ''مجھے اس شخص پہ رحم آتا ہے جس کی شہرت یہ ہو کہ نیک ہے اور درحقیقت برا ہو'' (علیؓ)

ب۔ کمینے کا سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ وہ دکھ نہ دے (علیؓ)

ج۔ بڑا وہ ہے جس نے مال وزر کو چھوٹا سمجھا (بستی)

(270) لطیفہ

ایک دفعہ ایک شیر کو ایک بلّی نظر آئی بلا کر پوچھا کہ تمہاری شکل صورت تو بالکل میری طرح ہے لیکن قد بہت چھوٹا ہے اس کی وجہ؟ کہنے لگی:

دادا جان! میں دراصل آپ ہی کے خاندان سے تعلق رکھتی تھی لیکن ظالم انسان کے پنجے میں پھنس گئی اور اس نے مجھے رگڑے دے دے کر باریک کر دیا۔ شیر جلال میں آ کر کہنے لگا: ''میں انسان کو آج ہی اس ظلم کا مزہ چکھاؤں گا چلو میرے ساتھ اور دکھاؤ مجھے انسان'' بلّی نے بہتیرا سمجھایا کہ انسان بڑا خوفناک جانور ہے اس سے بچو! لیکن شیر نہ مانا تھوڑی ہی دور گئے ہوں گے کہ ایک کسان سر پہ لکڑیوں کا گٹھا اٹھائے آ رہا تھا۔ بلّی نے کہا یہ ہے انسان شیر نے آگے بڑھ کر اسے روک لیا اور کہا کہ میں تم سے جنگ کرنا چاہتا ہوں کسان نے کہا ''معلوم ہوتا ہے کہ تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔ کیا بلّی نے تمہیں بتایا نہیں کہ میں کس قدر خوفناک ہوں''

شیر: ''یہی تو میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ تم کس حد تک خوفناک ہو؟''

آدمی: 'بہت اچھا تو پھر یہیں ٹھہرو میں سامنے کٹیا میں یہ گٹھا پھینک کر آتا ہوں''

شیر: ''شوق سے''

آدمی: ''لیکن مجھے صرف ایک ہی صورت میں اطمینان ہو سکتا ہے کہ تمہیں اس درخت سے باندھ جاؤں''

شیر: ''بے شک باندھ دو''

چنانچہ کسان نے شیر کو درخت کے ساتھ باندھ کر لٹھوں سے پیٹنا شروع کر دیا اور اتنی مار

دی کہ شیر نڈھال ہو کر گر پڑا کسان بھی مار مار کر تھک گیا تھا، لٹھ زمین پر پھینک کر کہنے لگا میں کٹیا سے پانی پی کر ابھی آتا ہوں۔

کسان کے جانے کے بعد شیر نے بلّی کو پاس بلا کر نہایت مایوسی کے عالم میں پوچھا:

"جب میں تمہاری طرح باریک ہو جاؤں گا تو اس کے بعد بھی یہ ظالم چھوڑے گا یا نہیں؟"

(271) حق ہمسائیگی

ایک مجرم کو امیر کوفہ نے موت کی سزا دی۔ مجرم کہنے لگا اے امیر! میرا والد بصرے میں آپ کا ہمسایہ تھا اور حق کی بناء پر میں رعائت کا مستحق ہوں۔ پوچھا تمہارے والد کا نام کیا تھا؟ کہنے لگا اس وقت میں اپنا نام بھول چکا ہوں والد کا کیسے بتاؤں امیر ہنس دیا اور سزائے موت واپس لے لی۔

(272) الحمرا کے دو عیب

جب الحمرا کا محل تیار ہو گیا تو شاہِ غرناطہ نے اعلان کیا کہ جو شخص اس محل میں کوئی عیب بتائے گا اسے فی عیب سو درہم انعام ملے گا ایک درویش نے کہا:

اے بادشاہ! اس محل میں دو بڑے بڑے عیب ہیں۔

اول: کہ یہ اپنے مکینوں کو موت سے نہیں بچا سکے گا۔

دوم: کہ بالآخر یہ خود بھی کھنڈر بن جائے گا۔

(273) اللہ کی خواہش

شاہزادگی کے دنوں میں عبدالملک بن مروان (685-705ء) ایک درباری رجاء بن حیات سے بگڑ کر کہنے لگا کہ اگر میں خلیفہ بن گیا تو سب سے پہلے تمہاری خبر لوں گا۔ جب (685ء) میں عبدالملک کو خلافت ملی اور رجاء مبارک دینے کے لیے دربار میں گیا تو کہنے لگا اے امیر المومنین! اللہ نے آپ کی خواہش پوری کر دی اب آپ اللہ کی خواہش (رحم و الطاف) کو پورا کریں عبدالملک جھینپ سا گیا اور رجاء سے معافی مانگ لی۔

(274) اَمثال

الف۔ بخیل دولت کا مالک نہیں ہوتا بلکہ دولت اس کی مالک ہوتی ہے (یحییٰ برمکی)

ب۔ بدترین دولت وہ ہے جس میں کمانے کا گناہ تو گردن پہ رہے اور کمانے والا خرچ کرنے کے اجر سے محروم ہو جائے (جعفر برمکی)

ج۔ بخیل کا دروازہ صرف ایک مہمان کے لیے کھلتا ہے اور وہ ہے ملک الموت (معین بن زائدہ)

(275) لطیفہ

بحری جہاز کے کپتان نے مسافروں سے کہا کہ جہاز پہ بوجھ بڑھ گیا ہے اس لیے ہر شخص اپنا بھاری سامان سمندر میں پھینک دے ایک مسافر نے اپنی بیوی کو اٹھا کر پھینک دیا اور کہنے لگا میرا سب سے بھاری بوجھ یہی تھا۔

(276) سوال کی قیمت

یزید بن مہلب (721ء) سے اس کے بیٹے نے پوچھا کہ سخاوت کیا ہے؟ کہا سائل کو جو وہ مانگے دینا۔ کہا یہ تو سوال کی قیمت ہوئی۔

(277) وسیع حوصلہ

امام جعفر صادقؓ (765ء) کا غلام ان کے ہاتھ دُھلا رہا تھا کہ لوٹا گر پڑا اور چھینٹے اڑ کر آپ کے منہ تک پہنچے۔ آپ نے غلام کو غصے سے دیکھا تو وہ بول اٹھا:

''میرے آقا اللہ غصہ پی جانے کا حکم دیتا ہے''

فرمایا ''میں تمہیں معاف کرتا ہوں''

کہنے لگا ''اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے'' خوش ہو کر فرمایا ''جاؤ اب سے تم آزاد ہو''۔

(278) غلاموں کے قہقہے

نوشیروان (579ء) کے دربار میں غلام قہقہے لگا رہے تھے کسی نے پوچھا کیا یہ لوگ آپ سے ڈرتے نہیں؟ کہا میں صرف دشمنوں کو ڈرایا کرتا ہوں۔

(279) اَمثال

الف۔ بخیل تین آدمیوں کے لیے جمع کرتا ہے اپنی بیوی کے اگلے شوہر، ہونے والے داماد اور بہو کے لیے (ابی دروی)

ب۔ بخیل اس گدھے کی طرح ہے جس کی پیٹھ پر صندوق زر ہو اور پیٹ میں کاہ خشک (فض بن ربیع)

ج۔ بخیل مال کی تو حفاظت کرتا ہے لیکن نام و ننگ کی پرواہ نہیں کرتا (بحتری)

(280) لطیفہ

تیراندازی کا مقابلہ ہو رہا تھا اس میں ایک مسخرہ بھی شامل تھا۔ اس نے پہلا تیر پھینکا تو نشانے پہ نہ بیٹھا کہنے لگا "میرے والد یوں تیر چلایا کرتے تھے" دوسرا تیر چلایا تو وہ بھی خطا گیا کہا "وہ میرے دادا یوں چلایا کرتے تھے" اتفاقاً تیسرا تیر نشانے پر جا لگا تو بولا "میں یوں چلا کرتا ہوں"

(281) چیستانِ حیات

کہتے ہیں کہ بوعلی سینا (1037ء) کا بچہ فوت ہو گیا ایک دوست نے پوچھا کہ موت کی وجہ کیا تھی فرمایا میں ابھی تک اس کی زندگی کی وجہ معلوم نہیں کر سکا موت کے متعلق کیا بتاؤں؟

(282) کوڑوں کا تبادلہ موت سے

چند مسلمان گرفتار ہو کر ایک تاتاری امیر کے سامنے پیش ہوئے اس نے بعض کو موت کی سزا دی اور بعض کو کوڑوں کی۔ پھر ہر شخص کے ہاتھ میں ایک کاغذ تھما دیا جس پر اس کی سزا درج تھی

ایک نوجوان (جسے موت کی سزا ملی تھی) کہنے لگا:

''اگر میری والدہ زندہ نہ ہوتی تو میں موت کی پرواہ نہ کرتا'' یہ بات ساتھ والے قیدی نے سن لی اسے صرف کوڑوں کی سزا ملی تھی وہ کہنے لگا کہ میری والدہ مرچکی ہے اس لیے تم اپنی پرچی مجھ سے بدل لو۔

یہ قتل ہو گیا اور وہ کوڑے کھا کر گھر چلا گیا۔

(283) بادشاہ کا فرض

فاروق اعظمؓ (644ء) سے کسی نے کہا کہ آپ اپنے ساتھ حفاظتی دستہ کیوں نہیں رکھتے؟ فرمایا عوام کا کام میری حفاظت نہیں بلکہ میرا کام ان کی حفاظت ہے۔

(284) اَمثال

الف۔ نیک اور بد دونوں نجات کی طرف بلاتے ہیں نیک اپنے اعمال سے اور بد نتائج اعمال سے (علیؓ)

ب۔ اپنی جیب سے چند پیسے ان دیناروں سے بہترین ہیں جو دوسرے کی جیب میں ہوں (نخعی)

ج۔ بلند ہمت دشواریوں پہ غالب آتے ہیں اور بے ہمت ہر روز نئی دشواریاں پیدا کر لیتے ہیں (سعد بن ابی وقاص)

(285) لطیفہ

ایک شاگرد نے مُلا نصیر الدین سے ''سرطان'' کے معنی پوچھے۔ کہنے لگا سرطان اس بھیڑیئے کا نام ہے جو حضرت یوسف علیہ السلام کو کھا گیا تھا کہا قرآن شریف میں تو لکھا ہے کہ بھیڑیئے نے یوسف کو نہیں کھایا تھا فرمایا تو پھر اس سے مراد وہ بھیڑیا ہے جس نے یوسف کو نہیں کھایا تھا۔

(286)غصے میں انصاف

ایک دن حضرت عمرؓ (644ء) نے ایک شرابی کو زمین پہ گرا ہوا دیکھا اسے سزا دینے کے لیے دُرّہ اٹھایا ہی تھا کہ اس نے گالیاں دینا شروع کر دیں۔ آپ نے اسے چھوڑ دیا اور واپس چل پڑے۔ کسی نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا اس نے گالیاں دے کر مجھے غصہ دلایا اور غصے میں انصاف نہیں ہو سکتا۔

(287)انوکھا چوکیدار

عبدالرحمان بن عوفؓ فرماتے ہیں کہ ایک رات فاروق اعظمؓ نے مجھے بلایا اور کہا کہ شہر کے باہر ایک قافلہ اترا ہوا ہے مجھے ڈر ہے کہ رات کو چوری نہ ہو جائے۔ اس لیے میرے ساتھ چلو وہاں پہنچ کر ہم چلتے پھرتے رہے آدھی رات کے قریب حضرت عمرؓ نے مجھے فرمایا کہ تم سو جاؤ اور خود صبح تک پہرہ دیتے رہے۔

(288)دیانت

ایک رات عمر بن عبدالعزیز (717-720ء) دیئے کی روشنی میں سرکاری کاغذات دیکھ رہے تھے کہ اندر سے غلام آیا اور کہنے لگا کہ مجھے گھر کے فلاں معاملہ کے متعلق بات کرنی ہے۔ آپ نے فوراً چراغ بجھا دیا اس نے وجہ پوچھی تو فرمایا کہ سرکاری تیل نجی معاملات کے لیے استعمال کرنا جرم ہے۔

(289)اَمثال

الف۔ کسی خبر کو سچا سمجھنے سے پہلے کم از کم سات سال تحقیق کرو (جاحظ)

ب۔ ذلت اٹھانے سے تکلیف اٹھانا بہتر ہے (علیؓ)

ج۔ اگر تم چھ ماہ کے بعد فصل اٹھانا چاہتے ہو تو گندم بوؤ۔ دس سال بعد چاہتے ہو تو درخت لگاؤ اور نسلوں کے بعد چاہتے ہو تو انسان پالو (ابن مطروح)

(290)لطیفہ

ہمسایہ کی بیوی کے جنازے میں مُلّا نصیر الدین بھی شامل تھے اور رو رو کر ہلکان ہو رہا تھا کہ ناواقف نے پوچھا مولانا کیا یہ آپ کی بیوی کا جنازہ ہے کہا اسی بات کا تو رونا ہے کہ یہ اس کا جنازہ نہیں۔

(291)ناقابل شکست قوت

جن دنوں کہ صلاح الدین ایوبی (1169۔1193ء) صلیبیوں کے خلاف لڑ رہا تھا ایک چور رات کو ایک صلیبی خیمے میں جا گھسا اور ایک ماں سے اس کا شیر خوار بچہ چھین کر غائب ہو گیا۔ ماں روتی پیٹتی رچرڈ شیر دل (1189۔1199ء) کے پاس گئی اس نے کہا کہ میں بے بس ہوں تم صلاح الدین کے پاس جاؤ۔ چنانچہ وہ اسلامی خیموں سے گزر کر صلاح الدین کے ہاں پہنچی۔ ایوبی نے اسے عزت سے بٹھایا توجہ سے بات سنی اور پھر تیز رفتار سواروں سے کہا کہ جاؤ اور چور کو تلاش کرو وہ سوار سب سے پہلے بازار میں گئے۔ انہیں معلوم ہوا کہ فلاں آدمی نے کسی ناواقف سے ایک بچہ خریدا ہے۔ یہ اس بچے کو لے کر واپس ایوبی کے پاس پہنچے ماں دیکھتے ہی بچے کی طرف لپکی اور چمٹ گئی۔ ایوبی نے خریدار کو دگنی رقم دے کر وہ بچہ خرید لیا اس خاتون کو گھوڑے پہ سوار کر کے بحفاظت اس کے خیمے میں پہنچا دیا۔ جب یہ کہانی رچرڈ تک پہنچی تو اس نے فوجی سرداروں سے کہا:

''جن لوگوں کے پاس اخلاق کی یہ قوت موجود ہو ان سے لڑنا خودکشی ہے''

(292)آگ کا مستحق

ایک دن امام شافعیؒ (820ء) کے ایک ساتھی ربیع جیزی ایک گلی سے گزر رہے تھے کہ ایک عورت نے چھت پر سے راکھ پھینکی جو ربیع کے سر پر آ گری کہنے لگے:

''الحمدللہ کہ اللہ نے راکھ ہی پر اکتفا کی ورنہ میں تو آگ کا مستحق تھا''

(293) بارش کا انتظار

ایک بادشاہ ایک شاعر کی کسی بات سے برہم ہو گیا اور اسے سر دربار ڈانٹ پلائی۔ شاعر کہنے لگا:

"اے ابر کرم! اس کڑک اور چمک کے بعد میں بارش کا منتظر ہوں"

اس انوکھے خیال پہ بادشاہ خوش ہو گیا اور اسے انعام دیا۔

(294) اَمثال

الف۔ تمہارا راز تمہارا قیدی ہے لیکن افشاء کے بعد تم اس کے قیدی بن جاؤ گے (علیؑ)

ب۔ لوگوں کی خوبیاں دیکھو تو تعریف کرو، گناہ دیکھو تو پردہ ڈالو، وہ ستائیں تو معاف کر دو (امام جعفرؒ)

ج۔ شریف بڑا بن کر جھک جاتا ہے اور کمینہ بڑا بن کر اکڑتا ہے (حریری)

(295) لطیفہ

کسی نے ملا نصیر الدین سے پوچھا کہ آپ کے گھر میں کبھی حلوہ بھی پکا ہے؟ کہنے لگا ارادہ تو بہت دفعہ کیا ہے لیکن کوئی نہ کوئی چیز حائل ہوتی رہی مثلاً ایک دفعہ گھر میں چینی اور سوجی تو تھی گھی نہ تھا دوسری دفعہ گھی تھا اور سوجی نہ تھی تیسری دفعہ تینوں چیزیں تھیں لیکن میں نہ تھا۔

(296) کم عقلی

چچا اپنے نابالغ بھتیجے کو کسی بات پر پیٹنے لگا تو وہ بول اٹھا چچا جان! مجھ سے کم عقلی کی وجہ سے غلطی ہوئی تھی اور آپ صاحب عقل ہو کر غلطی کر رہے ہیں۔

(297) برا ہمسایہ

ایک دفعہ ابو مسلم خراسانی (755ء) کے سامنے ایک نہایت خوبصورت گھوڑا پیش ہوا پوچھا اس سے کیا کام لیا جائے؟ ایک نے کہا جہاد کے لیے استعمال ہو۔ دوسرے نے چوگان بازی اور

تیسرے نے شکار کا مشورہ دیا۔ مجلس میں ایک فلسفی بھی تھا وہ کہنے لگا:

''اس کا بہترین استعمال یہ ہے کہ آدمی اس پر سوار ہو کر ہمارے ہمسائے سے دور بھاگ جائے''

(298) پابندیٔ وعدہ

جب فاروق اعظمؓ (644ء) نے ایران کے ایک سردار ہرمزان کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تو اس نے پانی مانگا ہاتھ میں پانی کا پیالہ لے کر کہنے لگا۔ امیر المومنین! اگر مجھے قتل ہی کرنا ہے تو پانی پینے کے بعد قتل کیجئے۔ فرمایا منظور ہے اس نے پانی زمین پہ گرا کر کہا کہ لیجئے میں پیتا ہی نہیں مجھے آزاد کیجئے فرمایا ''گو تم نے مجھ سے وعدہ لینے میں بڑی چالاکی سے کام لیا ہے تاہم میں اس کی پابندی کروں گا''

(299) اَمثال

الف۔ ہمسایہ دیکھ کر گھر بناؤ (علیؓ)

ب۔ عالم ہمیشہ علم کی تلاش میں رہتا ہے اور جاہل یہ سمجھتا ہے کہ اسے نعمت پہلے ہی حاصل ہے (جاحظ)

ج۔ اگر تم لوگوں کی غلطیاں بھولتے جاؤ تو تم سے ان کی محبت بڑھتی جائے گی (معری)

(300) لطیفہ

ایک شاعر نے ایک امیر کے سامنے قصیدہ پڑھا اور کہا کہ مجھے اپنی انگشتری بطور یادگار عطا فرمایئے تا کہ اسے دیکھوں تو آپ یاد آتے رہیں کہا مجھے یاد رکھنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ جب بھی اپنی خالی انگلی دیکھو تو یاد کر لیا کرو کہ فلاں نے انگوٹھی نہیں دی تھی۔

(301) زندگی سے ناخوش

دورِ امیہ کے ایک شاعر ابو العتاہیہ (836ء) سے کسی نے پوچھا کہ زندگی کیسے کٹ رہی

ہے؟ کہا میں خدا اور شیطان ہر سہ اس زندگی سے ناخوش ہیں۔ خدا مکمل اطاعت چاہتا ہے جس سے قاصر ہوں۔ دل دولت کے انبار مانگتا ہے جو موجود نہیں اور شیطان بڑے بڑے گناہ کرانا چاہتا ہے جن کی ہمت نہیں۔

(302) بہترین و بدترین

کہتے ہیں کہ آغاز میں لقمان غلام تھا ایک دن اسے آقا نے کہا کہ آج بکرے کے جسم کا بہترین حصہ پکا لاؤ وہ زبان اور دل بھون کے لے گیا۔ دوسرے دن کہا کہ آج بکرے کا بدترین حصہ پکاؤ وہ دوبارہ زبان اور دل لے گیا پوچھا کہ یہ کیا؟ کہا:

''اگر زبان و دل انسان کے قابو میں ہوں تو یہ بہترین ہیں ورنہ بدترین''

(303) ایک سیب کا مالک

ایک مرتبہ ابراہیم بن ادھم (894ء) ایک نہر پہ وضو کر رہے تھے کہ ایک سیب بہتا ہوا آ گیا آپ نے کھا لیا اور پھر خیال آیا کہ کہیں یہ سیب اس باغ کا نہ ہو جہاں سے یہ نہر آ رہی ہے۔ چنانچہ یہ مالک باغ کے پاس گئے اس نے کہا کہ اس باغ کے مالک دو ہیں میں اور میرا بھائی جو یہاں سے تین منزلیں دور فلاں بستی میں رہتا ہے، میں صرف آدھے سیب کا مالک ہوں اور میں اپنا حصہ تمہیں بخشتا ہوں۔ اس کے بعد آپ چھتیس کوس چل کر دوسرے مالک کے پاس پہنچے اور نصف دیگر بخشوایا۔

(304) اَمثال

الف۔ تواضع کا نتیجہ سلامت اور غرور کا ندامت ہے (سفیان ثوری)

ب۔ عاقل کو ملے تو شکر کرتا ہے اور نہ ملے تو صبر (شعبی)

ج۔ جاہل کو ملے تو گناہ کرتا ہے نہ ملے تو خدا کا گلہ (طغرانی)

(305)لطیفہ

ایک آدمی چھت سے گرا اور اس کی دونوں ٹانگیں ٹوٹ گئیں، ایک دوست کہنے لگا سمجھ میں نہیں آتا کہ آپ کی دونوں ٹانگیں کیسے ٹوٹ گئیں؟ کہا اس چھت سے کود یئے اور آپ فوراً سمجھ جائیں گے۔

(306)حلم

ایک کمینہ ایک عاقل کو گالیاں دے رہا تھا لیکن وہ خاموش تھا یہ تنگ آ کر بولا ''میں آپ سے کچھ کہہ رہا ہوں'' جواب دیا ''جی ہاں میں آپ ہی کو نظر انداز کر رہا ہوں''

(307)مٹی سے بچاؤ

ایک دفعہ ابوالحسن خرقانیؒ (986ء)ایک ایسے مقام سے گذرے جہاں بچے مٹی اڑا رہے تھے۔رک کر کہنے لگے بچو! مجھے ذرا مٹی سے بچاؤ ایک بچہ بول اٹھا بابا! قبر کی مٹی سے کیسے بچو گے؟ یہ سن کر آپ وجد میں آ گئے بچے کو اٹھایا تھپکایا اور دعا دے کر آگے نکل گئے۔

(308)پاسبانی

ایک دفعہ مراکش کا ایک درویش مزاج عالم ابو یعقوب یوسف دمشق میں پہنچ کر بیمار ہو گیا جب چند روز کے بعد اسے افاقہ ہوا تو تلاش معاش میں نکلا۔شاہی باغ کے مالی نے اسے بطور پاسبان رکھ لیا۔ایک دن شاہ دمشق نورالدین علی (1186۔1196ء) باغ میں گیا ایک وزیر نے ابو یعقوب سے کہا کہ باغ سے نہایت میٹھے انار توڑ لاؤ اس نے تعمیل کی، لیکن بیشتر انار کھٹے نکل پڑے بادشاہ برہم ہو کر کہنے لگا تم کئی سال سے یہاں پاسبان ہو اور تمہیں ترش و شیریں کی پہچان نہیں؟ کہنے لگا ظل الٰہی آپ نے مجھے پاسبانی پہ مقرر کیا تھا نہ کہ پھل چکھنے پر۔

بادشاہ کو یہ جواب اتنا پسند آیا کہ اسے اپنا ندیم بنا لیا۔

(309) اَمثال

الف۔ انسان تواضع کرم اور حُسنِ نیت سے محبوب بن جاتا ہے اور بخل غرور اور بد نیتی سے قابل نفرت ہے (ابوفراس)

ب۔ صرف تواضع ایک ایسی دولت ہے جس پر حسد نہیں کیا جاتا (ابن الفارض)

ج۔ جاہل کی تواضع عالم کے غرور سے بہتر ہے (ابن خلدون)

(310) لطیفہ

مُلاّ نصیر الدین ایک شعر لکھ کر حاکم شہر کے پاس گیا اور انعام مانگا پہلا مصرع یہ تھا:

طاعت امرولی برماست فرض

اور دوسرے مصرع کی جگہ آیۃ الکرسی و مافی الارض تک لکھ دیا حاکم نے کہا کہ پہلا مصرعہ چھوٹا ہے اور دوسرا لمبا کہنے لگا کہ اگر مجھے قافیہ نہ مل جاتا تو والناس تک چلا جاتا۔

(311) نظامیہ کالج

جب سلجوقیوں کے وزیر نظام الملک طوسی (1092ء) نے بغداد میں نظامیہ کالج بنانے کا ارادہ کیا تو تعمیر کا کام ایک مشہور معمار ابوسعید کے حوالے کر دیا۔ اس نے ایسی شاندار عمارات بنائیں کہ ان کا چرچا روم و ہند تک پھیل گیا۔ تمام عمارات پر ساٹھ ہزار دینار خرچ اٹھا۔

کسی حاسد نے نظام الملک کو اطلاع دی کہ اصل خرچ کم تھا اور معمار نے جھوٹے بل دے کر آپ سے زیادہ رقم وصولی کر لی ہے۔ اس پر نظام الملک نے معمار کو طلب کیا روانہ ہونے سے پہلے وہ خلیفہ بغداد کی خدمت میں گیا اور کہا کہ میں نظامیہ کالج کا معمار ہوں۔ خلیفہ نے اسے ان لافانی عمارات پر مبارک دی اور کہا کہ کاش میرے نام سے بھی کوئی ایسا شاہکار وجود میں آتا ابوسعید نے پوچھا کہ اگر ان ہی عمارات پر نظام الملک کی جگہ آپ کا نام لکھ دیا جائے تو کیا آپ ان کی قیمت ادا کر دیں گے؟ کہا دگنی بلکہ چوگنی۔

جب ابوسعید وہاں سے نکل کر خراسان پہنچا اور نظام الملک نے حساب مانگا تو کہنے لگا

حساب یہی ہے کہ آپ دگنی بلکہ چوگنی رقم لے لیں اور عمارات پر اپنے نام کی جگہ خلیفہ بغداد کا نام لکھنے دیں فرمایا:

''کیا تم مجھے اس قدر احمق سمجھتے ہو کہ چند ٹکوں کے عوض شہرت دوام کا سودا کرلوں گا؟''

اس کے بعد ابو سعید سے معافی مانگی اور مزید انعام دے کر رخصت کر دیا۔ دنیا جانتی ہے کہ آج نظام الملک کا نام صرف نظامیہ کالج کی وجہ سے زندہ ہے۔

(312) شاہی کردار

ایک دفعہ شکار میں خلیفہ معتصم عباسی (833ـ842ء) اپنے ساتھیوں سے جدا ہو گیا۔ ایک مقام پر ایک بوڑھے کسان کو دیکھا کہ اس کا گدھا کیچڑ میں پھنسا ہوا ہے معتصم گھوڑے سے اترا کیچڑ میں گھس گیا کسان کے ساتھ مل کر زور لگایا اور گدھا نکل آیا۔ بوڑھے نے دعائیں دیں اور چلنے لگا تو معتصم نے اسے دوسو دینار بھی دیئے بوڑھا کہنے لگا۔

''اے نوجوان! نہ جانے تم کون ہو لیکن تمہارا کردار بادشاہوں جیسا ہے''

(313) پہلے خود چکھ

الفخری میں درج ہے کہ دور اُمیّہ کے ایک امیر محمد بن عبدالملک الزیات نے مجرموں کو سزا دینے کے لئے لوہے کا ایک تنور بنوایا جس میں درجنوں چھریاں اور لوہے کے کانٹے لگے ہوئے تھے۔ یہ عجیب اتفاق ہے کہ ان تنور میں سب سے پہلے اسی امیر کو ڈالا گیا۔

(314) اَمثال

الف۔ غدار وطن اس احمق کی طرح ہے جو ماں اور باپ کا مال چوروں کو کھلا دے نہ والدین اسے معاف کریں گے اور نہ چور اس کے شکر گزار ہوں گے (زمخشری)

ب۔ جو شخص دنیا میں کم پہ قانع ہو جائے اس کے غم دور ہو جاتے ہیں (ابوتمام)

ج۔ غلام قناعت کرے تو آزاد ہے اور آزاد لالچ کرے تو غلام (سینا)

(315) لطیفہ

ایک دانا نے ایک جاہل کو گدھے کی پیٹھ پر دیکھ کر کہا ''گدھے پہ گدھا سوار ہے''

(316) ظالم کا انجام

زمانہ جاہلیت میں ابورغال طائف کا سردار تھا ظالم اور سنگدل۔ایک دن اس نے ایک غریب عورت سے بکری چھین لی اس کا بچہ جو اس بکری کے دودھ پہ پل رہا تھا بھوک سے ہلاک ہو گیا۔اسی شام مغرب سے گھٹا اٹھی سردار کے گھر پر پیہم چار مرتبہ بجلی گری اور سارا خاندان جل کر تباہ ہو گیا۔جب اس کی لاش سپرد خاک کی گئی تو طائف اور گرد و نواح کے لوگوں نے اس کی قبر پر پتھر برسائے اور دنیا آج تک اس پر لعنت برسا رہی ہے۔

(317) صحیح دوست

نظام الملک طوسی (1092ء) کا یہ دستور تھا کہ اہل علم کی آمد پر چند قدم بڑھ کر ان کا استقبال کرتا اور انہیں اپنے دائیں بائیں بٹھاتا تھا لیکن ایک عالم ایسا بھی تھا جس کو وہ ہمیشہ اپنی مسند پر جگہ دیتا تھا کسی نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا:

''یہ واحد عالم ہے جو مجھے میرے عیب بتاتا ہے اور باقی تمام میرے عیوب کو محاسن بنا کر پیش کرتے ہیں''

(318) مہماں نوازی کی قیمت

قیس بن سعد عرب کا ایک مشہور سردار تھا جسے حضرت علیؓ نے مصر کا گورنر بھی مقرر کیا تھا ایک دن اس سے کسی نے پوچھا کہ اپنے سے بڑا سخی کہیں دیکھا ہے؟ کہا ہاں ایک مرتبہ میں چند دوستوں کے ساتھ سفر کر رہا تھا کہ بارش آ گئی اور ہم ایک بدو کے جھونپڑے میں پناہ لینے پہ مجبور ہو گئے میزبان نے فوراً ہماری خاطر ایک اونٹ ذبح کیا دوسری صبح ایک اور۔اور شام کو ایک اور اگلی صبح جب ہم چلنے لگے تو میں نے میزبان کی بیوی کو چپکے سے دوسو دینار دے دیئے اور منت کی کہ وہ

شوہر کو نہ بتائے۔

جب ہم پانچ چھ کوس جا چکے تھے تو پیچھے سے ایک آواز آئی دیکھا کہ ہمارا میزبان ایک تیز رفتار اونٹنی پر اُڑتا آ رہا ہے قریب پہنچ کر کہنے لگا۔

''او ذلیل خاندان کے ذلیل بیٹو! تم مجھے مہماں نوازی کی قیمت ادا کرنا چاہتے ہو؟ لے لو یہ اپنی رقم ورنہ میں اس نیزے سے تمہارے پیٹ چھید ڈالوں گا''

(319) اَمثال

الف۔ دانش مندوہ ہے جو اللہ کی تقسیم کو کمال دانش خیال کرے (ابن مطروح)

ب۔ قناعت عزیز و جلیل بناتی ہے اور لالچ حقیر و ذلیل (ابن رومی)

ج۔ اس دولت سے کوئی احمق ہی پیار کر سکتا ہے جو دنیا میں بدمست اور آخرت میں جہنم کا ایندھن بنا دے (نظام الملک)

(320) لطیفہ

ایک فلسفی ایک ستر سالہ بوڑھے کو پڑھا رہا تھا کسی نے پوچھا یہ کیا کر رہے ہو؟ کہا حبشی کو نہلا رہا ہوں شاید سفید ہو جائے۔

(321) نظر

ایک دفعہ مامون (813۔ 833ء) نے نقاشی و مصوری کی ایک نمائش ترتیب دی۔ جس میں تمام عالم کے نقاشوں نے حصہ لیا۔ منصفین نے ایک چینی نقاش کے نقش کو بہترین قرار دیا اس میں باجرے کے سٹے پر ایک چڑیا دکھائی گئی تھی۔ لوگ اس نقش کی تعریف میں رطب اللسان ہی تھے کہ وہاں سے ایک دیہاتی کا گزر ہوا نقش کو دیکھ کر کہنے لگا یہ سراپا غلط ہے جب چڑیا کسی سٹے پر بیٹھتی ہے تو وہ بوجھ سے جھک جاتا ہے لیکن یہاں یہ سیدھا دکھایا گیا ہے۔ مامون اس تبصرے سے بھڑک اٹھا اور کسان کو مالا مال کر دیا۔

(322) خزانہ عوام کا

مصر وشام کا بادشاہ نورالدین ایوبی (1186-1196ء) اس قدر درویش صفت اور سادگی پسند تھا کہ شاہی خزانے سے ایک پیسہ تک نہ لیتا تھا۔ اس کا گزارہ صرف مال غنیمت یا اپنی کمائی پر تھا ایک دفعہ آپ کی بیگم نے فقر وفاقہ کی شکایت اور شاہی خزانہ سے امداد کی التجا کی تو فرمایا:

''خزانہ عوام کا ہے اور میں صرف چوکیدار ہوں کیا تم چاہتی ہو کہ میں خیانت کروں اور تمہاری خاطر جہنم کا ایندھن بن جاؤں؟''

(323) لااُبالی پن

ہارون الرشید (786-809ء) کی وفات پر اس کے دو بیٹے امین اور مامون آپس میں لڑ پڑے۔ امین (809-813ء) بغداد پہ قابض ہو گیا اور مامون (813-833ء) خراسان وایران پر۔ 813ء میں امین نے مامون کو ختم کرنے کے لیے علی بن عیسٰی بن ماہان (813ء) کی کمان میں پچاس ہزار کا ایک لشکر روانہ کیا۔ مامون نے طاہر بن حسین (822ء) کو صرف چار ہزار سپاہی دے کر مقابلے میں بھیجا۔ رے کے پاس جنگ ہوئی امین کی فوج کو سخت شکست ہوئی اور علی بن عیسٰی قتل ہو گیا۔ جب قاصد یہ خبر لے کر امین کے پاس پہنچا تو وہ اس وقت دجلہ کے کنارے اپنے ایک غلام کوثر کے ساتھ مچھلیاں پکڑ رہا تھا جب قاصد نے یہ ہولناک خبر سنائی تو امین نے ڈانٹ کر کہا:

''بکواس بند کرو۔ جی کوثر دو مچھلیاں پکڑ چکا ہے اور مجھے ابھی تک ایک بھی نہیں ملی''

چند روز کے بعد امین کا دھڑ تو بغداد میں رہ گیا اور اس کا سر خراسان میں مامون کے پاس پہنچ گیا۔

(324) اَمثال

الف۔ پُرخور اپنی قبر اپنے دانتوں سے کھودتے ہیں (ابن النبیہ)

ب۔ تین چیزیں تین کو تباہ کر دیتی ہیں۔

بخیل کو مال، بے کردار نوجوان کو جمال اور عالم کو ہمہ دانی کا خیال (ابن الاثیر)

ج۔ حسد انسان کو یوں کھا جاتا ہے جیسے لوہے کو زنگ (ابن الخطیب)

(325) لطیفہ

عرب کا ایک شاعر ایک طبیب کے متعلق لکھتا ہے:

''جب یہ طبیب کسی مریض کو دیکھنے کے لیے جاتا ہے تو ملک الموت آستینیں چڑھا کر ساتھ ہو لیتا ہے''

(326) رب کی شکایت

دوسری صدی ہجری کے مشہور محدث فضیل بن عیاض تمیمی یربوعی (803ء) نے ایک آدمی کو دیکھا کہ ایک شخص کے سامنے اللہ کی شکایت کر رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ اللہ نے فلاں کو تو اتنا کچھ دیا ہے اور مجھے کچھ نہیں دیا۔ آپ نے فرمایا:

''کیا تم ساری کائنات کو پالنے والے رب کی شکایت ایک ایسے انسان کے سامنے کر رہے ہو جو اپنا پیٹ بھی نہیں پال سکتا''

(327) بہتر میزبان

ایک جاہل بدو کا وقت موت قریب آیا تو پوچھنے لگا کہ مرنے کے بعد میں کہاں جاؤں گا۔ کسی نے کہا: اللہ کے پاس کہنے لگا تو پھر غم نہیں اس سے بہتر میزبان کہاں مل سکتا ہے؟

(328) علم کو لاعلمی سے شکست

ماہ رمضان میں حجاج (704ء) کہیں جا رہا تھا اور بے روزہ تھا دوپہر کا کھانا آیا تو کہا اگر کوئی مسافر یہاں موجود ہو تو اسے بلاؤ اس کے ملازم ایک بدو کو پکڑ لائے حجاج نے اسے کھانے کی دعوت دی تو کہنے لگا میں آج اللہ کی دعوت سے لطف اندوز ہو رہا ہوں یعنی اس نے مجھے روزہ رکھنے کی دعوت دی اور میں نے قبول کر لی۔

حجاج: ''لیکن آج کا دن تو سخت گرم ہے''

بدو: ''اتنا گرم نہیں جتنا یوم محشر''

حجاج: ''تم آج افطار کر کے عید کے بعد گنتی پوری کر سکتے ہو''

بدو: ''کیا آپ ضمانت دے سکتے ہیں کہ میں عید کے بعد تک جیتا رہوں گا؟''

حجاج: اللہ تمہیں سلامت رکھے تمہاری لاعلمی میرے علم سے ہزار درجے بہتر ہے''

(329) اَمثال

الف۔ ایک دانا سے کسی نے پوچھا کہ تمہاری عید کب ہوتی ہے؟ کہا جس دن کہ ہم اللہ کی نافرمانی نہیں کرتے (بہاءالدین عالی)

ب۔ بخیل سے سونا لینا آسان ہے لیکن حاسد کے منہ سے حرف تعریف نکلنا مشکل (ابن عبدربہ)

ج۔ حاسد تین مصیبتوں کا ہمیشہ شکار رہتا ہے۔

جلن، ملامت خلق اور اللہ کے غضب کا (ابن درید)

(330) لطیفہ

ایک آدمی نے دوسرے سے پوچھا کہ آپ نے شراب کیوں چھوڑ دی ہے یہ تو قاصد کیف و سُرور ہے۔ کہا قاصد تو ہے لیکن یہ راہ سے ہمیشہ بھٹک جاتا ہے میں اسے پیٹ کی طرف بھیجتا ہوں اور یہ سر پہ جا چڑھتا ہے۔

(331) آبادی سے بربادی کی طرف

ایک آدمی نے حضرت ابوالدرداؓ (صحابی) سے پوچھا کہ لوگ موت سے کیوں ڈرتے ہیں؟ فرمایا ہر شخص دنیا کو آباد کر رہا ہے اور آخرت کو برباد۔ آبادی کو چھوڑ کر بربادی کی طرف کون جائے؟

(332)عدل وفضل

عمر بن عبدالعزیز (717-720ء) نے موت سے پہلے فرمایا:

''اے اللہ! میں تیرے احکام پہ عمل نہ کر سکا اب اگر تو معاف کر دے تو یہ تقاضائے فضل ہوگا اور اگر پکڑ لے تو عین عدل''

(333)عیب

شام کا ایک درویش کپڑا بُن کر روزی کماتا تھا ایک مرتبہ اس نے ایک امیر کی فرمائش پر بڑی محنت سے ایک تھان تیار کیا وہ لینے آیا تو کہہ کر لوٹا دیا کہ اس میں فلاں عیب ہے درویش سر آسمان کی طرف اٹھا کر بولا:

''اے رب میں نے یہ کپڑا بڑی محنت سے تیار کیا تھا لیکن اس میں ایک ایسا عیب نکل آیا جو میری نظروں سے نہاں تھا میں گذشتہ ساٹھ برس سے تیرے احکام کی تعمیل کر رہا ہوں اور اعمال پہ مطمئن ہوں لیکن اگر کل تو نے اس امیر کی طرح کوئی ایسا عیب پکڑ لیا جو آج میری نظروں سے نہاں ہے اور میرے اعمال کو مسترد کر دیا تو میں کہاں جاؤں گا؟''

(334)امثال

الف۔ بعض احمق اس غم میں گھلتے رہتے ہیں کہ اللہ نے فلاں کو دولت کیوں دی (غزالیؒ)

ب۔ شیر کی ہمسائیگی اتنی خطرناک نہیں جتنی حاسد کی (ابن حجر)

ج۔ حاسد صرف ایک صورت میں خوش ہوتا ہے کہ دوسرے گرفتار مصیبت ہو جائیں (دوانی)

(335)لطیفہ

ایک شخص مامون (813-833ء) کے دربار میں گیا اور کہنے لگا کہ میں پیغمبر ہوں پوچھا کوئی معجزہ؟ اس نے اپنی جیب سے پتھر کے چند ٹکڑے نکال کر پانی میں ڈالے اور وہ پگھل گئے۔ کہنے لگا یہ ہے میرا معجزہ مامون نے کہا نہ جانے وہ پتھر کیسے تھے میں تمہیں پتھر دیتا ہوں انہیں پگھلا

کر دکھاؤ کہنے لگا:

"جب فرعون کے دربار میں حضرت موسیٰ نے لاٹھی کا سانپ بنایا تھا تو فرعون نے یہ نہیں کہا تھا کہ لاٹھی ہم دیتے ہیں آپ فرعون سے بڑے نہیں اور میں موسیٰ سے بڑا نہیں"

(336) درباری لباس

امام غزالیؒ (1111ء) ایک امیر کے ہاں گئے دیکھا کہ وہ غلاموں پہ برس رہا ہے بیٹوں سے الجھ رہا ہے اور بیوی سے جھگڑ رہا ہے کہ فلاں کمر بند کہاں گیا؟ تلوار پہ زنگ کیوں ہے؟ کہنے لگا فلاں عطر کیوں نہیں منگوایا؟ وقس علیٰ ہذا۔ امام نے پوچھا یہ کیا ہنگامہ ہے؟ کہنے لگا مجھے آج خلیفہ نے یاد فرمایا ہے اور میں مناسب ساز و لباس کی تلاش میں ہوں۔

فرمایا تمہیں بہت جلد اللہ بھی یاد کرنے والا ہے کیا اس دربار کا ساز و سامان تیار کر لیا ہے؟"

(337) جنت میں داخلہ

حضرت بہاؤالدین نقشبندی (1543ء) کی مجلس میں ایک شخص کہنے لگا کہ اللہ بڑا غفور الرحیم ہے وہ ساری امت کے گناہ بخش دے گا اور سب کو جنت میں لے جائے گا۔ آپ نے فرمایا:

"کیا تم اسی اللہ کا ذکر کر رہے ہو جس نے تمہارے باپ کو صرف ایک گناہ پر جنت سے نکال دیا تھا؟ اور ایک مقدس فرشتے کو صرف ایک سجدہ نہ کرنے پر ابلیس لعین بنا ڈالا تھا؟"

(338) چار سے بچو!

امام غزالیؒ (1111ء) نے ایک وعظ میں فرمایا:

"چار چیزوں سے اجتناب چار مصیبتوں سے بچاتا ہے:

1۔ حسد سے اجتناب جلن سے۔

2۔ صحبت بد سے اجتناب ملامت سے۔

3۔ گناہوں سے اجتناب جہنم سے۔

4۔ زراندوزی سے اجتناب غریبوں کی عداوت سے۔

(339) اَمثال

الف۔ متلون مزاج کا کوئی دوست نہیں ہوتا حاسد کو راحت اور بدمزاج کو قیادت کبھی نہیں مل سکتی (موفق بغدادی)

ب۔ تین چیزوں کو دوام نہیں:

بادل کا سایہ جھوٹی تعریف اور جھوٹے کا وعدہ (ابنِ رُشد)

ج۔ تین چیزیں تین میں پائی جاتی ہیں:

شرافت تواضع میں، عظمت تقویٰ میں اور سکون قناعت میں (رازی)

(340) لطیفہ

ایک چور کا نام موسیٰ تھا اس نے ایک گھر سے زیور کا ڈبہ اٹھایا اور مسجد میں گھس گیا اس وقت نماز باجماعت ہو رہی تھی اور امام پڑھ رہا تھا:

وما تلک بیمینک یا موسیٰ (طٰہٰ)

(اے موسیٰ! تیرے دائیں ہاتھ میں کیا ہے؟)

چور نے کہا یہ تو جادوگروں کی بستی ہے چنانچہ ڈبہ وہیں چھوڑ کر بھاگ گیا۔

(341) وصیّت

عرب کے ایک سردار ذوالاضبع نے موت کے وقت اپنے بیٹے اسید کو کہا:

اے فرزند! چند چیزیں چند چیزوں کو کھینچتی ہیں:

خوش کلامی محبت کو

تواضع عظمت کو

مسکراہٹ اطاعت کو

ایثار سیادت کو

اور احسان اخوت کو

(342)بقائے سلطنت کا راز

سلطان سنجر (1117-1157ء) نے وزیر سے پوچھا کہ بقائے سلطنت کے لیے کیا چیز ضروری ہے کہا:

1۔ داناؤں سے مشورہ

2۔ علماء سے محبت

3۔ تنقید کرنے والوں سے محبت

4۔ اللہ سے خوف

5۔ سہل انگاری، جلد بازی اور ناانصافی سے اجتناب

(343)چار حماقتیں

امام علیؑ کا ارشاد ہے کہ چار حماقتوں سے بچو:

1۔ بچوں پہ غصہ

2۔ امیر کی صحبت

3۔ سنگ دل غنی کے سامنے اظہارِ حاجت

4۔ اور اللہ کے سوا کہیں اور تلاشِ راحت

(344)اَمثال

الف۔ مال خزانوں میں رکھ کر ضائع نہ کرو بلکہ اللہ کے پاس جمع کرا دو (سہروردی)

ب۔ جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا (مسلم)

ج۔ دانش منہ دکھائے تو خواہش غلام بن جاتی ہے وہ پیٹھ دکھائے تو انسان خواہش کا غلام ہو جاتا ہے (سقراط)

(345) لطیفہ

ایک سرمہ ساز سرمے کی ایک ایک پڑیا ایک ایک روپے میں بیچ رہا تھا۔ایک خریدار نے دیکھا کہ خود سرمہ ساز کی آنکھیں بھی خراب ہیں اس نے ایک پڑیا کے دو روپے دے کر کہا کہ اس دوسرے روپے سے اپنی آنکھوں کے لیے پڑیا خرید لیں۔

(346) تین کی تحقیر

کسی نے ابن جوزی (1235ء) کے سامنے کسی عالم کا گلہ کیا تو فرمایا:

''تین آدمیوں کی تحقیر نہ کرو بادشاہ، عالم اور دوست۔ بادشاہ کی تحقیر کرنے سے دنیا تباہ ہو جاتی ہے۔عالم کی تحقیر سے دین بگڑتا ہے اور دوست کی تحقیر سے محبت ختم ہو جاتی ہے''

(347) اچھی جگہ

ایک شخص یہ فیصلہ نہیں کر سکتا تھا کہ کہاں آباد ہو اس نے بوعلی سینا (1037ء) سے مشورہ کیا۔

فرمایا کہ جس شہر میں یہ پانچ چیزیں نہ ہوں وہاں مت رہو رحم دل سلطان، عادل قاضی، قابل طبیب، آباد بازار اور میٹھی نہر۔

(348) دل کی موت

چند آدمی ہنس کھیل رہے تھے کہ وہاں سے عمر بن عبدالعزیز (717۔720ء) کا گزر ہوا فرمایا:

''زیادہ ہنسنے سے رعب نہیں رہتا زیادہ مزاح سے ہلکا پن آجاتا ہے۔
اس کا اثر تقویٰ پہ پڑتا ہے۔تقویٰ نہ رہے تو حیا نہیں رہتی اور حیا نہ رہے تو دل مر جاتا ہے''

(349) اَمثال

الف۔ جب دولت آئے تو جہان بھر کی خوبیاں ساتھ لاتی ہے پلٹ جائے تو پہلی خوبیاں بھی

لے جاتی ہے (بدیع ہمدانی)

ب۔ انسان کا جمال تین باتوں سے ہے۔ داناؤں سے مجلس، حُسنِ سلوک اور خرچ میں اعتدال (بہاؤالدین زہیر)

ج۔ باپ کو وہ اولاد پیاری ہوتی ہے جو بلندیوں کو ڈھونڈے پستیوں سے بچے بڑوں کی عزت اور چھوٹوں سے شفقت کرے (کسریٰ)

(350) لطیفہ

ہارون (786۔809ء) کے سامنے ایک مدعی نبوت پیش ہوا فرمایا معجزہ دکھاؤ کہنے لگا معجزے کی نوعیت آپ ہی تجویز کریں ہارون نے قدرے سوچ کر فرمایا کہ یہ تمہارے پانچ لڑکے کھڑے ہیں ان کی داڑھیاں اُگا دو۔ کہنے لگا یہ مناسب معلوم نہیں ہوتا کہ میں ان خوش گل نوجوانوں کی صورت بگاڑوں، بہتر یہ ہے کہ میں ان تمام داڑھی والوں کی داڑھیاں اڑا دوں۔

(351) اچھا بادشاہ

ایک دفعہ انوشیروان (579ء) نے دانشورانِ مُلک کو طلب کیا اور پوچھا کہ اچھے بادشاہ کی علامت کیا ہے؟ ایک نے کہا:

"اچھا بادشاہ وہ ہے جو ہاتھ کا کُھلا، غصے میں معتدل، معاملات میں عادل، غریبوں کا ہمدرد، خوش کلام، خداترس اور علم نواز ہو"

یہ سن کر فرمایا:

"میری نجات کے لیے یہ کافی ہے"

(352) پانچ اصول

مکّہ کے ایک محدث عطا بن ابی رباح (733ء) سے کسی نے پوچھا کہ انسان کی نجات کس چیز میں ہے۔ کہا پانچ باتوں میں:

اول: زبان پہ ضبط

دوم: فیاضی

سوم: لوگوں سے ہنس کر ملنا

چہارم: دوسروں کے عیوب سے چشم پوشی

پنجم: ہر قدم اٹھانے سے پہلے سوچنا کہ یہ اطاعت میں اٹھ رہا ہے یا معصیت میں

(353) سرخ جرابیں

ایک دفعہ ایک شیر بیمار ہو گیا تمام جانور عیادت کو گئے لیکن لومڑی نہ گئی۔ بھیڑیئے نے شیر کو اطلاع دی کہ لومڑی غیر حاضر ہے شیر نے کہا کہ جب وہ آئے تو مجھے بتانا کچھ دیر کے بعد وہ آ گئی۔ بھیڑیئے نے شیر کو اطلاع دی شیر نے غصے سے پوچھا او مکارہ! تو کہاں تھی؟ کہنے لگی صاحب جنگل میں فلاں طبیب سے آپ کی بیماری کا علاج پوچھنے گئی تھی ''اس نے کیا بتایا'' شیر نے پوچھا۔ بھیڑیئے کے گھٹنے کی ہڈی۔ لومڑی نے کہا۔ شیر نے فوراً زور سے ایک پنجہ مارا اور بھیڑیئے کا گھٹنا نوچ لیا جب بھیڑیا کراہتے اور لنگڑاتے ہوئے واپس جا رہا تھا تو لومڑی نے آواز دی ''او سرخ جرابوں والے دوست! جب شاہوں کی محفل میں بیٹھو تو زبان کا خیال رکھا کرو''

(354) اَمثال

الف۔ دوست کا عیب دوسروں سے چھپانا خیانت ہے اور دوسروں کو بتانا غیبت (ابن زیدون)

ب۔ کسی کے ایمان کا اندازہ اس کے وعدوں سے لگاؤ (علیؓ)

ج۔ سردار بننا ہے تو بُرے سے نیکی کرو (علیؓ)

(355) لطیفہ

حجاج کہیں تنہا جا رہا تھا کہ سامنے سے ایک بدو آ گیا اسے ٹھہرالیا اور پوچھا:

''حجاج کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے؟''

بدو: ''بڑا ہی سنگ دل ظالم اور بے رحم ہے خدا اس پر لعنت کرے''

حجاج: اگر یہ درست ہے تو تم خلیفہ ولید (705۔715ء) کے پاس شکایت کیوں نہیں کرتے"

بدو: "شکایت کیا کروں ایک چور اور دوسرا چوروں کا سردار"

بات یہاں تک پہنچی تھی کہ حجاج کا عملہ (منشی مصدی سپاہی غلام وغیرہ) آ گیا۔ حجاج نے حکم دیا کہ اس بدو کو حراست میں لے لو بدو حیران کہ یہ کیا معاملہ ہے۔ اس نے کسی سے پوچھا کہ یہ سردار کون ہے؟ کہا یہ حجاج ہے یہ سن کر بدو کے حواس اڑ گئے خچر کو ایڑ لگا کر حجاج کے پاس پہنچا اور کہنے لگا:

"حجاج! جو باتیں آج میرے اور آپ کے درمیان ہوئیں تھیں وہ پرائیویٹ ہیں"

حجاج ہنس پڑا اور بدو کو کچھ انعام دے کر رخصت کر دیا۔

(356) اللہ کے نام سے دھوکہ

راہ سے ذرا ہٹ کر ایک جال لگا ہوا تھا ایک پرندے نے اسے دیکھا اور پوچھا:

تم راہ سے دور کیوں ہٹ گئے ہو؟

جال: تا کہ میری عبادت میں خلل نہ آئے۔

پرندہ: تم مٹی میں کیوں کھڑے ہو؟

جال: محض از راہ تواضع

پرندہ: تم کمزور کیوں ہو؟

جال: صوم و صلوٰۃ کی وجہ سے

پرندہ: یہ تمہارے پاؤں میں دانے کیسے ہیں؟

جال: یہ تھکے ہارے مسافروں کا توشہ ہے۔

پرندہ: مسافر تو میں بھی ہوں

جال: بسم اللہ شوق فرمایئے یہ آپ ہی کا گھر ہے۔

پرندہ آگے بڑھا اور پھنس گیا جب پھڑک پھڑک کر ہار گیا تو کہنے لگا:

''اللہ کے نام سے دھوکہ کھا گیا ہوں''

(357) منہ کھولنے کا نقصان

ایک جھیل میں دو بطخیں اور ایک کچھوا رہتا تھا جب خشک سالی کی وجہ سے جھیل سوکھنے لگی اور بطخوں نے سفر کا ارادہ کیا تو کچھوا ہاتھ جوڑ کر کہنے لگا کہ مجھے بھی ساتھ لے چلو۔ بطخوں کو رحم آ گیا انہوں نے ایک پتلی سی لاٹھی کو پنجوں میں تھام کر کچھوے سے کہا کہ وہ اسے چونچ سے پکڑ لے اور کسی صورت منہ نہ کھولے۔ دس بیس میل اڑنے کے بعد کچھوا کہنے لگا کہ مجھے بھوک لگی ہے اور وہ نیچے جا پڑا۔

(358) ایسا کو تیسا

ایک تاجر کسی کے پاس چالیس من لوہا بطور امانت چھوڑ گیا دو سال کے بعد واپس آیا اور اپنی امانت طلب کی تو وہ کہنے لگا کہ چوہے کھا گئے ہیں۔ وہ مایوس ہو کر اس کے گھر سے باہر نکلا تو دیکھا کہ اس کا بچہ کھیل رہا ہے اسے اٹھا کر گھر لے گیا تھوڑی دیر کے بعد وہ بچے کی تلاش میں اس کے گھر جا پہنچا اور پوچھنے لگا کہ میرا بچہ تو نہیں دیکھا؟ کہا دیکھا ہے اسے ایک کوا چونچ میں پکڑ کر اڑا جا رہا تھا۔ کہنے لگا یہ کیسے ممکن ہے جواب دیا کہ جس بستی میں چوہے چالیس من لوہا کھا سکتے ہیں وہاں کوے بیس سیر وزن کا بچہ بھی اٹھا سکتے ہیں وہ بات کو سمجھ گیا معافی مانگی اور لوہا دے کر بچہ لے گیا۔

(359) اَمثال

الف۔ انسان کا سب سے بڑا دشمن اس کا پیٹ ہے (علیؑ)

ب۔ اللہ سے ڈرتا کہ دوسروں کا خوف نہ رہے (علیؑ)

ج۔ ولادت موت کی قاصد ہے (علیؑ)

(360)لطیفہ

ایک آدمی کسی گھر میں اتنی دیر تک مہمان رہا کہ سب تنگ آ گئے، گھر والے اسے نکالنے کی تدبیریں سوچنے لگے۔ چنانچہ ایک دن میاں بیوی دونوں لڑتے جھگڑتے ہوئے مہمان کے کمرے میں گئے اور کہنے لگے:

میاں: ''اس اللہ کی قسم جس کا نام لے کر آپ کل یہاں سے چلے جائیں گے کہ قصور بیوی کا ہے''

بیوی: ''اس خداوند کی قسم جس کا نام لے کر آپ ابھی روانہ ہو رہے ہیں کہ قصور شوہر کا ہے''

مہمان: اس خداوند کی قسم جس کا نام لے کر میں یہاں تین چار ماہ اور رہنے کا ارادہ رکھتا ہوں کہ قصور صرف میرا ہے۔

(361)صبر کی حقیقت

شیخ شہاب الدین سہروردی (1234ء) سے کسی نے پوچھا کہ صبر کی حقیقت کیا ہے؟

فرمایا صبر کے کئی مظاہر ہیں مثلاً:

1۔ شکم پروری میں صبر جس کا دوسرا نام قناعت ہے۔
2۔ جذبہ جنسیت میں صبر جس کا دوسرا نام عفت ہے۔
3۔ جنگ میں صبر جس کا دوسرا نام شجاعت ہے۔
4۔ غصے میں صبر جس کا دوسرا نام حلم ہے۔
5۔ مصائب میں صبر جس کا دوسرا نام استقلال ہے۔
6۔ اشتعال میں صبر جس کا دوسرا نام عفو ہے۔

(362)حلم کی حقیقت

امام علیؑ سے پوچھا گیا کہ حلم کیا ہے؟ فرمایا:

حلم یہ ہے کہ کوئی ظلم کرے تو معاف کر دو وہ تعلقات کو توڑے تو تم جوڑ دو تمہیں محروم کرے

تو تم اسے دو۔ طاقت انتقام ہو تو نہ لو گنہگار سامنے آئے تو سوچو کہ اس کا گناہ بڑا ہے یا تمہارا رحم اور غصے میں کوئی ایسی بات نہ کہو جس پر بعد میں ندامت ہو۔

(363) عدل و احسان

خلیفہ منصور عباسی (754۔775ء) کے سامنے دو مجرم پیش ہوئے دونوں کا گناہ ایک ہی تھا ایک کو سزائے موت ملی جب دوسرے کا مقدمہ پیش ہوا تو وہ کہنے لگا:

اے امیر المومنین! اللہ نے عدل اور احسان ہر دو کا حکم دیا ہے آپ نے میرے ساتھی کے ساتھ عدل کیا ہے اب میرے ساتھ احسان فرمایئے خلیفہ اس نکتے پر جھوم اٹھا اور دونوں کو معاف کر دیا۔

(364) اَمثال

الف۔ رات کی نماز زندگی کا اُجالا ہے (علیؑ)

ب۔ ظلم ظالم کو پچھاڑ دیتا ہے (علیؑ)

ج۔ اپنے شر سے بچنا عظیم کامیابی ہے (علیؑ)

(365) لطیفہ

عبدالملک (685۔705ء) کے زمانے میں بنو عمیر کا ایک سردار ایک علاقے کا عامل تھا۔ ایک دن اس کا ایک رشتہ دار اسے ملنے گیا اس نے گھر بار خویش و اقارب سب کا حال پوچھا۔ مہمان نے نہایت خوش کن جواب دیئے بعد میں جب کھانا آیا تو اس میں صرف پرانے ستو اور پنیر کے چند باسی ٹکڑے تھے۔ مہمان کا پارہ چڑھ گیا اور گفتگو کا رنگ بدل گیا۔

میزبان: ایک چیز تو میں بھول ہی گیا میرے وفادار کتے ابقاع کا کیا حال ہے۔

مہمان: مر گیا ہے۔

میزبان: ہائیں!! وہ کیسے مر گیا۔

مہمان: آپ کی ناقہ زریق کی ایک ہڈی اس کے گلے میں پھنس گئی تھی۔

میزبان: ہائے توبہ کیا میری اونٹنی بھی مرگئی ہے؟

مہمان: وہ مری نہیں بلکہ اسے آپ کی بیوی کی خیرات کے سلسلے میں ذبح کیا گیا تھا۔

میزبان: وائے تباہی؟ کیا میری بیوی بھی چل بسی ہے؟

مہمان: جی ہاں بے چاری بچے کی موت کا غم برداشت نہ کرسکی۔

میزبان: کیا میرا بیٹا بھی ختم ہو چکا ہے؟

مہمان: ہاں! زلزلہ کے ایک جھٹکے سے اس پر آپ کے گھر کی چھت گر گئی تھی۔

میزبان: او ظالم تو نے صبح کے وقت تو کچھ اور کہا تھا۔

مہمان: اس وقت مجھے معلوم نہ تھا کہ تم مجھے پرانے ستو اور کھٹی کھیر کھلاؤ گے۔

(366) طاعت محبت

ایک مرتبہ خلیفہ مہدی عباسی (775۔785ء) نے اپنے سپہ سالار ابن حزیم کو حکم دیا کہ فلاں قبیلے کی سرکوبی کرو۔ کہنے لگا اے امیر المومنین! اگر آپ انہیں معاف کر دیں تو ان کی بغاوت محبت میں بدل جائے گی اور وہ لوگ مطیع ہو جائیں گے داناؤں نے کہا ہے کہ جو طاعت محبت سے پیدا ہو اس طاعت سے بہتر ہے جو خوف کا نتیجہ ہو۔

(367) تاریخ میں نظیر

مامون کے دور خلافت (813۔833ء) میں اس کے چچا ابراہیم بن مہدی (839ء) نے (817ء) میں علَم بغاوت بلند کر دیا تھا جب وہ گرفتار ہو کر مامون کے سامنے آیا تو اس نے اپنے وزیر احمد بن ابی خالد احول (833ء) سے پوچھا کہ اس سے کیا سلوک کروں۔ کہا:

"اگر آپ اسے قتل کر دیں گے تو تاریخ عالم میں آپ جیسے سینکڑوں مل جائیں گے اور اگر معاف کر دیں گے تو تاریخ آپ کی مثال نہیں پیش کر سکے گی"

(368) کھیتی

ایک دفعہ البیرونی (1048ء) کو یہ شبہ ہوا کہ محمود غزنوی (998۔1030ء) نے

فلاں سے انصاف نہیں کیا چنانچہ وہ دربار میں گیا اور محمود سے کہنے لگا:

"صاحب عالم! ملک ایک کھیتی ہے اور عدل پاسبان۔ پاسبان نہ ہو تو کھیتی اجڑ جاتی ہے"

(369) اَمثال

الف۔ زیادہ ملامت اسے کی جاتی ہے جو زیادہ بولے (علیؓ)

ب۔ سچائی سے چہرے حسین ہو جاتے ہیں (علیؓ)

ج۔ خوش بخت کو آخرت کا اور بد بخت کو دنیا کا غم ہوتا ہے (علیؓ)

(370) لطیفہ

ایک چور چوری کا گدھا بیچنے کے لیے منڈی گیا وہاں ایک خریدار جس کے ہاتھ میں دو مچھلیاں تھیں کہنے لگا ذرا یہ مچھلیاں پکڑو اور گدھا مجھے دو تا کہ میں اس کی چال ڈھال دیکھوں اس نے باگ اس کے حوالے کر دی۔ چور نے گدھے پر سوار ہوتے ہی اسے ایڑ لگائی اور نظروں سے غائب ہو گیا۔

جب چور واپس گیا تو سردار نے پوچھا گدھا کتنے میں بکا ہے؟"

کہا "اصل قیمت پر اور یہ دو مچھلیاں منافع ہیں"

(371) دوست بھائی

کسی نے بُزرج مہر (590ء) سے پوچھا کہ تمہاری نگاہ میں بھائی کی قدر زیادہ ہے یا دوست کی کہا بھائی کی بشرطیکہ وہ دوست بھی ہو۔

(372) ہزار دانا

حضرت عثمانؓ (656ء) کے غلام حمران بن اہان نے بنو عبس کے ایک آدمی سے کہا کیا وجہ ہے کہ تمہارے قبیلے کا ہر فیصلہ صحیح اور ہر منصوبہ کامیاب ہوتا ہے۔ کہنے لگا ہم میں خوش قسمتی سے ایک دانا و فلسفی موجود ہے جس سے قبیلے کے تمام افراد جن کی تعداد ایک ہزار کے قریب ہے ہر

بات میں مشورہ لیتے ہیں بدیگر الفاظ ہم میں ایک ہزار دانا و فلسفی ہیں۔

(373) غلبہ میں ذلّت

مامون (813-833ء) کا سپہ سالار طاہر بن حسین (822ء) ایک مقام سے گزر رہا تھا کہ ایک شخص نے اسے دو چار گندی گالیاں سنا دیں۔ اس نے کوئی جواب نہ دیا اور آگے بڑھ گیا کسی نے وجہ پوچھی تو کہنے لگا:

"میں ایسی لڑائی میں شامل نہیں ہو سکتا جس میں غالب مغلوب سے زیادہ ذلیل ہو جائے"

(374) اَمثال

الف۔ اللہ دو قطروں کو بہت پسند کرتا ہے اوّل لہو کا وہ قطرہ جو اللہ کی راہ میں گرے۔ دوم آنسو کا وہ قطرہ جو اللہ کے خوف سے ٹپکے (سیوطی)

ب۔ تین انسانوں پہ رحم کرو اس صاحب عزت پر جو ذلیل ہو جائے اس عالم پر جو بھٹک جائے اور اس امیر پر جو غریب ہو جائے (حدیث)

ج۔ تین چیزیں انسان کو تباہ کر دیتی ہیں حرص، حسد اور غرور (غزالیؒ)

(375) لطیفہ

عرب دودھ اور گندم کو ابال کر کھیری تیار کیا کرتے تھے جسے وہ کامخ کہتے تھے۔ ایک دن ایک دیہاتی عرب ایک شہری جو.جی کے ہاں گیا۔ اس نے اسے دس دن کی باسی کامخ کھلا دی جس کا ذائقہ و رنگ سب بگڑ چکا تھا۔

کھانے کے بعد وہ نماز عشاء کے لیے مسجد میں گیا جب امام اس آیت پر پہنچا حرمت علیکم المیتۃ ولا دم ولحم الخنزیر۔۔۔ (اللہ نے تم پر یہ چیزیں حرام کی ہیں یعنی مردار لہو خزیر کا گوشت۔۔۔)

تو دیہاتی نے پچھلی صف سے آواز دی:

"مولانا! جو.جی کی کامخ کو نہ بھولیے گا"

(376) آداب علم

امام ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم (798ء) سے کسی نے پوچھا کہ آداب علم کیا ہیں؟ کہا: اول خاموشی، دوم توجہ سے سننا، سوم یاد رکھنا، چہارم اس پر عمل، پنجم اس کی تبلیغ۔

(377) یزید کی نامزدگی

امیر معاویہؓ (661۔680ء) نے اپنے ایک درباری عالم احنف بن قیس (687ء) سے کہا کہ میں یزید کو اپنا جانشین نامزد کرنا چاہتا ہوں، آپ کی رائے کیا ہے؟ وہ خاموش ہو گئے امیر معاویہؓ نے وجہ سکوت پوچھی تو کہا:

''سچ کہوں تو آپ ناراض ہوں گے جھوٹ بولوں تو اللہ ناراض ہوگا اس لیے خاموشی ہی بہتر ہے''

(378) آغاز وانجام

مہلب بن ابی صفرہ (691ء) دور امیہ کے چیدہ امراء میں سے تھا، یہ مدتوں خوارج کے خلاف لڑتا رہا۔ اسے خلیفہ عبدالملک (685۔705ء) نے خراسان کا گورنر بھی مقرر کیا تھا۔ یہ ایک دن نہایت عمدہ لباس پہنے اکڑ کر چل رہا تھا کہ کسی عالم نے کہا اللہ کو یہ چال پسند نہیں کہنے لگا کیا تم جانتے نہیں کہ میں کون ہوں؟ کہا ہاں میں جانتا ہوں تم آغاز میں بدبودار پانی کا ایک قطرہ تھے اور عنقریب تمہاری لاش کو کیڑے چاٹ رہے ہوں گے۔

(379) اَمثال

الف۔ کمینوں کا ہتھیار بدکلامی ہے (علیؓ)

ب۔ تم بڑوں کی عزت کرو چھوٹے تمہاری عزت کریں گے (علیؓ)

ج۔ بڑھاپے کی متانت جوانی کے جوبن سے زیادہ حسین ہوتی ہے (علیؓ)

(380)لطیفہ

ابومسلم خراسانی (755ء) کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک آدمی میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میں نے جنگ کا منظر کبھی نہیں دیکھا مجھے ساتھ لے چلیئے۔ چنانچہ وہ ساتھ ہولیا جب میدان جنگ میں پہنچا تو دشمن کا ایک تیر اس کے سر میں پیوست ہوگیا۔ اسے طبیب کے پاس لے گئے۔ کسی نے پوچھا کہ کیا اس کی زندگی کی کوئی امید ہے؟ کہا تیر نکالنے کے بعد کہہ سکوں گا اگر تیر کے ساتھ دماغ کا کچھ حصہ بھی نکل آیا تو اس کا بچنا ناممکن وہ آدمی کہنے لگا تو پھر کوئی فکر نہیں اگر میرے سر میں دماغ ہوتا تو میں میدان جنگ میں کیوں جاتا۔

(381)عدیم الفرصتی

دوسری صدی ہجری کے ایک نامور فقیہ و محدث امام لیث بن سعد ابوالحارث (792ء) سے کسی نے پوچھا کیا وجہ ہے کہ آپ دوسروں کے عیوب بیان نہیں کرتے فرمایا مجھے اپنے ہی عیوب گننے سے فرصت نہیں۔

(382)اگر وہ زندہ ہوتا۔۔۔

ایک آدمی نے ابن عربی (1240ء) کے سامنے کسی وزیر کی جو مر چکا تھا غیبت کی۔ فرمایا اگر وہ زندہ ہوتا تو تم سب سے زیادہ اس کی تعریف کرتے۔

(383)ایک خط

شام کے بادشاہ سیف الدین ابوبکر عادل ایوبی (1196۔1218ء) نے اپنے ایک عامل کو لکھا:

"جب دینے لگو تو زیادہ کو کم سمجھو اور لیتے وقت کم کو زیادہ خیال کرو۔ سخی کی راحت دینے میں ہے اور بخیل کی لینے میں۔ حریص کو امین نہ بناؤ اور جھوٹے سے مشورہ نہ لو کیونکہ دیانت حرص کے ساتھ اور خلوص کذب کے ساتھ جمع نہیں ہوسکتا"

(384) اَمثال

الف۔ زوال کی علامات چار ہیں: اصول سے فرار، فروع پہ بحث، کمینوں کی سرداری اور اہل علم کی بدحالی (علیؑ)

ب۔ جب تم کسی پہ احسان کرو تو اسے چھپاؤ اور اگر کوئی تم پہ کرے تو اسے پھیلاؤ (علیؑ)

ج۔ تین آدمی تین سے محروم رہتے ہیں جلد باز کامیابی سے غضب ناک صحیح اقدام سے اور جھوٹا عزت سے (علیؑ)

(385) لطیفہ

ایک آدمی نے ہمسائے سے شکایت کی کہ آج صبح ہم پہ قیامت گذر گئی اور تم نے خبر نہ لی۔ پوچھا کیا ہوا تھا؟ کہا میری قمیض چھت سے اڑ کر زمین پر آپڑی تھی۔ پوچھا اس میں کون سی قیامت تھی؟ کہنے لگا ابے او احمق اگر میں قمیض کے اندر ہوتا تو میری دھجیاں اڑ چکی ہوتیں۔

(386) عقل اور عمر

عمر بن عبدالعزیز (717-720 ء) کے ہاں ایک وفد آیا ایک نوجوان کچھ کہنے لگا تو عمر نے کہا تم خاموش رہو اور کسی بزرگ کو بولنے دو۔ نوجوان نے جواب دیا اے امیر المومنین! عقل و دانش کا تعلق سن و سال سے نہیں ورنہ آپ کی مسند پر کوئی بزرگ تر آدمی فائز ہوتا خلیفہ کو یہ نکتہ بہت پسند آیا اور نوجوان کو شاباش دی۔

(387) مقام علماء

بصرہ کے مشہور عالم عروض خلیل بن احمد (791ء) سے کسی نے پوچھا کہ علم و سلطنت میں بہتر چیز کون سی ہے؟ کہا علم، جس کے بغیر کوئی سلطنت زندہ نہیں رہ سکتی۔ پوچھا تو پھر اس کی کیا وجہ ہے کہ اہل علم تو شاہوں کے ہاں جاتے ہیں لیکن بادشاہ علماء کے ہاں نہیں آتے؟ فرمایا وجہ یہ کہ علما تو شاہوں کے مقام سے آگاہ نہیں لیکن بادشاہ مقام علماء سے واقف ہیں۔

(388)احترامِ استاد

خلیفہ واثق عباسی (842-847ء) کا یہ دستور تھا کہ جب بھی اس کا اتالیق محمد بن زیاد دربار میں آتا تو اسے اپنی مسند پہ بٹھاتا اور خود اس کے قدموں میں بیٹھ جاتا۔ کسی نے اس کی وجہ پوچھی تو کہا کہ یہ وہ پہلا انسان ہے جس نے میری زبان کو اللہ کے ذکر اور مجھے اللہ کی رحمت سے آشنا کیا تھا۔

(389)اَمثال

الف۔ جھگڑے میں کودنا بہت آسان ہے لیکن نکلنا بہت مشکل (علیؑ)

ب۔ اس شخص سے بچو جو تم کو تم سے بڑا کہے (علیؑ)

ج۔ جب صاحب خانہ دف کا شوقین ہو تو اہل خانہ یقیناً ناچیں گے (علیؑ)

(390)لطیفہ

ایک پوستی اپنے گدھے کو لیے جا رہا تھا اسے دو نوسر بازوں نے دیکھ لیا اور دبے پاؤں اس کے پیچھے ہو لئے۔ ایک نے گدھے کی گردن سے رسّی نکال کر اپنی گردن میں ڈالی اور دوسرا گدھے کو لے کر کھسک گیا جب پوستی اپنے گھر پہنچا اور گدھے کو باندھنے لگا تو دیکھا کہ رسّی ایک آدمی کے گلے میں ہے پوچھا تم کون ہو؟ اور میرا گدھا کہاں گیا؟ کہنے لگا میں ہی تمہارا گدھا ہوں۔ بات یہ ہے کہ آج سے دس سال پہلے میں نے کسی بات پر اپنی ماں کو پیٹا تھا۔ ماں نے بد دعا دی اور اللہ نے مجھے دس سال کے لیے گدھا بنا دیا۔ آج ہی وہ معیاد پوری ہوئی ہے اور مجھے پھر انسانی شکل مل گئی ہے۔

پوستی نے اس کی کہانی کو صحیح سمجھ کر اسے چھوڑ دیا چند روز کے بعد جب وہ منڈی میں دوبارہ گدھا خریدنے گیا تو دیکھا کہ اس کا اپنا گدھا بھی بکنے کے لیے آیا ہوا ہے اس کے قریب آیا اور جھک کر اس کے کان میں کہنے لگا "کم بخت ماں کو پھر پیٹا ہے؟"

(391) نام بدلو یا کام

سکندر اعظم (330ء) کی فوج میں ایک سپاہی کا نام بھی سکندر تھا لیکن تھا بڑا بزدل، لڑائی چھڑتے ہی بھاگ نکلتا۔ ایک دن سکندر نے اسے بلا کر کہا کہ تم یا تو اپنا نام بدلو یا کام۔

(392) قابل تعریف بن کر دکھاؤ

قبیلہ بنوتمیم کے ایک سردار نے اپنے شاعر اوس بن حجر (620ء) سے کہا کہ میری تعریف کرو کہا پہلے قابل تعریف بن کر دکھاؤ۔

(393) نام اور دام

ایک اعرابی نے جنگل سے بلی پکڑی، اس نے ایسی بلی پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی اسے لے کر شہر کی طرف چل دیا عربی میں بلی کے لیے کوئی ایک درجن الفاظ ہیں مثلاً قط برۃ خیدع ضیون خیطل وغیرہ وہ شہر میں جا پہنچا تو ایک نے کہا یہ قط ہے۔ چند قدم آگے گیا تو آواز آئی یہ ہرہ ہے۔ ذرا آگے کسی نے پوچھا یہ خیدع کتنے میں بیچتے ہو؟ چند قدم اور آگے گیا تو تین آدمی سامنے سے آگئے ایک نے کہا یہ ضیون ہے۔ دوسرے نے کہا یہ خیطل ہے تیسرا بول اٹھا یہ دم ہے اعرابی دل میں خوش کہ یہ کوئی بڑا قیمتی جانور ہے۔ منڈی میں پہنچا اور آواز دی کہ لے لو خیطل خیدع ہرہ ضیون قط اور دم صرف دو سو روپے میں۔ کسی نے کہا یہ کیا کہہ رہے ہو؟ اسے تو کوئی پانچ روپے میں بھی نہیں لے گا اس نے بلی کو اٹھا کر وہ پھینکا اور کہنے لگا لعنت اس ذلیل مخلوق پر جس کے نام تو بے شمار ہیں اور دام کچھ بھی نہیں۔

(394) اَمثال

الف۔ علم کی زینت حلم ہے اور قوت کی عفو (ابن عبد ربہ)

ب۔ اقارب تمہارا دایاں ہاتھ ہیں اور احباب بایاں ہاتھ (بہاء الدین عاملی)

ج۔ دشمن عیب بتاتا ہے اور دوست چھپاتا ہے اس لیے دشمن دوست سے زیادہ فائدہ پہنچاتا

ہے(صفہانی)

(395)لطیفہ

اکبر(1556ـ1605ء) جنگل میں شکار کھیل رہا تھا اس نے ایک ہرن پہ تیر چلایا لیکن خطا گیا بیربل (1586ء) نے کہا مبارک ہو اکبر نے کہا تم میرا مذاق اڑا رہے ہو؟ کہنے لگا ظل الٰہی میں نے ہرن کو مبارک دی ہے۔

(396)کس سے ناراض ہو؟

ابوبکر محمد بن محمد ابن انباری (939ء) ایک مشہور محدث ہو گزرے ہیں ایک دفعہ وہ ایک خربوزہ لے کر گھر گئے اتفاق سے وہ پھیکا نکل آیا ان کی بیوی بگڑنے لگی تو پوچھا تم کس سے ناراض ہو مجھ سے، دکاندار سے، کسان سے یا خدا سے، میرے بس میں ہوتا تو بہترین چیز لیتا دکاندار کو پتہ ہوتا تو کبھی پھیکا خربوزہ نہ خریدتا۔ کسان کا اختیار ہوتا تو شیریں ترین چیز اگاتا اب صرف خدا ہی رہ جاتا ہے کیا تم خدا سے بگڑ رہی ہو؟

(397)بازوئے شمشیر زن

عمرو بن معدی کرب (643ء) یمن کا مشہور بہادر اور تیغ راں شاعر تھا۔ اس کی تلوار ''صمصامہ'' اتنی تیز تھی کہ ایک ضرب میں دھڑ کے دو ٹکڑے کر دیتی تھی۔ فاروق اعظمؓ (644ء) نے اپنے دور خلافت میں اس سے یہ تلوار مانگی اس نے بھیج دی۔ آپ نے کسی غازی کے حوالے کی اس نے شکایت کی کہ تلوار کی کاٹ اچھی نہیں ہے۔ اس لیے یہ ''صمصامہ'' نہیں جب یہ خبر معدی کرب تک پہنچی تو وہ مدینے پہنچا اور کہنے لگا لاؤ میری تلوار۔ تلوار ہاتھ میں لے کر وہ ایک اونٹ کی طرف بڑھا اور ایک ہی ضرب میں اس کے دو ٹکڑے کر ڈالے۔ پھر فاروق اعظمؓ سے کہا:

''میں نے آپ کو صرف تلوار بھیجی تھی اپنا بازو نہیں بھیجا تھا''

(398) کون اچھا؟

عرب کے مشہور فیاض معن بن زائدہ (768ء) نے اُمیّہ کے چند آخری خلفاء کا زمانہ دیکھا تھا اور دولت عباسیہ کے اوائل میں بھی موجود تھا ایک دن منصور عباسی (754-775ء) نے اس سے پوچھا تمہیں کون سا زمانہ پسند ہے ہمارا یا اُمیّہ کا؟ کہا:

"اگر کائنات کے لیے آپ زیادہ مفید ثابت ہوئے تو آپ کا زمانہ اچھا ہوگا ورنہ اُمیّہ کا"

(399) اَمثال

الف۔ جب تم کسی عاقل سے مشورہ لیتے ہو تو اس کی عقل تمہاری بن جاتی ہے (سیبویہ)

ب۔ مجھے آج تک اس بات پہ افسوس نہیں ہوا کہ میں نے فلاں بات کیوں نہ کہی لیکن کہی ہوئی بات پہ بارہا نادم ہونا پڑا (سینا)

ج۔ جھوٹا اور مُردہ یکساں ہیں مُردہ بولتا نہیں اور جھوٹے کی کوئی سنتا نہیں (ثعالبی)

(400) لطیفہ

ایک کنجوس امیر نے ایک دہقان سے شکاری کتا مانگا وہ ایک موٹا سا کتا لے گیا امیر نے کہا میں نے تو ہلکا پھلکا اور پتلی کمر والا مانگا تھا۔ کہنے لگا آپ کے پاس رہا تو ایک ہفتے میں پتلا ہو جائے گا۔

(401) قافلہ

ایک درویش ایک گورستان سے باہر نکلا تو کسی نے پوچھا کہاں گئے تھے؟ کہا اس قافلے سے ملنے گیا تھا پوچھا کیا باتیں ہوئیں کہا میں نے دریافت کیا:

"یہاں سے آگے کب چلو گے؟"

جواب ملا:

"بس تمہارا انتظار ہے"

(402)سوال الٹا دو

بغداد کے بازار میں ایک شخص بلند آواز سے کہہ رہا تھا:

''اللہ کے دوست اور شیطان کے دشمن کہاں ہیں؟''

کسی نے کہا: ''سائیں جی! سوال کو الٹا دو اور پھر جس پر چاہو ہاتھ رکھ دو''

(403)مہمان

ایک مرتبہ معن بن زائدہ (768ء) نے چند جنگی اسیروں کو قتل کرنے کا حکم دیا۔ ایک قیدی کہنے لگا اے امیر! ہم سب بھوکے ہیں مرنے سے پہلے پیٹ تو بھرنے دیجئے۔ معن نے کہا انہیں خوب کھلاؤ کھانے کے بعد وہی قیدی بول اٹھا:

''اے امیر! اللہ آپ کی عمر دراز کرے ہم پہلے آپ کے قیدی تھے اور اب مہمان ہیں اللہ نے مہمان سے احسان کا حکم دیا ہے''

معن اس نکتے پہ جھوم اٹھا اور سب کو معاف کر دیا۔

(404)اَمثال

الف۔ حرص نے آدم کو جنت سے نکالا تھا اور حسد نے فرشتوں کے معلّم کو شیطان بنا دیا تھا (ثعالبی)

ب۔ حسد پہلے حاسد کی جان لیتی ہے اور پھر محسود کا رخ کرتی ہے (حسان)

ج۔ بخیل دولت کا عابد (پجاری) ہوتا ہے اور سخی معبود (سیوطی)

(405)لطیفہ

کہتے ہیں کہ ایک مصور اپنے پیشے کو چھوڑ کر طبیب بن گیا کسی نے اس کی وجہ پوچھی تو پاس سے ایک آدمی بول اٹھا:

''مصور کی غلطی ہر شخص کو نظر آجاتی ہے اور طبیب کی غلطی کو زمین چھپا لیتی ہے''

(406)امین و مامون

ایک دفعہ ہارون (786۔809ء) کی زوجہ زبیدہ (831ء) نے ہارون سے شکایت کی کہ تم مامون (833ء) کا زیادہ خیال رکھتے ہو۔امین (813ء) کی پرواہ نہیں کرتے۔کہا امین کم عقل ہے اگر یقین نہ آئے تو دونوں کو ایک خفیہ قاصد بھیج کر پوچھو کہ اگر کل تم خلیفہ بن گئے تو مجھ سے کیا سلوک کرو گے؟ زبیدہ نے ایسا ہی کیا امین نے کہا کہ میں آپ کو زر و جواہرات سے بھر دوں گا اور مامون نے لکھا:

''ماں! یہ کیا کہہ رہی ہو! امیر المومنین کی موت قیامت سے کم نہیں ہوگی اس روز آنکھیں پتھرا جائیں گی اور کلیجے منہ کو آجائیں گے، کیا تم اس مصیبت کبریٰ کو عید سمجھ کر مجھ سے انعام مانگ رہی ہو؟''

زبیدہ نے خط پڑھ کر کہا گو مامون عمر میں چھوٹا ہے لیکن عقل وفہم میں امین سے کہیں بڑا ہے اور شاید امین دیر تک خلیفہ نہ رہ سکے زبیدہ کی یہ پیش گوئی حرف بہ حرف صحیح نکلی اور صرف چار برس کے بعد امین سے خلافت چھن گئی۔

(407)لباس و گفتگو

قاضی یحییٰ بن اکثم (858ء) نے ایک شخص کو دیکھا کہ عمدہ لباس میں ملبوس ہے لیکن اس کی باتوں سے جہالت ٹپکتی ہے کہا یا تو اپنا لباس بدلو اور یا لباس کے مطابق گفتگو کرو۔

(408)وجودِ باری

ایک دہریہ ہارون الرشید (786۔809ء) کے دربار میں گیا اور کہنے لگا کہ سب سے بڑے عالم کو طلب فرمایئے میں اس سے وجود باری پہ مناظرہ کرنا چاہتا ہوں۔میرے دلائل سے ہر شخص کو یقین ہو جائے گا کہ خدا موجود نہیں۔ہارون نے امام ابوحنیفہؒ (767ء) کو یاد فرمایا امام نے فوراً آنے کا وعدہ کیا لیکن کافی دیر کے بعد پہنچے ہارون نے وجہ تاخیر پوچھی تو فرمایا کہ میرا گھر دجلہ کے پرلے کنارے پر ہے اور یہاں آنے کے لیے مجھے دجلہ عبور کرنا تھا۔جب میں گھاٹ پہ پہنچا تو

وہاں کوئی کشتی نہ تھی۔ البتہ چند ایک تختے ایک طرف رکھے تھے اللہ کی شان کہ ان تختوں میں حرکت پیدا ہوئی وہ اپنی جگہ سے اٹھے اور ایک دوسرے کے ساتھ پیوست ہو کر کشتی بن گئے۔ میں اسی کشتی میں بیٹھ کر یہاں پہنچا ہوں یہ سن کر دہریہ بول اٹھا:

"بالکل لغو اور بکواس یہ کیسے ممکن ہے کہ کشتی ساز نہ ہو اور کشتی خود بخود تیار ہو جائے؟"

فرمایا: "جب ایک چھوٹی سی کشتی صانع کے بغیر نہیں بن سکتی تو پھر یہ پہاڑ چاند سورج اور ستارے خود بخود کیسے تیار ہو گئے؟"

دہریہ دم بخود ہو کر رہ گیا۔

(409) اَمثال

الف۔ حاسد اس غم میں سوکھ جاتا ہے کہ اس کا ہمسایہ فربہ کیوں ہے (ماوردی)

ب۔ حسد سانپ کے زہر سے بھی زیادہ خطرناک ہے سانپ اپنے زہر سے نہیں مرتا لیکن حاسد کو حسد ختم کر دیتا ہے (ابن الہیثم)

ج۔ آپ ہر دشمن کو راضی کر سکتے ہیں لیکن حاسد کو راضی کرنے کی صرف ایک ہی صورت ہے کہ آپ خود تباہ ہو جائیں (امیر معاویہؓ)

(410) لطیفہ

ملاّ نصیر الدین ایک تقریب میں گیا تو جوتے اتار کر جیب میں ڈال لئے کسی نے پوچھا کہ جیب میں کیا ہے کہا کتاب ہے پوچھا کس موضوع پر؟ کہا فلسفے پر پوچھا کسی بڑے کتب فروش سے خریدی ہو گی؟ کہا فلاں چمار سے۔

(411) طول عمر کی وجہ

بصرے کے مشہور امام نحو اصمعی ابو سعید عبد الملک بن قریب (832ء) نے ایک اعرابی سے پوچھا کہ تمہاری عمر کیا ہے؟ کہا ایک سو بیس سال پوچھا تمہیں اتنی لمبی عمر کیسے نصیب ہوئی؟ کہا زندگی کی قاتل ایک ہی چیز ہے یعنی حسد اور میں اس سے عمر بھر دور رہا۔

(412)صدائے رحمت

عمر بن عبدالعزیز (717-720ء) اور سلیمان بن عبدالملک (715-717ء) سوار ہو کر کہیں جا رہے تھے کہ زور سے بادل کڑکا۔ سلیمان ڈر سے زین پر دبک گیا اور اس کا رنگ اڑ گیا۔ عمرؓ نے کہا:

''یہ تو صدائے رحمت تھی سوچو کہ صدائے قہر کیا ہوگی''

(413)ادھار ہار

حضرت علیؓ (656-661ء) کے دور خلافت میں علی بن ابی رافع بیت المال کے خازن تھے۔ ایک دن حضرت علی کی بیٹی ام کلثومؓ نے اسے پیغام بھیجا کہ عید کے دن میں فلاں ہار پہننا چاہتی ہوں، صرف ایک دن کے لیے بیت المال سے نکال کر بھیج دیں اس نے بھیج دیا۔ امیر المومنین کی نظر پڑی تو پوچھا یہ ہار کہاں سے آیا ہے۔ بیٹی نے کہا کہ بیت المال سے آج کے لیے عاریتاً لیا ہے آپ نے ہار اتار لیا خازن کو سخت ڈانٹا اور فرمایا:

''اگر کلثوم یہ ثابت نہ کر سکی کہ اس نے ہار عاریتاً لیا ہے خدا کی قسم کہ میں اس کا ہاتھ کاٹ دیتا اور بنو ہاشم کی خواتین میں یہ پہلی چور ہوتی''

(414)اَمثال

الف۔ اگر تم اپنی ماں کا احترام کرتے ہو تو کسی اور کی ماں کو گالیاں نہ دو (عاملی)

ب۔ چار چیزیں بڑا دکھ دیتی ہیں برا ہمسایہ، برا بیٹا، بری بیوی اور تنگ گھر (مسعودی)

ج۔ یہ کتنی بری بات ہے کہ تم بظاہر شیطان کو کوستے ہو اور در پردہ اس کے دوست ہو (علیؑ)

(415)لطیفہ

ایک پروفیسر کی بیوی کپڑے دھو رہی تھی کہ کوا صابن کی ٹکیہ اٹھا کر منڈیر پر جا بیٹھا بیوی نے پروفیسر کو آواز دی اس نے کوے کو دیکھ کر کہا کیا تجھے کوے کی کالی چونچ نظر نہیں آتی ؟ اسے

صابن کی زیادہ ضرورت ہے۔

(416) قیامت تک حفاظت

ایک دن فضل برمکی (809ء) نے باورچی سے کہا کہ بہترین حلوے کی ایک دیگ تیار کرو۔ جب وہ کر چکا تو پوچھا کیا کوئی ایسی صورت ہے کہ یہ حلوہ قیامت تک محفوظ رہے؟ کہا یہ ناممکن ہے فرمایا جاؤ اسے غربا دیتامیٰ میں بانٹ دو یہ قیامت تک محفوظ ہو جائے گا۔

(417) مقامِ جنون

ایک دفعہ جلال الدین خوارزم شاہی (1220-1231ء) پاگل خانے کا معائنہ کر رہا تھا وہاں ایک خوش صورت دیوانہ دیکھا جس کی حرکات وسکنات سے شائستگی ٹپکتی تھی۔ بادشاہ نے اس سے کئی سوال پوچھے اس نے برجستہ جواب دیئے، جن سے بادشاہ بہت خوش ہوا۔

اس کے بعد پاگل نے کہا:

"بادشاہ سلامت میرے ایک سوال کا جواب بھی دیتے جایئے اور وہ یہ کہ سونے والے کو نیند کی لذت کب ملتی ہے؟

بادشاہ: جب وہ سویا ہوا ہو۔

دیوانہ: خفتہ اور مردہ برابر ہوتے ہیں اس میں احساس لذت کہاں؟

بادشاہ: نیند سے پہلے۔

دیوانہ: یہ کیسے ممکن ہے کہ کسی چیز کی لذت اس کے وجود سے پہلے موجود ہو؟

بادشاہ: نیند کے بعد۔

دیوانہ: یہ بھی ناممکن لذت ایک صفت ہے جو موصوف کے بغیر نہیں ہو سکتی جب نیند (موصوف) ختم ہو گئی تو لذت کیسے باقی رہی۔

بادشاہ اس دیوانے کی منطق سے اس قدر محظوظ ہوا کہ ساقی سے کہا کہ ایک جام مجھے پلاؤ اور دوا سے جب ساقی نے جام دیوانے کی طرف بڑھایا تو وہ بول اٹھا:

''میرے لئے شراب بیکار ہے آپ کو تو یہ فائدہ ہوگا کہ پینے کے بعد مقام خرد سے نکل کر میری بلندیوں (دیوانگی) کو پالیں گے لیکن میں پی کر کہاں جاؤں گا؟''

(418)ایک گناہ

ایک نوجوان چوری میں گرفتار ہو کر مامون (813-833ء) کے سامنے پیش ہوا۔ شہادت سننے کے بعد خلیفہ نے ہاتھ کاٹنے کا حکم دے دیا۔ اس کی ماں نے آہ وفریاد کی تو مامون نے کہا میں مجبور ہوں کہ یہ ایک شرعی حد ہے اور ترک حد گناہ ہے۔ اس نے کہا اے امیر المومنین تم ہر روز بیسیوں گناہ کرتے ہو اور اللہ سے معافی مانگ لیتے ہو، اس ایک گناہ کی بھی معافی مانگ لینا۔ خلیفہ کو رحم آ گیا اور نوجوان کو رہا کر دیا۔

(419)اَمثال

الف۔ دو آدمیوں سے ڈرو شریف سے جب وہ بھوکا ہو جائے اور کمینے سے جب اس کا پیٹ بھر جائے (زرقانی)

ب۔ گناہ انسان ہی سے سرزد ہوتا ہے اگر وہ پشیماں ہو جائے تو فرشتہ ہے اور اکڑ جائے تو شیطان (لبستی)

ج۔ یہ عجیب بات ہے کہ بعض لوگ دن میں پانچ دفعہ منہ دھوتے ہیں لیکن دل کو پانچ سال میں ایک بار بھی نہیں دھوتے (ابراہیم ادہم)

(420)لطیفہ

مُلّا نصیر الدین نے ہمسائے سے پوچھا کہ تم میری دعوت کیوں نہیں کرتے۔ کہا اس لیے کہ تم بہت کھاتے ہو اور پھر اتنا کھاتے ہو کہ لقمہ منہ میں ڈالتے ہی دوسرا اٹھا لیتے ہو۔ کہنے لگا کیا تمہارا مطلب یہ ہے کہ آئندہ ہر دو نوالوں کے درمیان دو رکعت نفل پڑھا کروں؟

(421)ایک شعر

ایک دفعہ مامون (813۔833ء)محل سے باہر نکلا تو دیکھا کہ ایک شخص دیوار محل پر کوئلے سے کچھ لکھ رہا ہے۔پاس جا کر دیکھا تو ایک شعر تھا جس کا ترجمہ یہ تھا:

''اے محل! تیرے مکین نہایت بے مروت بے فیض اور بے رحم ہیں اللہ کرے کہ تو برباد ہو جائے اور تیرے طاقچوں میں الّو آباد ہوں''

مامون نے پوچھا تمہیں اس ہجو پہ کس چیز نے مجبور کیا؟ کہا اے امیر المومنین یہ تسلیم کہ یہ محلات زروجواہر اور سامان تعیش سے لبریز ہیں لیکن ان میں میرے لیے ایک پیسہ تک نہیں۔ میں چار روز سے بھوکا ہوں ان محلات کے مسلسل چکر کاٹ رہا ہوں لیکن مجھے کسی نے ایک روٹی تک نہیں دی۔اگر یہ محل اجڑ جائیں تو غریبوں کا فائدہ ہوگا ہم لوگ ان کے بالے ہی بیچ کر پیٹ پال لیں گے۔

یہ سن کر مامون کانپ اٹھا اس کا وظیفہ باندھ دیا اور تمام عمال کو ہدایت کی کہ قلمرو میں کوئی شخص بھوکا نہ رہے۔

(422)متاعِ عقل

ایران کے اہل خانی بادشاہ غازان محمود (1295۔1305ء) کے دربار میں بڑے بڑے علماء علمی مسائل پہ گفتگو کر رہے تھے ایک اجنبی پھٹے پرانے کپڑوں میں آیا اور پچھلی صف میں بیٹھ گیا۔کسی موضوع پر اس کی رائے بھی دریافت کر لی گئی۔اس نے ایسا عالمانہ جواب دیا کہ غازان نے اسے دوسری صف میں بٹھا دیا جب اس نے کسی اور مسئلہ پر تقریر کی تو اسے اگلی صف میں بلا لیا اور تیسری تقریر پر اپنے پہلو میں جگہ دی۔

جب مجلس برخاست ہوئی اور علماء رخصت ہونے لگے تو غازان نے اسے روک لیا اس کے فضل ودانش کی تعریف کی اسے نئے کپڑے پہنائے اور پھر شراب منگوائی جب جام اس کی طرف بڑھایا تو کہنے لگا:

"اے غازان! میں آج پچھلی صف میں تمہاری مسند تک صرف عقل کی بدولت پہنچا تھا کیا تم شراب پلا کر مجھے اس متاع سے محروم کرنا چاہتے ہو؟"

(423) آبرو قوت اور زندگی

کسی زمانے میں امام ابوحنیفہؒ (767ء) کپڑے کی تجارت کیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ انہوں نے اپنے خادم سے کہا کہ فلاں تھان میں ایک جگہ سوراخ ہے خریدار کو بتا دینا اور نصف قیمت پر بیچنا۔ خادم بھول گیا اور تھان پوری قیمت پر بیچ ڈالا۔ جب امام صاحب کو معلوم ہوا تو وہ بہت مضطرب ہوئے خریدار کی تلاش میں نکلے معلوم ہوا کہ وہ فلاں قافلے کے ساتھ حجاز چلا گیا ہے۔ ایک تیز رفتار ناقہ لے کر بھاگے اسے دوسری منزل پہ جالیا آدھی قیمت واپسی کی اور معافی مانگی اس نے یہ دیکھ کر کہا:

"تم جیسے لوگ اس امت کی آبرو قوت اور زندگی ہیں"

(424) امثال

الف۔ جو دوسروں کی پردہ دری کرے اللہ اس کی پردہ دری کرتا ہے (شہرستانی)

ب۔ اپنے عیبوں کو دیکھو تا کہ دوسروں کے عیب دیکھنے کی فرصت ہی نہ ملے (جاحظ)

ج۔ احمق کی دوستی سے بچو کہ اس کی امداد بھی تمہیں نقصان دیگی (دولابی)

(425) لطیفہ

ایک مرتبہ ایک دیہاتی شہر میں حلوائی کی دکان پر گیا اور مٹھائی پہ پل پڑا حلوائی نے ڈنڈے سے اس کی خوب خبر لی۔ جب گاؤں میں واپس گیا اور لوگوں نے حال احوال پوچھا تو کہنے لگا شہر کے لوگ اتنے اچھے ہیں کہ لوگوں کو مار مار کر مٹھائی کھلاتے ہیں۔

(426) عدل ایک قلعہ ہے

حمص کے گورنر نے خلیفہ عمر بن عبدالعزیز (717-720ء) کو لکھا کہ مجھے اپنی حفاظت

کے لیے ایک قلعہ کی ضرورت ہے تعمیر کی اجازت دیجئے فرمایا:

"اگر تم عادل ہو تو قلعہ کی ضرورت نہیں"

(427) کیا سلوک کروں؟

محمود غزنوی (998۔1030ء) نے ایک عالم سمعون الواعظ (1039ء) سے پوچھا کہ میں رعایا سے کیا سلوک کروں۔ کہا وہی جس کی توقع آپ اللہ سے رکھتے ہیں۔

(428) عوام سے سلوک

سلطنت عثمانیہ (ترکی) کے بانی عثمان اوّل (1299۔1326ء) نے اپنے بیٹے سلطان ارخان (1326۔1360ء) سے کہا:

"اے بیٹے اگر تم عوام سے بے انصافی کرو گے تو اللہ تم سے عدل کرے گا (ظلم کی سزا دے گا) اور اگر تم عدل کرو گے تو وہ فضل سے کام لے گا"

(429) اَمثال

الف۔ عدل ایک ایسا خدا ہے جس کی عبادت پہ کائنات مجبور ہے (جاحظ)

ب۔ عدل مظلوم کی جنّت اور ظالم کا جہنم ہے (فاروق اعظمؓ)

ج۔ بدترین جھوٹ وہ ہے جس میں کچھ سچ بھی شامل ہو (فخر الرازی)

(430) لطیفہ

ایک شخص اپنے دوست سے کہنے لگا کہ قرض بڑھ گیا ہے اور اب فکر سے نیند نہیں آتی۔ کہا قرض کی فکر اسے ہونی چاہیے جس نے تم جیسے قلاش کو قرض دے رکھا ہے نہ کہ تمہیں۔

(431) مظلوم کے پاس

حضرت عبداللہ بن سلامؓ (664ء) سے روایت ہے کہ جب اللہ نے مخلوق کو پیدا کیا تو ایک انسان نے پوچھا اے اللہ ہم تمہیں دنیا میں کہاں ڈھونڈیں؟ کہا:

''مظلوم کے پاس''

(432) اپنی مرضی

تیمور (1405ء) کے بیٹے مرزا شاہ رخ (1404۔1447ء) نے ایک کسان سے پوچھا کہ تم کتنا کام کرتے ہو؟ کہا سحر سے رات تک پوچھا آرام کیوں نہیں کرتے؟ کہا اس لیے کہ میں زندہ رہنا چاہتا ہوں پوچھا کاشتکاری چھوڑ کر کوئی اور کام کیوں نہیں کرتے؟ کہا ہل سے جتے ہوئے بیل کو کہاں اختیار کہ وہ اپنی مرضی کرے۔

(433) ظلم کا مزہ

کہتے ہیں کہ ایک دن بچپن میں جلال الدین ملک شاہ سلجوقی (1072۔ 1092ء) کو اس کے اتالیق نے بے وجہ پیٹ ڈالا جب وہ بادشاہ بنا تو اس نے استاد سے اس کی وجہ پوچھی کہا میں نے تجھے ظلم کا مزہ اس لیے چکھایا تھا کہ تو دوسروں پر ظلم نہ کرے۔

(434) اَمثال

الف۔ حلف سے آدمی کی تصدیق نہ کرو بلکہ آدمی سے حلف کی تصدیق کرو (تفتازانی)

ب۔ حضور ﷺ سے کسی نے پوچھا کہ کیا مومن بزدل ہوسکتا ہے؟ فرمایا ہاں۔ پوچھا بخیل بھی ہوسکتا ہے؟ کہا ہاں۔ پوچھا جھوٹ بھی بول سکتا ہے فرمایا ہرگز نہیں (حدیث)

ج۔ بہت قسمیں کھانے والا بہت جھوٹ بولتا ہے (دوانی)

(435) لطیفہ

مُلا نصیر الدین نے ایک بکری چُرا کر ذبح کی اور گوشت صدقہ کر دیا کسی نے ملامت کی تو کہنے لگا چوری کا گناہ اور صدقے کا ثواب تو برابر ہوگئے اور کھال مجھے منافع میں رہی۔

(436) سنگ دل سرمایہ دار

سرمایہ دار ہر زمانے میں سنگ دل کنجوس اور بے رحم رہے ہیں۔ روایت ہے کہ ایک مفلس

بخارا کے ایک سرمایہ دار کے پاس گیا اور اپنے عیال کے لیے نان ونفقہ مانگا۔ اس نے کہا کہ ظہر کے بعد آنا وہ دوبارہ گیا تو کہا عصر کے بعد آؤ۔ اس کے بعد مغرب اور پھر عشاء تک ٹال دیا۔ سائل مایوس ہو کر چل دیا دربان نے اسے ٹھہرالیا حال پوچھا اور پھر اپنے گھر لے گیا اسے غلے کی آدھی بوری کچھ کپڑے اور چند درہم دیئے۔

اسی رات سرمایہ دار نے خواب میں دیکھا کہ وہ جنت میں عیش اڑا رہا ہے یکا یک چند ہیبت ناک فرشتے آئے اسے پکڑ کر جنت سے باہر دھکیل آئے اور اس کا مکان وسامان اس کے دربان کے حوالے کر دیا۔

(پاکستان کے ساڑھے ننانوے فیصد سرمایہ دار اسی قماش کے ہیں مصنف)

(437) بڑے گناہ کا بڑا اصلہ

خلیفہ منصور عباسی (754-775ء) نے ایک مفسد خارجی کے متعلق اعلان کیا کہ جو شخص اسے گرفتار کر لائے گا ایک لاکھ درہم انعام پائے گا۔

ساری دنیا اس کی تلاش میں نکل پڑی لیکن وہ نہ ملا ایک دن وہ حلیہ بدل کر کوفہ کے بازار میں جا رہا تھا کہ ایک آدمی نے اتفاقاً اسے پہچان لیا اور پکڑ لیا وہ منت وزاری کر رہا تھا کہ وہاں سے معن بن زائدہ (768ء) کا گزر ہوا۔ اس نے بڑی دل سوزی سے کہا اے شریف فیاض اور رحم دل عرب! میں تیری پناہ لیتا ہوں اس نے پکڑنے والے کو ایک لاکھ درہم دیا اور خارجی کو گھر لے گیا دوسرے دن خلیفہ نے اسے دربار میں طلب کیا اور یہ گفتگو ہوئی:

منصور: ''مجھے اطلاع ملی ہے کہ تم نے فلاں باغی کو پناہ دے رکھی ہے؟''

معن: ''یہ درست ہے''

منصور: ''کیوں؟''

معن: ''اس لیے کہ اس نے عربی شرافت کا واسطہ دے کر مجھ سے پناہ مانگی تھی اور میرے لیے اس التجا کو ٹھکرانا ناممکن تھا''

منصور: ''اسے میرے حوالے کرو''

معن ''اے امیر المومنین! آپ میری خدمات سے آگاہ ہیں آپ کا اشارہ پا کر بارہا موت اور آگ کے دریا میں کود پڑا اور آج اپنی خدمات کا صلہ مانگتا ہوں''

منصور: تم کیا چاہتے ہو؟''

معن: ''قصوروار کی جان بخشی''

منصور: ''(قدرے سوچ کر) ہم نے اسے معاف کر دیا''

معن: اللہ امیر المومنین کو سلامت رکھے آپ دنیا کے عظیم ترین انسان ہیں اور وہ عظیم ترین گنہگار ایک عظیم انسان کی طرف سے صلہ بھی عظیم ہونا چاہیے''

منصور: ہم نے اسے ایک لاکھ درہم بھی عطا کیا

معن: ''نیکی فوراً نہ کی جائے تو اس کی تازگی جاتی رہتی ہے اس لیے یہ انعام ابھی مرحمت ہو''

منصور: تعمیل کی جائے۔

(438) جواز سزا

ایک دفعہ سلطان الپ ارسلان سلجوقی (1063۔1072ء) کھانا کھانے بیٹھا تو باورچی کے ہاتھ سے ڈونگہ چھلک گیا اور تھوڑا سا شوربہ اس کے کپڑوں پر گر پڑا۔ بادشاہ نے اس غضب سے دیکھا کہ اسے اپنی موت کا یقین ہو گیا اس نے شوربے سے بھرا ہوا ڈونگہ بادشاہ کے سر پر الٹ دیا ملازموں نے اسے پکڑ لیا اور دوسرے دن دربار میں پیش کیا۔ شاہ نے کہا تمہارا پہلا جرم تو معاف ہو سکتا تھا کہ وہ اتفاقی تھا لیکن تمہارا دوسری حرکت کا جواز کیا ہے؟

کہا ظل الٰہی مجھے پہلے ہی جرم سے یقین ہو گیا تھا کہ مجھے موت کی سزا ملے گی لیکن ڈر یہ تھا کہ لوگ آپ کو ظالم کہیں گے۔ اس لیے میں نے اپنے گناہ کو سنگین تر بنا لیا تا کہ موت کا کچھ تو جواز نکل آئے اور آپ کے عدل و انصاف پہ حرف نہ آنے پائے۔

یہ انوکھی دلیل سن کر بادشاہ نے اسے معاف کر دیا اور ساتھ ہی چالیس ہزار درہم بھی عطا کیے۔

(439) اَمثال

الف۔ ایک آدمی ایک جھوٹ کو چھپانے کے لیے بیس اور بولتا ہے (دوانی)

ب۔ اگر سچ کو حیوانی صورت ملتی تو وہ شیر ہوتا اور جھوٹ لومڑی (شعبی)

ج۔ میں نے کتنے ہی چوروں شرابیوں اور جواریوں کو تائب ہوتے دیکھا لیکن کسی جھوٹے کو آج تک سچ بولتے نہیں دیکھا (یحییٰ برمکی)

(440) لطیفہ

ایک سال بے تحاشہ بارش ہوئی ایک محفل میں کسی نے کہا کہ زمین میں جو کچھ بھی ہے وہ باہر نکل آئے گا۔ مُلّا نصیرالدین بول اٹھا یا اللہ اگر میری تین بیویاں بھی نکل آئیں تو کیا ہوگا؟

(441) تسلیم ورضا

ہارون الرشید (786ء-809ء) کو کسی نے اطلاع دی کہ خاندان امیہ کا ایک فرد بچ گیا ہے وہ دمشق میں رہتا ہے اور بہت آسودہ حال ہے۔ خلیفہ نے اپنے ایک ملازم منارہ کو حکم دیا کہ وہ اسے فوراً گرفتار کر لائے جب منارہ وہاں پہنچا تو دیکھا کہ اس کا صحن شرفائے دمشق مہمانوں اور مسافروں سے لبریز ہے۔ میزبان نے منارہ کا استقبال کیا پھل شربت اور کھانا پیش کیا لیکن منارہ نے کچھ نہ کھایا اور اسے خلیفہ کا حکم سنایا۔ سردار نے فوراً تعمیل کی ناقہ منگوائی اور اسی وقت چل پڑا راہ میں منارہ نے پوچھا کہ اے سردار تم یہ جانتے ہو یہ خلیفہ تم سے کیا سلوک کرے گا، بااین ہمہ تم بے حد مطمئن نظر آتے ہو اس کی وجہ؟ کہا:

"میں نے نہ اللہ کا کوئی قصور کیا ہے نہ امیر المومنین کا اس لیے مجھے نہ عذاب الٰہی کا خطرہ ہو سکتا ہے نہ عتاب شاہی کا۔ خلیفہ کی باگ اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ انسانی تقدیر کے فیصلے آسمانوں پہ ہوتے ہیں اور خلیفہ کا کام ان کا نفاذ ہے بس۔ اللہ حکیم وعادل ہے اور اس کا ہر فیصلہ مبنی بہ حکمت ہوتا ہے اور انسان کا فرض فقط تسلیم ورضا ہے"

جب بغداد میں پہنچ کر منارہ نے خلیفہ کو ساری کہانی سنائی تو خلیفہ نے سردار سے معافی مانگی

اور اسے نہایت شان و احترام سے واپس بھیج دیا۔

(442) فرض شناسی

میدان جنگ میں سپہ سالار نے ایک توپچی کو حکم دیا کہ میدان سے پرے ایک گھر نظر آ رہا ہے، اسے مسمار کر دو تا کہ دشمن اس کے پیچھے پناہ نہ لے سکے۔ سپاہی نے فوراً تعمیل کی لیکن ساتھ ہی اس کے آنسو ٹپکنے لگے سپہ سالار نے وجہ پوچھی تو کہا یہ گھر میرا تھا اور اس میں میری بیوی دو بچوں کے ساتھ رہتی تھی۔

(443) غماز کا انجام

ایک دفعہ خلیفہ منصور (754-775ء) کے پاس کسی نے شکایت کی کہ فلاں آدمی کے پاس بنو امیہ کا مال و خزانہ ہے۔ خلیفہ نے اپنے حاجب ربیع کو حکم دیا کہ اسے فوراً حاضر کرو جب وہ پیش ہوا تو یہ گفتگو ہوئی۔

منصور: ''میں نے سنا ہے کہ تمہارے پاس بنو امیہ کے بے شمار اموال و خزائن ہیں وہ پیش کرو''

اموی: ''کیا آپ بنو امیہ کے وارث ہیں؟''

منصور: ''نہیں''

اموی: ''وصی یا متولی ہیں؟''

منصور: ''نہیں''

اموی: ''تو پھر آپ یہ حکم کس حیثیت سے دے رہے ہیں؟''

منصور: ''بنو امیہ نے دنیا کو لوٹا تھا اور بیت المال میں خیانت کی تھی میرا یہ فرض ہے کہ لوٹ کا مال واپس لوں''

اموی: ''بنو امیہ کے پاس اپنا مال بھی تو تھا اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ میرے پاس صرف لوٹ کا مال ہے اور ان کا ذاتی مال نہیں؟''

اس پر خلیفہ خاموش ہو گیا اور درباریوں سے پوچھا کہ اس کی منطق کا کیا جواب دوں؟

جب کوئی نہ بولا تو اموی نے کہا اے امیر المومنین اگر آپ غماز کو میرے سامنے لائیں تو بات ابھی کھل جائے گی۔ خلیفہ نے حکم دیا کہ اطلاع دینے والے کو حاضر کیا جائے۔ جب وہ سامنے آیا تو اس پر گھڑوں پانی پڑ گیا وہ اس اموی کا ملازم تھا جو تین سو دینار چرا کر بھاگ آیا تھا۔ خلیفہ کو حقیقت معلوم ہوئی تو اموی سے معافی مانگی اسے دس ہزار درہم خلعت اور ایک گھوڑا دے کر رخصت کر دیا اور اس غماز کو سر بازار کوڑے لگوائے۔ رخصت ہونے سے پہلے اموی نے کہا اللہ کی قسم کہ میرے پاس بنوامیہ کے خزائن میں سے ایک پائی بھی نہیں"

(444) امثال

الف۔ میری تلوار غماز کی زبان سے زیادہ تیز ہے (حارث بن حلزہ)

ب۔ غماز دوسرے کو یوں کاٹتا ہے جیسے طوطا پھل کو (رازی)

ج۔ غماز کی زبان بچھو کی اس دم کی طرح ہے جس کے ساتھ انگارے بندھے ہوئے ہوں (احنف)

(445) لطیفہ

ایک شخص نے مُلّا نصیر الدین سے کہا کہ اگر بھوک ہو تو کھانا منگواؤں کہنے لگا بے شک دنیا میں یہی تو ایک چیز میرے پاس رہ گئی ہے۔

(446) البرامکہ کی فیاضی

ایک دن مامون (813-833ء) نے اپنے تین خاص ملازموں کو بلا کر کہا سنا ہے کہ ایک پیر مرد آدمی رات کے وقت برمکیوں کے برباد محلات میں جا کر روتا اور مرثیے پڑھتا ہے، آج رات تم چھپ کر اس کا انتظار کرو اور جب وہ مرثیہ پڑھ کر لوٹنے لگے تو اسے پکڑ لاؤ۔ چنانچہ وہ وہاں پہنچے آدھی رات کے وقت ایک غلام نمودار ہوا جس نے ایک قالین اور ایک چھوٹا سا تخت پوش اٹھایا ہوا تھا پیچھے پیچھے ایک سفید ریش بزرگ تھے۔ غلام نے تخت پوش پر قالین بچھایا وہ بزرگ اس پہ بیٹھ کر رونے اور مرثیے پڑھنے لگا۔ جب وہ تھک گیا اور واپس جانے لگا تو مامون کے ملازموں نے

اسے گھیر لیا وہ کہنے لگا مجھے صرف اتنی مہلت دو کہ میں وصیت لکھ کر غلام کو دے دوں اس کے بعد ملازم اسے ساتھ لے گئے اور صبح کو وقت خلیفہ کے سامنے پیش کر دیا خلیفہ نے پوچھا کہ تم اعدائے خلافت کے کھنڈرات پہ کیوں جاتے اور روتے ہو کہنے لگا:

''البرامکہ ساری کائنات کے محسن تھے انہوں نے کچھ احسانات مجھ پر بھی کئے ہیں جنہیں میں کبھی فراموش نہیں کر سکتا۔ میرا نام منذر بن مغیر ہے اور شاہان حیرہ کی اولاد سے ہوں۔ ایک مرتبہ حالات نے یوں پلٹا کھایا کہ میں دانے دانے کا محتاج ہو گیا اور تلاش رزق میں وطن سے نکل پڑا۔ میرے ساتھ گھر کے تیس آدمی تھے مجھے کسی نے کہا کہ یحییٰ بن خالد برمکی (806ء) کے پاس جاؤ۔ میں جب بغداد پہنچا تو عیال کو ایک سرائے میں ٹھہرایا اور خود یحییٰ کے در پہ گیا فوراً طلبی ہوئی۔ میں نے اپنی داستان سنائی اور یحییٰ نے مجھے اپنے بیٹے جعفر (803ء) کے حوالے کر دیا وہ مجھے ایک محل میں لے گیا پہلے نہلایا پھر نئے کپڑے پہنائے اور دس غلام میری خدمت پہ لگا دیئے۔ کچھ دیر بعد مجھے اپنے بچے یاد آ گئے میں ان کی خبر گیری کے لیے اٹھا ہی تھا کہ ایک غلام نے کہا کہ وہ فضل بن یحییٰ (809ء) کے پاس ہیں فکر نہ کیجئے۔ میں دس دن تک اس محل میں رہا گیارھویں دن جعفر دوبارہ آیا مجھے وہاں سے نکال کر ایک عظیم تر محل میں لے گیا اور کہا کہ اندر تشریف لے جایئے یہ آپ کا ہے میں اندر گیا تو بچوں نے دوڑ کر میرا استقبال کیا۔ محل ساز و سامان سے پر تھا اور دس غلام خدمت پہ مامور۔ تھوڑی دیر کے بعد چند غلام دس لاکھ دینار لے کر آئے اور کہا یحییٰ نے سلام کہا ہے اور فرمایا ہے کہ اگر کسی چیز کی کمی ہو تو اطلاع دیجئے۔

میں اس محل میں تیرہ برس رہا اور جب برمکیوں پر مصیبت نازل ہوئی تو میں بھی تباہ ہو گیا۔

''اب میرا کام اپنے محسنوں پر رونا اور ان کے مرثیے پڑھنا ہے''

اس کے بعد وہ بزرگ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا اور مامون کی آنکھیں بھی بھیگ گئیں۔

جب اسے قدرے قرار آیا تو مامون نے اسے ایک خلعت اور دس لاکھ دینار عطاء کئے وہ رخصت ہونے لگا تو مامون نے کہا: ''مجھے امید ہے کہ اب تم برامکہ کو بھول جاؤ گے'' کہا:

''امیر المومنین! کیسے بھول سکتا ہوں کہ آج کا یہ انعام بھی توانہی کے طفیل ملا ہے''

(447)حاتم کا مہمان

ایک اعرابی حاتم کی بستی میں گیا چونکہ رات بہت ہو چکی تھی وہ حاتم کے ہاں نہ گیا اور کہیں اور رات گذار لی۔ صبح سویرے وہ رخت سفر باندھ کر چلنے کو تھا کہ وہاں سے حاتم کا گزر ہوا پوچھا اے مسافر! تم نے رات کہاں گزاری؟ کہا حاتم کے ہاں پوچھا وہاں کہاں گزاری؟ کہا اس نے میرے لیے ایک پلا ہوا اونٹ ذبح کیا اور بے انتہا خاطر مدارات کی۔ بولا حاتم تو میں ہوں تم میرے پاس نہیں آئے جھوٹ کیوں بول رہے ہو؟ کہا اگر میں لوگوں کو یہ کہوں کہ حاتم کی بستی میں کسی اور کا مہمان ہوا تھا تو لوگ مجھے جھوٹا سمجھیں گے اپنی عزت بچانے کے لیے جھوٹ بول رہا ہوں۔

(448)سیلاب کہاں سے آیا؟

ایک دیہاتی دودھ میں پانی ڈال کر بیچا کرتا تھا ایک دن وادی میں سیلاب آ گیا اور اس کی ساری گائیں بہہ نکلیں کہنے لگا نہ جانے یہ پانی کہاں سے آیا ہے۔ اس کا بیٹا بول اٹھا یہ پانی وہی ہے جو تم دودھ میں ملایا کرتے تھے جمع ہوتے ہوتے سیلاب بن گیا۔

(449)اَمثال

الف۔ ایک گھڑی کا حلم دس سال کی مصیبتوں سے بچا لیتا ہے (ابن عربیؒ)

ب۔ جاہل چپ ہو تو عالم نظر آتا ہے (خیام)

ج۔ عموماً بڑے گھروں میں چھوٹے اور چھوٹے گھروں میں بڑے لوگ رہتے ہیں (رازی)

(450)لطیفہ

ابودلامہ (788ء) اور علی بن سلیمان خلیفہ مہدی عباسی (775-785ء) کے درباری شاعر تھے۔ ایک دفعہ یہ دونوں مہدی کے ساتھ شکار کو گئے مہدی نے ہرن مارا اور علی کا تیر ایک شکاری کتے کو جا لگا اور وہ مر گیا ابودلامہ نے فوراً یہ قطعہ لکھا:

قدرمی المهدی ظبیا	مہدی نے تیر پھینکا
شق بالسهم فواده	اور ہرن کا دل چیر ڈالا
و علی ابن سلیمان	دوسری طرف علی ابن سلیمان نے
رمی کلبا فصاده	ایک کتا شکار کیا
وهنیا لهما کل	دونوں کو مبارک ہو کہ
فتی یاکل زاده	انہیں اپنی اپنی خوراک مل گئی

(451)سواری

ایک دفعہ سلطان قطب الدین محمد خوارزم شاہی (1097۔ 1127 ء) ایک عمدہ گھوڑے پہ سوار ہو کر ایک قبرستان کے پاس سے گزرا وہاں ایک مجذوب نظر آیا بادشاہ نے باگ کھینچ لی اور پوچھا اے فقیر! یہاں کیا کر رہے ہو؟ کہا ان لوگوں (مردوں) سے باتیں کر رہا ہوں پوچھا یہ کیا کہتے ہیں؟ کہا یہ کہہ رہے ہیں کہ کبھی ہم بھی گھوڑوں اور ہاتھیوں پہ سوار ہوا کرتے تھے لیکن آج ہم پہ زمین سوار ہے۔

(452)باز اور مرغا

باز نے مرغ سے کہا انسان کو تم سے یہ شکایت ہے کہ تم بے وفا ہو تم جس گھر میں پلتے اور بڑے ہوتے ہو جب چاہتے ہو اسے چھوڑ کر کہیں اور چلے جاتے ہو، دوسری طرف میری یہ حالت ہے کہ مالک جب بھی مجھے چھوڑتا ہے میں ہوا سے تیتر اور چکور پکڑ کر پھر واپس آجاتا ہوں مرغ نے کہا کہ اگر تم میری طرح دو چار بازوں کے گلے پر چھری چلتی دیکھتے تو کبھی واپس نہ آتے۔

(453)آہیں تعاقب میں

- احمد بن طولون (868۔883ء) مامون کی طرف سے مصر کا گورنر تھا اس نے خودمختاری کا اعلان کر دیا اور اس کا خاندان 37 برس تک حکمران رہا۔ آغاز میں یہ ظالم تھا ایک دن یہ محل سے نکل رہا تھا کہ ایک عورت نے اس کے ہاتھ میں ایک رقعہ تھما دیا مضمون یہ تھا:

"اے احمد! تمہارا کام عدل تھا لیکن تم نے ظلم کیا اللہ نے تمہیں رحم و احسان کا موقعہ دیا لیکن تم نے عوام پہ قہر توڑا، یاد رکھ کہ ہزاروں مظلوموں کی آہیں تمہارے تعاقب میں ہیں اور یہ تمہیں بھون کر رکھ دیں گی"

احمد رقعہ پڑھ کر کانپ اٹھا اور ظلم سے توبہ کر لی۔

(454) اَمثال

الف۔ میں ہر دشمن کے حملے سے بچتا رہا لیکن اپنے گناہوں کے وار سے کسی طرح نہ بچ سکا (صلاح الدین ایوبی)

ب۔ مغرور حاکم کے در پہ انتظار زندگی کی سب سے بڑی ابتلا ہے (علیؓ)

ج۔ زبان دراز بیوی سب سے بڑا عذاب ہے (حریری)

(455) لطیفہ

ایک سائل نے ایک بخیل امیر کے در پہ صدا لگائی اس نے اپنے غلام سے کہا:

"اے عنبر تم مبارک سے کہو کہ وہ جوہر سے جوہر یاقوت سے یاقوت الماس سے الماس مرجان سے اور مرجان سائل سے کہے کہ معاف کرو بابا"

سائل یہ سن رہا تھا اس نے ہاتھ اٹھا کر کہا:

"اے رب العرش! آپ جبرئیل سے کہیں جبرئیل میکائیل سے میکائیل دردائیل سے دردائیل کیکائیل سے کیکائیل اسرافیل سے اور اسرافیل عزرائیل سے کہے کہ وہ اس ملعون کی روح جلد تر قبض کرے"

(456) ابن زبیرؓ اور معاویہؓ کی مراسلت

حضرت عبداللہ بن زبیر ایک جلیل القدر صحابی تھے۔ حادثہ کربلا کے بعد حجاز و یثرب کے مسلمانوں نے انہیں اپنا خلیفہ چن لیا تھا اور 692ء میں حجاج ثقفی (704ء) کے ہاتھ سے ان کی شہادت ہوئی تھی۔

گو امیر معاویہؓ (661-680ء) سے ان کے تعلقات نہایت کشیدہ تھے لیکن ایک دفعہ وہ اسے مخاطب کرنے پہ مجبور ہو گئے بات یوں ہوئی کہ ایک مقام پر ابن زبیرؓ اور امیر معاویہؓ کی زمین یکجا تھی ایک دن امیر کے کارندے آپ کی زمین پہ زبردستی قابض ہوئے جب انہیں بے دخل کرنے کی تمام تدبیریں ناکام ہو گئیں تو آپ نے امیر کو لکھا:

''اے معاویہ! تمہارے آدمی میری زمین پہ قابض ہو گئے ہیں انہیں باہر نکالو ورنہ تم سے لڑوں گا''

امیر نے یہ خط یزید (680-683ء) کو دکھایا اس نے کہا کہ ایسے گستاخ کی سزا موت ہے۔ اس کے خلاف فوج کشی کی اجازت دے دی جائے۔ امیر نے کہا کہ معاملے کو سنوارنے کی اور بھی صورتیں ہیں اس کے بعد آپ نے قلم اٹھا کر لکھا:

''آپ کا مکتوب گرامی ملا یہ معلوم کر کے کہ میرے آدمیوں نے آپ کو تکلیف دی ہے مجھے بہت دکھ ہوا ہے میں یہ ساری زمین تمام مویشیوں کارندوں اور غلاموں سمیت آپ کے حوالے کرتا ہوں تا کہ آئندہ کوئی جھگڑا پیدا نہ ہو یقین فرمایئے کہ اگر ساری دنیا دے کر بھی مجھے آپ کی رضا حاصل ہو جائے تو یہ سودا خسارے کا نہیں''

حضرت عبداللہ کو یہ خط ملا تو وہ بہت خوش ہوئے اور لکھا:

''مجھے امیر المومنین کا خط ملا اللہ آپ کو طویل زندگی دے اور ان صفات سے محروم نہ کرے جن کی بدولت آپ کو قریش میں مقام سیادت حاصل ہوا ہے۔ والسلام''

امیر معاویہؓ نے یہ خط یزید کو دکھایا اس کا چہرہ دمک اٹھا اور کہنے لگا بعض اوقات ایک کام جسے دس ہزار تلواریں بھی سرانجام نہیں دے سکتیں ایک میٹھے بول سے ہو جاتا ہے امیر نے کہا۔

''علم نشان عظمت ہے اور عفو لازمہ سیادت''

(457) زرقا و امیر معاویہؓ

حضرت عثمانؓ کی شہادت (656ء) کے بعد حضرت علیؓ (661ء) اور امیر معاویہؓ

(680ء) کے اختلافات اس حد تک بڑھ گئے کہ صفین کے مقام پر ان کا تصادم ہو گیا۔ اس جنگ میں کوفہ کی ایک شاعرہ زرقا بنت عدی رجز پڑھ کر حضرت علیؑ کی افواج کو ترغیب شہادت دیتی رہی چونکہ امیر معاویہؓ بھی ایک اونچے درجے کا ادیب تھا وہ زرقا کے اشعار سے بڑا متاثر ہوا۔

کوئی آٹھ سال بعد ایک دن اسے پھر زرقا یاد آ گئی عامل کوفہ کو لکھ کر اسے اپنے ہاں طلب کیا جب وہ دربار میں پہنچی تو چند قدم بڑھ کر اس کا استقبال کیا عزت سے بٹھایا اور پھر گفتگو ہوئی:

امیر: کیا تم جانتی ہو کہ میں نے تمہیں کیوں بلایا ہے؟

زرقا: غیب کا علم صرف اللہ کو ہے۔

امیر: تمہیں یاد ہو گا کہ تم جنگ صفین میں رجز پڑھا کرتی تھیں۔

زرقا: ہاں یاد ہے۔

امیر: میں وہ سننا چاہتا ہوں۔

زرقا: اگر سننا چاہتے ہو تو علی کو دوبارہ لاؤ نکالو اپنی فوجیں اور چلو صفین میں۔

امیر: کیا تم اس محفل میں وہ اشعار نہیں پڑھ سکتیں۔

زرقا: ''میرے اشعار وہ الہامات ہیں جن کا منبع علیؑ تھا اس کی شہادت کے بعد ولولے سرد پڑ گئے اور اشعار کے سوتے ہی سوکھ گئے''

امیر: تمہیں اب تو احساس ہو گیا ہو گا کہ حق پہ کون تھا اور باطل پہ کون''

زرقا: اب نہیں بلکہ شروع سے مجھے یقین تھا کہ تم جھوٹے ہو اور علی سچا۔

امیر: علیؑ سے تمہاری محبت اس کی زندگی میں اتنی حیرت انگیز نہیں تھی جتنی اب بعد از وفات ہے اللہ تم پر رحم کرے کوئی حاجت ہو تو بتاؤ''

زرقا: میں اپنی حاجات صرف اللہ کے سامنے پیش کیا کرتی ہوں اور تمہیں اس قابل نہیں سمجھتی''

اس کے بعد امیر نے اسے بڑے احترام سے رخصت کیا اور کوفہ کے گورنر کو لکھا کہ زرقا کو دس ہزار درہم سالانہ دیا کرو۔

(458) خفیہ محسن

سلیمان بن عبدالملک اموی (715۔717ء) کے زمانے میں بنو اسد کا ایک سردار خزیمہ بن بشر جود و کرم میں بہت مشہور تھا۔ سوء اتفاق سے وہ مفلس ہو گیا اور گھر سے نکلنا چھوڑ دیا۔ ایک دن عراق کے گورنر عکرمہ نے کسی سے پوچھا کہ خزیمہ کبھی نظر نہیں آیا کیا بیمار ہے؟ کہا بیمار تو نہیں لیکن سخت تنگ دست ہو گیا ہے اور اب گھر سے باہر نہیں آتا۔

عکرمہ نے بات سنی اور خاموش ہو گیا اس رات میں ایک تھیلی لے کر اندھیرے میں ایک غلام کے ساتھ گھر سے نکلا خزیمہ نے دروازہ کھولا۔ عکرمہ نے اسے تھیلی دے کر کہا کہ اس سے اپنا کام چلاؤ اس نے نام پوچھنے پہ بڑا اصرار کیا لیکن عکرمہ صرف اتنا کہہ کر چل دیا ''شرفا کا خادم''

صبح کے وقت خزیمہ نے سارا قرض اتارا بچوں کے کپڑے خریدے اور ایک گھوڑے پہ سوار ہو کر خلیفہ سلیمان سے ملنے چلا گیا خلیفہ نے پوچھا کہ اتنے دن تم کہاں رہے؟ کہا میں مفلس ہو گیا تھا یوں رات کو ایک آدمی آیا اور مجھے نہال کر گیا خلیفہ نے خزیمہ سے کہا کہ مجھے عامل عراق کے متعلق یہ شکایت پہنچی ہے کہ اس نے سارا خزانہ ادھر ادھر برباد کر دیا ہے میں تمہیں عراق کا عامل مقرر کرتا ہوں وہاں جا کر پوری چھان بین کے بعد مجھے صحیح اطلاع دو۔

واپس جا کر خزیمہ نے عکرمہ کو زندان میں ڈال دیا اور سختی شروع کر دی۔ اس پر اس کے غلام نے ایک گمنام خط خزیمہ کو لکھا جس کا مضمون یہ تھا:

''آپ نے عکرمہ کو زندان میں ڈال دیا ہے ''شرفا کے خادم'' سے یہ سلوک؟''

خط پڑھتے ہی خزیمہ زندان میں پہنچا عکرمہ کو نکالا ہزار معافی مانگی اور دوسرے دن اسے لے کر خلیفہ کے پاس پہنچا اور کہا یہ ہے میرا وہ خفیہ محسن خلیفہ بہت خوش ہوا دونوں کی تکریم کی اور عکرمہ کو آرمینیہ اور آذر بائیجان کا گورنر لگا دیا۔

(459) اَمثال

الف۔ سب سے بڑا حُسن، حُسنِ اخلاق ہے (اصمعی)

ب۔ شیرینی ونرمی اس حاکم کے لیے رشوت ہے جو رشوت نہیں لیتا (طرطوشی)

ج۔ کتنا خوش قسمت ہے وہ انسان جس کی زندگی کا انجام اس کے آغاز جیسا ہو (ابن رشد)

(460) لطیفہ

دو آدمی ہم سفر تھے ان میں سے ایک نحو لغت ادب اور انشاء کا فاضل تھا۔ راہ میں یہ فاضل بیمار پڑ گیا اس نے ساتھی سے کہا کہ میں اس گاؤں میں چند روز آرام کرتا ہوں تم واپس جا کر میری بیوی کو اطلاع دو کہ:

''میرے سر اور کمر میں درد، اعضا میں تشنج، تنفس میں رکاوٹ، پاؤں پر ورم، پیٹ میں سخت تکلیف، دماغ میں سودا، دل میں دھڑکن، جگر میں سوزش، جوڑوں میں ریح، گردے میں پتھر، زبان میں لکنت''

ساتھی نے بات کاٹ کر کہا اتنا طویل جواب مضمون کون یاد کرے میں سیدھی سی بات کہوں گا کہ آپ فوت ہو گئے ہیں۔

(461) بے نظیر حوصلہ

جب زوال امیہ کے بعد خلافت بنو عباس کو ملی تو خاندان امیہ کے تمام آدمی روپوش ہو گئے۔ ان میں ابراہیم بن سلیمان بن عبدالملک بھی شامل تھا چونکہ یہ نسبتاً کم گو شریف الطبع اور ادیب تھا، اسے خلیفہ ابوالعباس عبداللہ بن محمد سفاح (750-754ء) نے معاف کر دیا۔

ایک دن سفاح نے کہا کہ روپوشی کے ایام کا کوئی واقعہ سناؤ کہنے لگا کہ ایک رات میں تھکا ہارا کوفہ میں جا پہنچا دیکھا کہ سامنے سے پولیس آ رہی ہے۔ میں نے ایک دروازے پہ دستک دی ایک سفید ریش آدمی نے دروازہ کھولا میں نے پناہ طلب کی۔ اس نے مجھے اندر بلا کر ایک الگ کمرے میں جگہ دی اور جب تک میں وہاں رہا وہ مجھ سے انتہائی فیاضانہ سلوک کرتا رہا۔

ایک دن میں نے اس سے پوچھا کہ آپ ہر صبح مسلح ہو کر کہاں نکل جاتے ہیں؟ کہنے لگا کہ میں امیہ کے ایک امیر کو تلاش کر رہا ہوں میں نے نام پوچھا تو کہنے لگا ابراہیم۔ یہ سن کر میں سخت

گھبرایا اور پوچھا کہ اس سے کیا کام ہے؟ کہا وہ میرے باپ کا قاتل ہے اور میں اس سے انتقام لینا چاہتا ہوں۔ واہ رے بدقسمتی؟ تو کہاں کھینچ لائی؟ اب میرے لیے دو ہی راستے تھے اول کہ خاموش رہوں اور رات کو چپکے سے نکل جاؤں دوسرا یہ کہ اسے اپنی اصلیت بتا دوں میں نے دوسرا راستہ اختیار کیا میرا نام سنتے ہی اس کی آنکھوں سے شعلے اڑنے لگے اور منہ پھیر کر کہنے لگا:

''ابراہیم! یہ لو ہزار دینار اور ایک تیز رفتار ناقہ آج تم اتنی دور نکل جاؤ کہ میری تلاش ناکام ہو جائے''

میں نے اس شخص کے حوصلے کردار اور بلند نگاہی کی نظیر نہ پہلے کہیں دیکھی تھی اور نہ بعد میں نظر آئی۔

(462) فیاض سے ملاقات

منصور عباسی (754۔775ء) کا حاجب عباس کہتا ہے کہ خلیفہ سفاح (754ء) کو موت کے بعد امیہ کے چند حمایتی شام میں جمع ہو گئے اور انہوں نے علم بغاوت بلند کر دیا۔ ان دنوں میں دمشق میں تھا ایک دن بازار میں جا رہا تھا کہ بلوائیوں کا ایک دستہ سامنے آ گیا۔ کسی نے کہا یہ عباسیوں کا ملازم ہے اسے پکڑو میں وہاں سے سرپٹ بھاگ کر ایک گلی میں داخل ہو گیا اور دو تین موڑ مڑنے کے بعد ایک گھر میں جا گھسا۔ پناہ طلب کی اور صاحب خانہ نے مجھے ایک تہ خانے میں چھپا دیا تھوڑی سی دیر کے بعد بلوائی بھی وہاں آ گئے سرسری سی تلاشی لی اور چلے گئے تین دن کے بعد صاحب خانہ نے میرا لباس بدلا سواری اور ایک معقول رقم دے کر کہ آج موقع ہے بھاگ جاؤ۔ چنانچہ میں وہاں سے نکلا اور صحیح وسالم بغداد پہنچ گیا۔

کچھ عرصہ کے بعد ایک رات خلیفہ نے مجھے بلایا اور کہا کہ یہ ایک خطرناک باغی گرفتار ہو کر آیا ہے اسے لے جاؤ اس پر کڑی نگرانی رکھو اور صبح کو پیش کرو۔ چنانچہ میں اسے لے گیا زنجیروں میں باندھ کر ایک کمرے میں پھینک دیا اور باہر دس سنتری کھڑے کر دیئے جب میں صبح کے وقت اس کے پاس گیا تو غم فکر فاقہ اور جگراتے سے اس کا برا حال ہو رہا تھا۔ میں نے کہا کہ زنجیریں کھولو

اور اسے میرے ساتھ لے چلو وہ دروازے سے نکل رہا تھا کہ اس نے مجھ پر ایک عجیب سی نگاہ ڈالی اور پھر رونے لگا مجھے بھی کچھ شبہ سا پڑ گیا کہ اس کو میں نے کہیں دیکھا ہے۔ سوال و جواب کے بعد معلوم ہوا کہ یہ وہی شخص ہے جس نے مجھے دمشق میں پناہ دی تھی۔

میں بجائے دربار کے اسے اپنے گھر لے گیا نہلایا کپڑے بدلے ناشتہ کرایا اور پھر اسے گھر ہی میں چھوڑ کر دربار جا پہنچا۔ مجھے دیکھتے ہی خلیفہ نے کہا وہ باغی کہاں ہے؟ میں نے باغی کی ساری سرگزشت سنادی اور کہا کہ اس کے احسان کا تقاضہ یہی تھا کہ میں اسے آزاد کر دوں۔ اور اپنی گردن تلوار کے لیے پیش کر دوں خلیفہ یہ کہانی سن کر بڑا متاثر ہوا اور کہنے لگا تم نے ستم کیا ہے کہ ایسے فیاض انسان سے ہمیں ملاقات کا موقع نہیں دیا ورنہ ہم اسے اس کے احسان کا پورا صلہ دیتے عباس نے کہا ظلم الٰہی وہ شخص یہیں ہے میں اسے ابھی پیش کرتا ہوں جب وہ شخص دربار میں پہنچا تو خلیفہ نے اسے گلے لگایا پاس بٹھایا معذرت کی اور پھر بڑی شان و احترام سے رخصت کیا۔

(463) منحوس چغہ

بغداد کے ایک شخص قاسم طنبوری کے پاس ستر سال پہلے کا ایک میلا اور بدبودار چغہ تھا جو کثرت پیوند کی وجہ سے کافی وزنی بھی ہو گیا تھا ایک دن وہ حمام میں نہانے گیا تو کسی نے کہا طنبوری صاحب! اب اس چغے کو معافی دیجئے اور نیا لیجئے جب طنبوری نہا کر باہر آیا تو دیکھا کہ چغہ غائب ہے اور اس کی جگہ نیا چغہ رکھا ہے وہ یہ سمجھا کہ شاید وہی آدمی یہ احسان کر گیا ہے چنانچہ وہ اسے پہن کر گھر چلا گیا۔ دراصل یہ چغہ قاضی شہر کا تھا جو ساتھ کے غسل خانے میں نہا رہا تھا جب قاضی صاحب باہر آئے اور دیکھا کہ چغہ غائب ہے تو بڑے مضطرب ہوئے کسی نے انہیں کہا کہ آپ کا چغہ طنبوری لے گیا ہے اور اپنا یہاں کونے میں پھینک گیا ہے۔ قاضی صاحب اس کا چغہ لے کر چلے گئے اور گھر پہنچتے ہی طنبوری کو بلوایا پہلے اسے بیس دُرّے لگائے اور پھر اپنا چغہ لے کر اس کا چغہ اس کے حوالے کر دیا۔

رات کو جب دنیا سو گئی تو وہ اس چغے کو اٹھا کر دجلے میں پھینک گیا جب صبح وہاں مچھیرے

پہنچے تو ایک کانٹا اس چغے میں جا پھنسا مچھیروں نے وہ چغہ باہر نکالا اور فوراً پہچان لیا کہ یہ قاسم طنبوری کا ہے شام کو ایک مچھیرا اسے ساتھ لے گیا اور ایک کھڑکی سے طنبوری کے گھر پھینک دیا۔ کھڑکی کے نیچے بکری بیٹھی تھی وہ اس کی گردن پہ پڑا گردن ٹوٹ گئی اور بکری مرگئی طنبوری کو چغے پہ بڑا غصہ آیا رات کا وقت تھا گلی میں نکلا ہمسایوں کی دیوار کے ساتھ گڑھا کھودنے لگا تا کہ چغے کو اس میں دبا دے۔ ہمسایہ جاگ اٹھا اس نے سمجھا کہ کوئی چور نقب لگا رہا ہے دبے پاؤں آ کر اسے پکڑ لیا اور چور چور کا شور مچا دیا۔ سارا محلہ جمع ہو گیا اور مار مار کر اسے بدحال کر دیا اتنے میں کسی نے پہچان لیا کہ طنبوری ہے اور اسے چھوڑ دیا۔

دوسرے دن طنبوری اس چغے کو لے کر ایک کنوئیں میں پھینک آیا اردگرد کے لوگ اس کنوئیں سے پانی پیا کرتے تھے جب پانی کا رنگ اور ذائقہ خراب ہو گیا تو کوئی شخص کنوئیں میں اترا دیکھا کہ ایک کمبل نما چیز تیر رہی ہے۔ وہ اسے باہر کھینچ لایا اور لوگوں نے فوراً پہچان لیا کہ یہ طنبوری کا چغہ ہے انہوں نے قاضی شہر کے پاس شکایت کی قاضی نے طنبوری کو طلب کیا ایک ماہ قید اور سو دینار جرمانہ کی سزا دی۔ جب وہ رہا ہو کر گھر آیا تو پہلا کام یہ کیا کہ چغے کو دور صحرا میں لے گیا اور جلا دیا۔

(464) اَمثال

الف۔ دنیا کی ہر دولت خرچ کرنے سے گھٹتی ہے لیکن علم بڑھتا ہے (علیؑ)

ب۔ جب تک آدمی علم حاصل کرتا رہے تو وہ عالم رہتا ہے اور جب اسے خیال آ جائے کہ وہ علم سیکھ چکا تو وہ جاہل بن جاتا ہے (فارابی)

ج۔ تم آئینہ دیکھو، اگر خوش شکل ہو تو منہ پہ گناہ کی سیاہی نہ ملو اور اگر سیاہ رو ہو تو دو سیاہیاں جمع نہ کرو (غزالیؒ)

(465) لطیفہ

مامون (813-833ء) کے زمانے میں ایک شخص نے نبوت ﷺ کا دعویٰ کیا جب وہ

گرفتار ہو کر خلیفہ کے سامنے آیا تو قاضی نے اس کے قتل کا فتویٰ دے دیا۔ خلیفہ نے اس سے مزاحاً کہا کہ حضرت ابراہیم کا معجزہ آگ میں نہ جلنا تھا کیا تمہارے پاس بھی یہ طاقت ہے۔ کہا نہیں پوچھا کہ موسیٰ نے لاٹھی کا سانپ بنایا تھا کیا تم یہ کر سکتے ہو؟ کہا نہیں پھر فرمایا کہ عیسیٰ کا معجزہ مردوں کو زندہ کرنا تھا کیا تم یہ طاقت رکھتے ہو؟ کہا یقیناً لایئے تلوار میں قاضی صاحب کو ذبح کر کے ابھی زندہ کرتا ہوں۔ اس پر مامون اس قدر ہنسا کہ پیٹ میں بل پڑ گئے۔

(466) مجھے قتل کر دیجئے

ایک دن حضرت علیؓ (661ء) کے بھتیجے عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب (700ء) کہیں جا رہے تھے کہ ایک آدمی نے آگے بڑھ کر ان کی باگ تھام لی اور شور مچانے لگا کہ اے امیر! میں ایک دشمن سے سخت تنگ آ گیا ہوں خدا کے لیے مجھے قتل کر دیجئے تا کہ اس سے میری جان چھوٹے۔ پوچھا اس کا نام کیا ہے؟ کہا بھوک اسے ہزار دینار دے کر فرمایا:

"اس رقم سے تلوار خرید کر اس دشمن کو مار بھگاؤ اور آئندہ یہ تمہارے صحن میں قدم رکھے تو ہمیں اطلاع دو"

(467) فاروق اعظمؓ کا خط

فاروق اعظمؓ (644ء) نے فاتح ایران حضرت سعد بن ابی وقاص (675ء) کو لکھا کہ اپنی فوج کو عبادت و تقویٰ کا حکم دو اور یاد رکھو کہ اگر ہم دشمن پہ تقویٰ سے غالب نہ آئے تو قوت سے کبھی نہ جیت سکیں گے۔

(468) ایفائے وعدہ

ایک دن فاروقؓ (644ء) عدالت کر رہے تھے کہ دو نوجوان ایک تیسرے کو پکڑ لائے اور کہنے لگے اے عمر! اس شخص نے ہمارے باپ کو قتل کر دیا ہے۔ اس سے قصاص لیجئے خلیفہ نے وجہ قتل پوچھی تو ملزم کہنے لگا کہ میں آج ایک باغ کے پاس سے گزر رہا تھا کہ میری ناقہ ایک درخت کے پاس رک کر پتے کھانے لگی۔ ایک شخص بھاگتا ہوا آیا اس نے میری ناقہ کے سر پر اس زور سے

پتھر مارا کہ وہ لڑکھڑا کے گری اور مر گئی۔ میں نے غصے میں وہی پتھر اٹھا کر اس آدمی کو دے مارا اور وہ بھی مر گیا۔ خلیفہ نے کہانی سن کر ان نوجوانوں سے دیت کے متعلق پوچھا لیکن انہوں نے انکار کر دیا اس پر خلیفہ نے موت کا حکم دے دیا۔ وہ شخص کہنے لگا کہ گھر میں سب سے بڑا میں ہی ہوں مجھے صرف تین دن کی مہلت دیجئے کہ میں جائیداد کا انتظام کر آؤں۔ فرمایا اگر تم واپس نہ آئے تو پھر؟ حضرت ابوذر غفاریؓ (652ء) بھی وہیں موجود تھے اٹھ کر کہنے لگے کہ میں ضامن بنتا ہوں اگر یہ واپس نہ آئے تو اس کی سزا مجھے دیجئے۔ چنانچہ اسے مہلت دی گئی تیسرے دن عصر تک اس کا انتظار کیا گیا لیکن وہ نہ آیا مجبوراً حضرت ابوذر کو نوجوانوں کے حوالے کر دیا گیا وہ تلوار کھینچ کر آپ کی گردن اڑانے ہی کو تھے کہ ایک شور بلند ہوا ٹھہرو ٹھہرو میں آ گیا ہوں۔ کیا دیکھتے ہیں کہ وہ نوجوان ایک تیز رفتار اونٹنی پر سوار اڑتا ہوا آ رہا ہے۔ قریب آ کر ناقہ سے اترا دوڑ کر حضرت ابوذر کے قدموں میں گر پڑا اور تاخیر کی معافی مانگی۔ یہ عالم دیکھ کر ان نوجوانوں نے کہا کہ اس شخص کی جان لینا وفا، صداقت اور شجاعت کو قتل کرنا ہے اس لیے ہم اسے معاف کرتے ہیں۔

(469) امثال

الف۔ جو شخص سلام سے پہلے کوئی بات کرے اسے جواب نہ دو (حسن بن علیؓ)

ب۔ اللہ کا خوف انسانی خوف کو دور کر دیتا ہے (سینا)

ج۔ گناہ پہ نادم نہ ہونا ایک ایسا مرض ہے جس کا کوئی علاج نہیں (ابن عربیؒ)

(470) لطیفہ

خلیفہ سلیمان بن عبدالملک (715۔717ء) قدرے وہم پرست تھا اور ہر چیز سے شگون لیتا تھا ایک دن وہ شکار کے لیے نکلا تو سامنے سے ایک کانا آ گیا۔ کہا اسے حبس میں ڈال دو اگر شکار مل گیا تو اسے چھوڑ دیں گے ورنہ سوچیں گے۔

حسن اتفاق سے اس روز خلیفہ کو بے انداز شکار ملا شام کو واپس آ کر پہلا کام یہ کیا کہ کانے کو بلایا معذرت کی اور کہا کہ واللہ تم آج ہمارے لیے نہایت سعود ثابت ہوئے۔ یہ سن کر کانا کہنے لگا:

''اے امیر المومنین! آج صبح آپ نے میری صورت دیکھی اور میں نے آپ کی میں آپ کے لیے مسعود ثابت ہوا اور آپ میرے لیے اس قدر منحوس نکلے کہ دن بھر قید میں سڑتا رہا''

خلیفہ نے کہا کہ گو تمہارے دن کا آغاز برا تھا لیکن انجام برا نہیں اس کے بعد اسے دس ہزار درہم دے کر رخصت کر دیا۔

(471) سقراط کا آخری وقت

آپ نے سنا ہوگا کہ یونان کا مشہور فلسفی سقراط (392 ق م) اپنے دور کے عیاش و عوام دشمن حکمرانوں پر سخت تنقید کرتا تھا اور اسی بناء پر اسے جام زہر پینا پڑا موت سے ایک دن پہلے اس کے شاگرد جیل میں اس سے ملنے گئے وہاں چند دلچسپ سوال و جواب ہوئے مثلاً:

سقراط: ''(ایک شاگرد سے) آپ کیوں رو رہے ہیں؟''

شاگرد: ''اس لیے کہ کل یہ لوگ آپ کو قتل کر دیں گے''

سقراط: ''کیا تم یہ چاہتے ہو کہ کل میں ان کو قتل کر دوں؟''

شاگرد: ''افسوس اس بات کا ہے کہ یہ لوگ آپ کو بے گناہ ذبح کر رہے ہیں''

سقراط: کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں پہلے گناہ کروں اور پھر یہ مجھے ذبح کریں؟''

شاگرد: ''استاد محترم! اگر آپ جیل سے بھاگنا چاہیں تو ناظم زندان ہماری مدد کرے گا اسے ہم خرید چکے ہیں''

سقراط: ''کیا جیل سے فرار بددیانتی نہیں؟''

شاگرد: ''ہمارے یہ بادشاہ کہاں کے دیانتدار ہیں کہ ہم دیانت برتیں''

سقراط: ''یہ تو کوئی معیار نہیں کہ آپ تبھی سچ بولیں گے جب آپ کو یقین ہو جائے کہ دوسرے بھی بول رہے ہیں پھر اگر میں کہیں چلا بھی جاؤں تو کیا وہ لوگ مجھے معاف کر دیں گے؟ اگر اپنوں نے مجھے موت کے قابل سمجھا ہے تو بیگانوں سے آپ کیا توقع رکھتے ہیں؟''

(472)علم و مال

ایک فلسفی نے اپنے بیٹے سے کہا کہ علم اور مال دونوں حاصل کرو خواص تمہارے علم کا احترام کریں گے اور عوام مال کا۔

(473)زن داری

نظام الملک طوسی (1092ء) سے کسی نے پوچھا کہ تخت نشینی کی کم از کم عمر پندرہ سال ہے اور شادی کی اٹھارہ سال یہ کیوں؟ کہا یہ اس لیے کہ ایمانداری سے زن داری زیادہ مشکل ہے۔

(474)اَمثال

الف۔ ہمیشہ سچ بولو تا کہ قسم کھانے کی ضرورت نہ پڑے (علیؑ)

ب۔ بے زری انسان کا وہی حشر کرتی ہے جو زر نے قارون کا کیا تھا (رازی)

ج۔ بے علم دیگ کی طرح ہیں اندر خالی باہر کالی (شاذلی)

(475)لطیفہ

ایک قزوینی جو اصفہان میں ملازم تھا اپنے رفقائے کار کی سازشوں سے معزول ہو گیا۔ کہنے لگا میں ان سازشیوں کے خاندان تک مٹا دوں گا۔ ان لوگوں نے پولیس کو اطلاع دی کہ فلاں شخص ہمیں قتل کرنا چاہتا ہے۔ سرہنگ نے اسے بلا کر پوچھا تو وہ کہنے لگا میں نے قتل کی دھمکی ہرگز نہیں دی میرا ارادہ تو یہاں صرف طبابت کرنے کا ہے۔

(476)غصے کا علاج

تہران میں ایک آدمی اس قدر زود رنج تھا کہ ذرا سی بات پر آپے سے باہر ہو جاتا اور بعد میں سخت پشیمان ہوتا تھا ایک دن اسے ایک دوست نے کہا کہ میرے پاس اس مرض (زودرنجی) کی ایک مجرب دوا ہے، استعمال کر کے دیکھو جونہی غصہ آئے گن کر چار گھونٹ پی لو انشاء اللہ چند روز میں شفا ہو جائے گی اس نے ایسا ہی کیا اور ایک ہفتے میں معتدل ہو گیا اب وہ اصرار کرنے لگا

کہ مجھے اس دوا کا نام بتایئے بڑی منت خوشامد کے بعد اس نے بتایا: "خالص پانی"

(477) کتابوں کا شوق

کسی نے ایک کتب فروش سے پوچھا کہ تمہاری دکان کیسی چل رہی ہے؟ کہا چلے کیسے، جنہیں کتابوں کا شوق ہے ان کے پاس پیسہ نہیں اور جن کے پاس پیسہ ہے انہیں کتابوں کا شوق نہیں۔

(478) ضد کا علاج

ایک معمار ایک اونچے مینار سے پھسلا اور نیچے ایک راہ گزر کے سر پہ جا گرا خود تو بچ گیا لیکن وہ آدمی مر گیا۔ اس کے وارثین نے مقدمہ دائر کر دیا قاضی نے خوں بہا کی سفارش کی لیکن وارث نہ مانے اور قصاص پہ اصرار کرنے لگے۔ اس پر قاضی نے فیصلہ کیا کہ وارثوں میں سے کوئی ایک منارے پہ چڑھے اور وہاں سے معمار کے سر پہ کود پڑے یہ فیصلہ سن کر وارثوں نے خون بہا پہ صلح کر لی۔

(479) اَمثال

الف۔ اللہ کو راضی کر وہ تجھے راضی کرے گا (بسطامیؒ)

ب۔ اگر تم اللہ سے ڈرو گے تو تمہیں کوئی اور نقصان نہیں پہنچا سکے گا اگر غیر سے ڈرو گے تو کوئی اور فائدہ نہیں پہنچا سکے گا (طوسیؒ)

ج۔ اگر ہر شخص کو یہ معلوم ہوتا کہ دوسرے اس کے متعلق کیا باتیں کرتے ہیں تو کوئی آدمی دوسرے کے متعلق کوئی بات نہ کرتا (حریری)

(480) لطیفہ

ایک شاعر بادشاہ کے سامنے قصیدہ پڑھ رہا تھا بادشاہ بار بار کہتا "مکرر" قصیدہ ختم ہوا تو بادشاہ نے اسے دس ہزار درہم دیئے۔ شاعر نے خوش ہو کر نعرہ لگایا "مکرر" شاہ نے دس ہزار اور دے دیئے۔

(481)باورچی اور طبیب

ایک طبیب کا یہ دستور تھا کہ جب کسی مریض کو دیکھنے جاتا تو سب سے پہلے گھر کے باورچی کو بلا کر گلے لگاتا کسی نے اس کا فلسفہ پوچھا تو کہا کہ میرا اہتمام کاروبار انہی باورچیوں کی وجہ سے چل رہا ہے اگر یہ لوگ مرغن اور نا قابل ہضم غذائیں گھر والوں کو نہ کھلاتے تو کوئی بیمار نہ ہوتا۔

(482)رازِ صحت

ایک طبیب سے کسی نے پوچھا کہ آپ کی صحت کا راز کیا ہے؟ کہا میں اپنی دوائیں خود نہیں پیتا۔

(483)لالچ بری بلا

ایران میں ایک شخص اشعت نامی لالچ اور حماقت میں مشہور تھا۔ ایک روز وہ ہوا میں دامن پھیلائے منہ کھولے اور سر آسمان کی طرف اٹھائے جا رہا تھا کسی نے اس حرکت کا سبب پوچھا تو کہنے لگا ممکن ہے کہ کوئی اڑتا ہوا پرندہ انڈہ چھوڑے تو وہ نیچے نہ گر جائے وہ اپنی دھن میں جا ہی رہا تھا کہ ایک چیل کی بیٹھ سیدھی اس کے منہ میں جا گری۔

(484)اَمثال

الف۔ مومن کے دل میں دو چیزیں جمع نہیں ہوسکتیں ایمان اور حسد (مسلم وابوداؤد)

ب۔ قیامت کے دن مومن کے میزان میں سب سے بھاری چیز خوش اخلاقی ہوگی (ترمذی)

ج۔ تم میں سے ہر شخص چرواہا ہے اور تم سے تمہارے ریوڑ کے متعلق لازماً پوچھا جائے گا (بخاری ومسلم)

(485)لطیفہ

ایک روز ایک شیر فروش دودھ کا گڑوا بازار میں لایا جب خریدار نے ڈھکنا اتارا تو اندر خالی

پانی تھا پوچھا یہ کیا ہے؟ کہنے لگا معاف کیجئے میرا لڑکا اس میں دودھ ڈالنا بھول گیا ہے۔

(486)لاف زن سپاہی

ایک سپاہی کو جو اپنی شجاعت قوت اور تیغ رانی کی بے طرح ڈینگیں مارا کرتا تھا ایک مرتبہ جنگ میں شامل ہونا پڑا۔ لوگوں نے دیکھا کہ وہ سرپٹ بھاگا جا رہا ہے۔ کسی نے پوچھا کہ وہ تمہاری قوت کہاں گئی؟ کہنے لگا اس وقت سمٹ کر لاتوں میں آ گئی ہے۔

(487)شاہی کھانا

ایک مرتبہ ایک بادشاہ نے ایک مست درویش کو پُر تکلف کھانا بھیجا اس نے کہا کتوں کے آگے ڈال دو۔ ایک ملازم کہنے لگا بادشاہ کی یہ توہین؟ اگر یہ کھانا کسی اور کو بھیجا جاتا تو فخر سے اس کی گردن بالشت بھر اونچی ہو جاتی۔

مست کہنے لگا:

''آہستہ بولو! اگر کتوں کو یہ معلوم ہو گیا کہ یہ کھانا بادشاہ کے مطبخ سے آیا ہے تو وہ بھی نہیں کھائیں گے''

(488)الٹی منطق

ایک مسافر ایک سرائے میں ٹھہرا اور رات کو اپنا بٹوا سرہانے کے نیچے رکھ کر سو گیا صبح کو جاگا تو پیسے غائب دو چار روز کے بعد جب گھر پہنچا اور بیوی کو یہ کہانی سنائی تو وہ کہنے لگی۔

''میں نہ کہتی تھی کہ نماز پڑھا کرو اگر تم پابند نماز ہوتے تو یہ نقصان نہ ہوتا''

''بیگم! جسے فائدہ ہوا ہے (چور) وہ بھی تو نمازی نہیں تھا''

(489)اَمثال

الف۔ احمق وہ ہے جو دوسروں کو احمق سمجھے (ابن ماجہ)

ب۔ بداخلاقیوں کو برداشت نہ کرنا بداخلاقی ہے (کرخیؒ)

ج۔ باپ کے کارناموں پہ وہی اکڑتا ہے جو خود بے کار ہو (شاذلی)

(490) لطیفہ

شاہی مسخرے نے ایک درباری پہ پھبتی کس دی وہ اس کے کان میں کہنے لگا میں آج تمہیں قتل کر ڈالوں گا۔

مسخرے نے شور مچا دیا ''ظلِ الٰہی! یہ ظالم مجھے قتل کرنا چاہتا ہے۔ بادشاہ نے کہا کہ اگر اس نے یہ حرکت کی تو میں دس منٹ کے اندر اندر اس کی گردن اڑا دوں گا۔ کہنے لگا صاحب عالم! میری موت کے بعد اسے مارنے کا کیا فائدہ ہوگا؟ لطف تو تب ہے کہ میری موت سے دس منٹ پہلے اس کی گردن اڑائی جائے۔

(491) بدتمیزی

بخارا کے سامانی فرماں روا منصور ثانی بن نوح (997-999ء) کے دربار میں مسئلہ تناسخ پہ بحث چل پڑی۔ ایک نیم مُلا یہ ثابت کرنے لگا کہ انسانی روح بعد از مرگ کسی حیوان میں داخل ہو جاتی ہے اور ساتھ ہی زمین پر زور زور سے پاؤں اور کتابوں پر مکے مارنے لگا البیرونی (1048ء) یہ منظر دیکھ کر بولا:

''انسانی روح حیوان میں داخل ہو یا نہ ہو لیکن بعض انسانوں میں حیوانی روح یقیناً داخل ہو جاتی ہے''

(492) سر کا استعمال

جلال الدین ملک شاہ سلجوقی (1072-1092ء) نے عمر خیام (1111ء) کو پیغام بھیجا کہ میرے پاؤں میں موچ آ گئی ہے اور سلطنت کے کام رکے ہوئے ہیں، اس لیے کوئی اچھا سا طبیب بھیجئے خیام نے جواب میں لکھا:

''ظلِ الٰہی! امور سلطنت کے لیے سر استعمال فرمائیے''

(493) بدصورتی کی سزا

یونان کا ایک فوجی سردار اپنی فوج سے پہلے ایک گاؤں میں جا پہنچا تھا۔ بے حد قبیح بدصورت ۔ ایک عورت نے سمجھا کہ کوئی قلی ہے اسے بلا کر کہا کہ ذرا یہ دو چار من لکڑیاں چیر دو۔ وہ اس کام میں مشغول تھا کہ اس کے سپاہی آن پہنچے ایک نے پوچھا سردار یہ کیا کر رہے ہو؟ کہنے لگا "بدصورتی کا جرمانہ ادا کر رہا ہوں"

(494) اَمثال

الف۔ ترقی کے دو پر ہیں اپنی لیاقت اور دوسروں کی حماقت (سقراط)

ب۔ حریص اور حاسد کبھی چین نہیں پاتے (رابعہ)

ج۔ ہنر انسان کا سب سے بڑا دوست ہے (دوانی)

(495) لطیفہ

انگلستان میں نقاشی کا مقابلہ ہو رہا تھا ایک نقاش نے ایک ایسی برہنہ عورت کی تصویر پیش کی جس کے ساتھ فیشنی کپڑوں کے پانچ سات جوڑے بھی رکھے تھے۔ کسی نے اس حرکت کی وجہ پوچھی تو کہنے لگا یہاں کی عورتیں اس تیزی سے فیشن بدلتی ہیں کہ صبح کا لباس کچھ اور ہوتا ہے اور شام کا کچھ اور میں نے تصویر کے پاس چھ سات جوڑے رکھ دیئے ہیں تا کہ فیشن کے مطابق لباس بدلتی رہے۔

(496) خدا کہاں ہے؟

ایک مولوی صاحب نے ایک شاگرد سے امتحاناً پوچھا کہ اگر تم یہ بتا دو کہ خدا کہاں ہے تو تمہیں ایک سیب دوں گا کہنے لگا اگر آپ یہ بتا دیں کہ خدا کہاں نہیں ہے تو میں آپ کو دو سیب دوں گا۔

(497)ذلیل ابنِ ذلیل

ایک کنجوس امیر نے اپنے ملازم سے کہا کہ کھانا لاؤ اور دروازہ بند کر دو بیٹا کہنے لگا ابا جان! بہتر یہ ہے کہ وہ پہلے دروازہ بند کرے اور پھر کھانا لائے باپ نے بیٹے کو شاباش دی اور کہا کہ میں نے تمہارے لیے صرف پچاس لاکھ دینار جمع کیے ہیں لیکن تمہارے اندازے سے معلوم ہوتا ہے کہ تم اپنی اولاد کو کم از کم پانچ کروڑ دینار دے جاؤ گے۔

(498)ڈھیٹ مہمان

ایک مہمان کسی کے ہاں یوں جم کر بیٹھا کہ ہلنے کا نام ہی نہ لیتا گھر والے سخت تنگ آ گئے۔ ایک دن میزبان نے ہمسائے کے ساتھ مل کر ایک پلان تیار کیا رات کو جب یہ مہمان کے ساتھ کھا رہا تھا تو ہمسایہ دروازے پہ آ کر گرجنے اور برسنے لگا۔ پھر کواڑ کو دھکیل کر صحن میں تین چار پٹاخے پھینک دیے مہمان ڈر کر چارپائی کے نیچے گھس گیا۔ جب یہ غوغا فرو ہوا تو میزبان نے مہمان کو بتایا کہ آج سے دو ماہ پہلے میں نے ہمسائے کا ایک مہمان مار ڈالا تھا وہ انتقاماً تمہیں قتل کرنا چاہتا ہے لیکن اگر اس نے تمہاری جان لی تو خدا کی قسم میں اس کے دس مہمانوں کی جان لوں گا۔

آدھی رات کے وقت مہمان دبے پاؤں گھر سے نکلا اور بھاگ گیا۔

(499)اَمثال

الف۔ طاقت کے نشے میں ہنسنا کمزوری کی علامت ہے(ابن عبدربہ)

ب۔ جو شخص ناممکن کے پیچھے بھاگتا ہے وہ ممکن سے بھی رہ جاتا ہے(محقق طوسی)

ج۔ پیدل چلنا اس گھوڑے کی سواری سے بہتر ہے جو انسان کو زمین پر دے مارے (بزرجمہر)

(500)لطیفہ

اصفہان کے قریب ایک پُل کا افتتاح ہو رہا تھا۔ ایک خوش پوش اجنبی پل کے ہر حصے

کونہایت غور سے دیکھ رہا تھا کسی نے اسے انجنیئر سمجھا کسی نے افسر اور کسی نے اصفہان کا تاجر۔ چائے کی میز پر کسی نے اس سے پوچھا کیا آپ کو بھی پل پسند آیا؟ کہنے لگا بہت زیادہ۔ انجنیئر وں کا سب سے بڑا کمال یہ ہے کہ انہوں نے دریا کے آر پار پل بنالیا اگر وہ دریا کی لمبائی پہ بناتے تو دو سو سال میں بھی نہ بنتا۔

(501) جس کی لاٹھی۔۔۔۔

ایک گائے ایک بھیڑ اور ایک اونٹ کہیں جا رہے تھے کہ راستے میں انہیں سبز گھاس کی ایک گٹھی مل گئی۔ سوال پیدا ہوا کہ اسے کون کھائے وہ آپس میں جھگڑ ہی رہے تھے کہ وہاں ایک لومڑی آ نکلی۔ انہوں نے اسے ثالث بنالیا اور اس نے کہا کہ تم میں سے جس کی عمر سب سے زیادہ ہو وہ اسے کھالے اس نے پہلے بھیڑ سے پوچھا وہ کہنے لگی کہ میں اس بھیڑ کی بیٹی ہوں جسے حضرت ابراہیمؑ نے ذبح کیا تھا۔ گائے بولی میں اس بیل کی ماں ہوں جسے حضرت آدمؑ نے ہل میں جوتا تھا اونٹ کی باری آئی تو وہ اس زور سے بڑبڑایا کہ گائے اور بھیڑ ڈر سے بھاگ گئیں اور وہ گھاس کھا گیا۔

(502) واعظ بے علم

ایک پادری واعظ میں کہہ رہا تھا کہ جب یہودیوں نے دانیال کو پکڑ کر اس کے ہاتھ باندھے اور پھر اس کا سر کاٹ دیا تو دانیال سر کو اٹھا کر دریا تک بھاگتا چلا گیا سامعین میں سے کسی نے پوچھا کہ دانیال کے ہاتھ بندھے ہوئے تھے سر کیسے اٹھالیا، دانتوں سے۔

(503) فرمائش کی قسمیں

ایک آدمی ولایت جانے لگا تو احباب و اقارب نے بے شمار فرمائشیں کیں لیکن پیسے دو چار ہی نے دیئے۔ جب چند ماہ کے بعد وہ صرف چند چیزیں لے کر واپس آیا اور دوستوں نے شکایت کی تو کہنے لگا کہ ایک دن میں کشتی میں سیر کر رہا تھا آپ کی فرمائشوں کا خیال آ گیا۔ جیب سے کاغذات نکال کر دیکھنے لگا تو ہوا کا ایک تیز جھونکا آیا اور کئی کاغذ اڑ گئے کسی نے پوچھا کوئی کاغذ بچا بھی؟ کہنے لگا ہاں پیسوں والی تمام فرمائشیں بچ گئیں۔

(504) لطیفہ

ایک دیہاتی گدھے پہ لکڑیاں لادے مدرسہ کے پاس سے گزرا اندر سے ایک مولوی صاحب نکلے پوچھا:

"آپ یہ خطب مرتب (گٹھا) جو اس حمار اسود اللون (کالے گدھے) کی پشت غبار آلود پر نہادہ ہے بہ چند دراہم فضی (چاندی کے درہم) بہ معرض بیع وشرا لانے کی تکلیف گوارا کریں گے"

دیہاتی بولا: "آپ خطبہ پڑھ رہے ہیں یا بھاؤ چکار ہے ہیں؟"

(505) مبالغہ

ایک حاجی حج سے واپس آ کر تفصیل سفر سنانے لگا کہ ایک روز میں صبح سویرے عرفات کی طرف گیا تو وہاں دس ہزار بھیڑ یئے دیکھے۔ کسی نے کہا اتنی تعداد تو ساری دنیا میں موجود نہیں کہنے لگا تو سو ہوں گے کہا ذرا اور سوچو بولا بیس تو یقیناً تھے کہا ذرا اور حافظے پر دباؤ ڈالو تو بولا ایک پہ فیصلہ کرتے ہو؟

(506) سادہ لوح دیہاتی

ایک سادہ لوح دیہاتی گرجے سے بڑبڑاتا ہوا باہر نکلا۔ کسی نے سبب پوچھا تو کہنے لگا کیا کروں؟ یہ پادری کسی طرح خوش نہیں ہوتا کہا آج کیا بات ہوئی؟ بولا پادری پوچھنے لگا کہ خدا کتنے ہیں؟ اور میرے جواب پر بگڑ گیا بولا تم نے کہنا تھا کہ خدا ایک ہے۔

کہا ایک سے اس کی کہاں تسلی ہوتی ہے میں نے تو ستر بتائے اور وہ پھر بھی راضی نہ ہوا۔

(507) شراب کا اثر

ایک مجلس میں زمین کے سکون وحرکت پہ بحث چل پڑی کسی نے کہا کہ اطالیہ کے مشہور منجم گلیلو (1645ء) نے لاکھوں روپے کے صرف سے ایک رصد گاہ بنوائی تھی اور چالیس سال تک سابقہ نظریات کا مطالعہ کرنے کے بعد اعلان کیا تھا کہ زمین گھومتی ہے۔ ایک نے کہا کہ گلیلو نے

بیکار اتنی زحمت اٹھائی شراب کے دو جام چڑھا لیتا تو اسے ساری کائنات گھومتی نظر آتی۔

(508) اَمثال

الف۔ بڑا نام چھوٹے کو بڑا نہیں بناتا بلکہ خود چھوٹا ہو جاتا ہے (عاملی)

ب۔ بھیڑیئے کی سب سے بڑی تمنا یہ ہے کہ وہ چرواہا بن جائے (معری)

ج۔ کتنے نادان ہیں وہ لوگ جو اس خیال سے گناہ کرتے ہیں کہ بڑھاپے میں تلافی کرلیں گے۔ ٹیڑھے درخت کو کون سیدھا کر سکتا ہے؟ (ذہبی)

(509) لطیفہ

بیگم نے خادمہ سے کہا کہ گدھے کا سر لے آؤ پوچھا کیا کرو گی؟ کہنے لگی کہ شوہر کو اُلو بنانے کا یہ بہترین نسخہ ہے۔ اس کو پکا کر کھلا دو تو وہ اشاروں پر ناچنے لگے گا چنانچہ خادمہ باہر گئی اور کہیں سے لے آئی اس نے صحن میں رکھا ہی تھا کہ اوپر سے شوہر آ گیا پوچھا یہ سر کون لایا ہے؟ بیگم کہنے لگی ابھی ابھی ایک کوا اسے چونچ میں اٹھائے جا رہا تھا کہ اس پر چیل جھپٹی اور یہ صحن میں گر گیا۔ شوہر نے اثبات میں سر ہلایا اور آگے نکل گیا۔ کچھ دیر کے بعد بیگم نے خادمہ سے کہا کہ اسے باہر پھینک آؤ پوچھا کیوں؟ کہنے لگی خاوند اسے دیکھ کر ہی الّو بن گیا ہے اب اسے کھلانے کی ضرورت نہیں۔

(510) فلسفہ غم

ایک آدمی کی بیوی مر گئی دوستوں سے کہنے لگا کہ خوشی کو غم سے جدا کرنا ناممکن ہے۔ آج صبح بیگم فوت ہوئی اور دو گھنٹے بعد شراب کا مٹکا ٹوٹ گیا۔

(511) نادہند

تین سال کے مسلسل تقاضوں کے بعد قرض خواہ نے مقروض کو لکھا کہ میں آدھا قرض معاف کرتا ہوں باقی نصف ادا کر دو جواب دیا میں تین سال اور انتظار کروں گا تاکہ آپ نصف باقی بھی معاف فرما دیں۔

(512) ہشیار سگریٹ نوش

ایک شخص نے جیب سے سگریٹ کی ڈبی نکالی اور دائیں طرف کے دو آدمیوں کو سگریٹ پیش کیا انہوں نے کہا ہم نہیں پیتے اس کے بعد اس نے ایک سگریٹ اپنے لیے نکالا اور پھر ڈبی جیب میں ڈال لی کسی نے پوچھا کہ تم نے بائیں طرف کے آدمی کو سگریٹ کیوں پیش نہ کیا اس لیے کہ وہ سگریٹ پیتا ہے۔

(513) اَمثال

الف۔ طالب دنیا اس پیاسے کی طرح ہے جو سمندر کے پانی سے پیاس بجھا رہا ہو جتنا پیئے گا پیاس اتنی ہی بڑھے گی اور بالآخر ہلاک ہو جائے (ابن رشد)

ب۔ اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارا نام زندہ رہے تو پھر کوئی ایسی چیز لکھو جو پڑھنے کے قابل ہو، یا ایسا کام کرو جو لکھنے کے قابل ہو (علیؑ)

ج۔ غذا کو صرف بھوک لذیذ بناتی ہے (لبتی)

(514) لطیفہ

ایک دیہاتی کی خچر شاہی چراگاہ میں جا گھسی۔ داروغے نے اسے پھاٹک میں بند کر دیا اور دیہاتی کو دو چار ڈنڈے مار کر باہر دھکیل دیا۔ وہ انصاف کے لیے قاضی کے پاس پہنچا۔ قاضی نے کہا کہ پوری تفصیل بتاؤ کہنے لگا فرض کیجئے کہ آپ میری خچر ہیں اور طویلے میں بند ہیں۔ میں آپ کو کھول کر پیٹھ پہ پالان اور منہ میں لگام ڈالتا ہوں، اور اچک کر سوار ہو جاتا ہوں، ایک گلی سے دو بڑے بڑے کتے نکل کر حملہ کر دیتے ہیں آپ بھاگ نکلتے ہیں اور شاہی چراگاہ کے سامنے مجھے گرا کر خود اندر چلے جاتے ہیں اس میں قصور کس کا؟ نہ آپ کا نہ میرا۔

(515) ثالث

جنگل میں دو دیہاتی ایک بکری پہ جھگڑ رہے تھے۔ ایک نے اس کا دایاں کان پکڑا ہوا تھا

اور دوسرے نے بایاں وہاں ایک مسافر آ گیا انہوں نے اسے جھگڑے کی تفصیل بتائی اور کہا کہ آپ ثالث بن کر فیصلہ کریں۔ کہا تم دونوں قسم کھا کر عہد کرو کہ میرا فیصلہ مانو گے جب وہ قسم کھا چکے تو کہنے لگا بکری کو چھوڑ دو اور لے کر چلتا بنا۔

(516)''دیانت دار'' داروغہ

ایک آدمی ممنوعہ جنگلات میں شکار کھیل رہا تھا اوپر سے داروغہ آ گیا اور شکاری کو گھیر لیا شکاری نے بہتیری خوشامد کی لیکن داروغہ نہ مانا اور کہنے لگا میں جنگل کا ایک فرض شناس اور دیانت دار محافظ ہوں، اس گناہ کو کبھی معاف نہیں کر سکتا۔ شکاری نے اس کے ہاتھ میں دو سو روپے تھما دیئے کہنے لگا میں دو کو کیا کروں کم از کم پانچ سو تو ہوں تو اس نے ہزار کا نوٹ دے کر کہا کہ پانچ سو واپس کیجئے اس نے نوٹ جیب میں ڈال کر کہا کہ آپ نے اگلے اتوار بھی تو آنا ہے۔

(517)باغیرت درباری

عمارہ بن حمزہ منصور عباسی (754-775ء) کا درباری تھا۔ ایک دن ایک شخص نے فریاد کی کہ عمارہ نے میری فلاں چراگاہ پہ قبضہ کر لیا ہے خلیفہ نے عمارہ کو حکم دیا کہ اپنی کرسی کو چھوڑ کر فریادی کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ کہنے لگا اے امیر المومنین! اگر یہ فریادی سچا ہے تو میں جائیداد واپس کر کے اس سے معافی مانگتا ہوں اور اگر جھوٹا ہے تو اسے معاف کرتا ہوں لیکن میں اس کرسی کو چھوڑنے کے لیے تیار نہیں جو مجھے اپنی محنت اور باپ دادے کی صد سالہ وفاداری سے حاصل ہوئی ہے۔

(518)اَمثال

الف۔ شام کو بھوکا سو جانا صبح کے وقت قرض کے ساتھ جاگنے سے بہتر ہے (فخری)

ب۔ شراب آئی اور عقل گئی (نوشیروان)

ج۔ انسان خدا سے ہم آہنگ ہو کر خدا نما بن جاتا ہے (ابن عربی)

(519)لطیفہ

ایک دفعہ عبدالملک بن مروان (765-705ء) کے سامنے چند جنگی قیدی پیش ہوئے ان میں سے ایک نہایت بدشکل ٹھگنا اور سیاہ رُو تھا۔ خلیفہ نے سب کو موت کی سزا دی یہ ٹھگنا بول اٹھا اے امیر المومنین! میں تو انعام کے قابل ہوں پوچھا وہ کیسے؟ کہا میں اس قدر منحوس واقع ہوا ہوں کہ جس فوج میں شامل ہوتا ہوں اسے لازماً شکست ہوتی ہے۔ اس لیے آپ کی یہ شاندار فتح میری وجہ سے ہے۔ فرمایا کہ اس منحوس کو کچھ دے کر حدود قلمرو سے باہر نکال دو تا کہ ہم اس کے وبال سے محفوظ ہو جائیں۔

(520)اپنا کام

بھیڑیے سے کسی نے پوچھا کہ کیا وجہ ہے کہ جب کتے تمہارا تعاقب کرتے ہیں تو تمہاری رفتار کتوں سے تیز ہو جاتی ہے کہا کتے گڈریے کے لیے دوڑتے ہیں اور میں اپنے لیے۔

(521)حفظ مراتب

ایک دن متوکل عباسی (861-862ء) نے علمائے دربار سے پوچھا کیا وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ منبر کی پہلی سیڑھی پہ چڑھ کر خطبہ دیتے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ دوسری پہ اتر آئے فاروق اعظمؓ تیسری اور جب حضرت عثمان کی باری آئی تو وہ دوبارہ حضور پرنور ﷺ کے زینے پہ چڑھ گئے؟ ایک مسخرے نے جواب دیا کہ اگر ہر خلیفہ ایک ایک زینہ نیچے اترتا رہتا تو آج آپ کو منبر کے پاس کنواں کھود کر اس کی تہ سے خطبہ دینا پڑتا۔

(522)بزرگی بہ عقل است

سپین کے بادشاہ فلپ دوم (1556-1598ء) نے ایک بے ریش نوجوان کو بطور سفیر پوپ کے پاس بھیجا پوپ نے بگڑ کر فلپ کو لکھا:

''ہمیں یہ دیکھ کر رنج ہوا ہے کہ تم نے ایک بے ریش نوجوان کو سفیر بنا کر ہمارے ہاں بھیج

دیا ہے۔کیا تمہارے پاس تجربہ کار عمر رسیدہ اور داڑھیوں والے مدبر نہ تھے؟

فلپ نے جواب دیا:

"اے مقدس باپ! اگر مجھے یہ معلوم ہوتا کہ آپ داڑھی کو اس قدر اہمیت دیتے ہیں تو میں اس نوجوان کی جگہ کوئی بکرا بھیج دیتا"

(523) اَمثال

الف۔ ہر شام سوچو کہ دن کے وقت تم سے کوئی بات منشائے ایزدی کے خلاف تو نہیں ہوئی؟ اور پھر سجدے میں گر کر اگلے دن کو بہتر رنگ میں گزارنے کی دعا مانگو (سینا)

ب۔ اللہ کا ہر فیصلہ عقل پہ مبنی ہوتا ہے اس لیے حرف شکایت کبھی لب پہ نہ لاؤ (غزالیؔ)

ج۔ ہر کام یہ سمجھ کر کرو کہ یہ تمہاری زندگی کا آخری کام ہے (جاحظ)

(524) لطیفہ

ایک واعظ مجمع سے کہہ رہا تھا کہ اگر کوئی شخص شراب پینے کے بعد نشے کی حالت میں مر جائے تو وہ قبر برزخ میں بھی مست رہے گا اور قیامت کے دن مستی ہی کی حالت میں اللہ کے سامنے جائے گا ایک شرابی بول اٹھا:

"مولانا! یہ اعلیٰ درجے کی شراب کہاں سے ملتی ہے؟"

(525) غلط کار و سزا

بغداد میں ایک بڑا ہی بدمزاج کبڑا رہتا تھا۔ یہ بات بات پر اپنی بیوی کو لاتوں، گھونسوں اور ڈنڈوں سے پیٹتا تھا۔ ایک دن تین کبڑے اس کے دروازے پہ آ کر گانے لگے وہ اس قدر خوش آواز تھے کہ گھر والے نے انہیں اندر بلا لیا۔ دیر تک گانا سنتا رہا لیکن بیوی کو قریب نہ آنے دیا۔ دوسرے دن وہ گویے پھر آ گئے اس وقت کبڑا گھر میں نہ تھا بیوی نے انہیں اندر بلا لیا محفل سماع جاری تھی کہ صحن کے دروازے پہ دستک پڑی وہ بھانپ گئی کہ شوہر ہے اس نے جلدی سے کبڑوں کو الگ الگ صندوقوں میں چھپا دیا۔ جب تین چار گھنٹے کے بعد اس کا شوہر باہر گیا تو اس نے

صندوق کو کھولا کہ تینوں مر چکے تھے وہ بہت گھبرائی اور محلے کے ایک مزدور کو بلا کر کہا کہ میرے گھر میں ایک کبڑا رشتہ دار اتفاقاً فوت ہو گیا ہے اگر تم رات کے وقت اسے دجلہ میں پھینک آؤ تو دس دینار دوں گی وہ مان گیا۔

اتفاقاً اس رات اس کا شوہر قریب کے ایک گاؤں میں ایک شادی پہ گیا ہوا تھا وہ مزدور آیا لاش کو دجلہ میں پھینک کر اجرت لینے آیا تو عورت نے دوسرا صندوق کھول کر کہا یہ دیکھو مردہ تم سے پہلے بھاگ آیا ہے مزدور نے اسے بوری میں بند کیا اور پل پہ کھڑے ہو کر تیز دھارے میں پھینک دیا واپس آیا تو عورت نے تیسرا صندوق کھول کر کہا وہ پھر بھاگ آیا ہے مزدور کو غصہ آ گیا اس نے اسے پہلے بوری میں ڈالا اور پھر لب دریا پہنچ کر لاش کے دونوں پاؤں کے ساتھ ایک ایک وزنی پتھر باندھا اور پھر دریا میں پھینک دیا۔

جب وہ واپس آیا تو دیکھا کہ ایک کبڑا (شوہر) اسی گھر پہ دستک دے رہا ہے مزدور للکارا! ابے او بدمعاش! تو بھاگ آیا ہے۔ اس کے بعد وہ چیتے کی تیزی سے اس پہ جھپٹا گلا گھونٹ کر دو منٹ میں اس کا خاتمہ کر دیا اور پھر بوری میں باندھ کر اسے دور ایک برباد کنوئیں میں پھینک دیا۔

(526) عمر

اٹلی کا ایک نوجوان سفیر نپولین (1804ء-1814ء) کے ہاں گیا اس نے نفرت سے پوچھا تمہاری عمر کیا ہے؟ کہا وہی جو آپ کی تخت نشینی کے وقت تھی''

(527) بد اصول ایڈیٹر

جب نپولین (1804ء-1814ء) کو پیہم شکستیں ہوئیں اور اسے فرانس کی پارلیمان نے معزول کر دیا تو وہ ان دنوں وطن سے کہیں دور لڑ رہا تھا۔ جب وہ فرانس کو واپس ہوا تو فرانسیسی اخبارات نے نہایت توہین آمیز سرخیاں باندھیں۔ ہم یہاں صرف ایک اخبار کی چند خبریں درج کرتے ہیں۔

1۔ فرانس 4 مئی معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ فرانس کا راہزن اعظم واپس آ رہا ہے''

2۔ فرانس 10 مئی فلاں ایجنسی نے اطلاع دی ہے کہ فرانس کا وہ ڈاکو اور سنگ دل خونی فلاں جگہ پہنچ گیا ہے"

3۔ فرانس 20 مئی ملک وملت کا وہ دشمن اور کروڑوں انسانوں کا قاتل کل پرسوں ساحل پہ اترنے والا ہے"

جب نپولین ساحل پہ اترا اور فوج دوبارہ اس کے ساتھ مل گئی تو اسی اخبار نے لکھا:

"جلالۃ الملک شہنشاہ معظم اعلیٰ حضرت نپولین اعظم کی فوج آج پیرس میں داخل ہوگئی ہے، کروڑوں انسانوں نے ان کا استقبال کیا ان پر بے اندازہ پھول برسائے اور زندہ باد کے فلک شگاف نعرے لگائے۔

(528) امثال

الف۔ ایک لحہ کے لیے تو سوچو کہ انبیاو فلاسفہ کس چیز کی تلاش میں تھے؟ (ابنِ رُشد)

ب۔ ہر انسان اپنے گرد ایک ایسا دائرہ کھینچنے پر مجبور ہے کہ جس سے باہر وہ قدم نہ رکھے، کیا تم خود یہ دائرہ کھینچ سکتے ہو؟ اگر نہیں تو پھر انبیاء کی مانو (کندی)

ج۔ تم برہنہ پائی سے ڈرتے ہو؟ کیا شیر جوتے پہنا کرتے ہیں؟ (عراقی)

(529) لطیفہ

ایک آدمی ایک سیب لیے امام شافعیؒ (820ء) کے پاس پہنچا اور کہنے لگا کہ میں ایک عجیب حرکت کر بیٹھا ہوں میری مدد فرمایئے۔ کہا کیا ہوا؟ کہنے لگا میں قسم کھا بیٹھا ہوں کہ اگر یہ سیب کھالوں تو میری بیوی مجھ پر حرام اور نہ کھاؤں تو پھر بھی حرام فرمایا سیب کے دو حصے کرو ایک کھالو اور دوسرا پھینک دو۔

(530) عذابِ شہادت

اصفہان کے ایک غسّال (مردے نہلانے والا) کو ایک شہادت کے سلسلے میں حاجی کلباشی کی عدالت میں طلب کیا گیا۔ صبح سے شام تک اس کی شہادت ہوتی رہی۔ حاجی صاحب

نے اتنی لمبی جرح کی اور بات بات پر غسال کو ڈانٹ پلائی تو اس غریب کو غش پہ غش آنے لگے۔

دوسرے روز وہ ایک مردے کو غسل دینے کے بعد جب کفن پہنا چکا تو حاجی کلباشی پہ نظر پڑ گئی فوراً منہ جھکا کر مردے کے کان میں کچھ کہا کسی نے پوچھا کہ کیا کہا ہے؟ کہنے لگا۔

''میں نے مردے سے کہا ہے مبارک ہو کہ حاجی کلباشی کی عدالت میں شہادت دینے سے پہلے تمہاری وفات ہو گئی ہے''

(531) ایمان و منطق

ہلاکو خان (1265ء) کا وزیر نصیر الدین محقق طوسی (1274ء) تاتاریوں کی صحبت میں رہ کر قدرے مائل بہ ستم ہو گیا تھا چونکہ بلند پایہ منطق بھی تھا اس لیے ہر شخص سے ہر بات پہ دلیل مانگتا تھا۔ ایک دفعہ اس نے اعلان کیا کہ جس شخص کے پاس خدا کے وجود پر پختہ دلائل نہیں ہوں گے وہ قتل کر دیا جائے گا۔

ایک مرتبہ طوسی جنگل میں گھوم رہا تھا کہ اسے ایک کسان نظر آیا قریب جا کر پوچھنے لگا کہ خدا دو ہیں یا ایک؟ کہا ایک پوچھا۔ اگر میں کہہ دوں کہ دو ہیں تو تم میری تردید کیسے کرو گے کہا میں اس کدال سے تمہارا سر چیر ڈالوں گا طوسی مسکرایا اور یہ کہہ کر چل دیا۔

''ایمان کے سامنے دلائل ہیچ ہیں''

(532) سازشی کا انجام

ہلاکو خان (1265ء) ایک درباری عالم محقق طوسی (1274ء) سے بہت جلتا اور اس کے خلاف سازشیں کرتا رہتا تھا جب ہلاکو خان کی والدہ کی وفات ہوئی تو اس عالم نے ہلاکو سے کہا کہ قبر میں منکر نکیر بہت سے سوال پوچھتے ہیں، اس لیے طوسی کو اپنی والدہ کے ساتھ دفن کر دیجیے تا کہ یہ ہر سوال کا جواب دے سکے ہلاکو نے طوسی سے اس کا ذکر کیا تو اس نے کہا کہ مجھے اپنے لیے مخصوص رکھئے اور اپنی والدہ کے ساتھ اس عالم کو بھیج دیجیے یہ کام چلا لے گا۔ ہلاکو نے یہ بات مان لی اور اس سازشی کو اپنی ماں کے ساتھ زندہ دفن کر دیا۔

(533)امثال

الف۔ تم عیب چینوں کو یوں نظر انداز کرو گویا تم مصروف عبادت ہو (رازی)

ب۔ تمہارے دل سے نیکی کا ایک چشمہ نکل رہا ہے اسے مکدر نہ ہونے دو (رفائی)

ج۔ جھوٹا سب سے پہلے اپنے آپ کو نقصان پہنچاتا ہے (حسن بصریؒ)

(534)لطیفہ

ایک گھر میں مہمانوں کے لیے مرغا پک رہا تھا باورچی کسی کام کے لیے باہر نکلا تو ایک مہمان ہنڈیا کے قریب گیا دو چار بوٹیاں کھانے کے بعد کہنے لگا اس میں نمک نہیں ہے۔ دوسرے نے بھی یہ حرکت کی اور کہا اس میں مرچیں نہیں ہیں۔ تیسرے نے کہا کہ گھی نہیں ہے باورچی نے واپس آ کر ہنڈیا کو دیکھا تو کہنے لگا اس میں باقی سب کچھ ہے صرف گوشت نہیں ہے۔

(535)نکتہ چیں سے مجاور

ایک مُلّا بو علی سینا (1037ء) سے اتنی نفرت کرتا تھا کہ اس کے جنازے میں بھی شامل نہ ہوا، اس کا اعتراض یہ تھا کہ سینا مذہبا زیدی ہے۔ یعنی زید بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب (736ء) کو بھی امام سمجھتا ہے۔ ایک رات اس نے خواب میں دیکھا کہ حضور ﷺ جنت میں تشریف فرما ہیں اور بو علی سینا ان کے دائیں طرف بیٹھے ہیں۔ اس نے کہا اے حضور! سینا تو زیدی المذہب ہے۔ فرمایا:

کیا تمہارا خیال یہ ہے کہ تم اپنی کم علمی کے باوجود زیدی مذہب کی حقیقت سے آگاہ ہو اور سینا اپنے بے پناہ علم کے باوجود اس سے ناواقف ہے؟

اس خواب کے بعد وہ مُلّا تربت سینا پہ مجاور بن کر بیٹھ گیا۔

(536)آدمیوں کی چار قسمیں

حضرت علیؓ (661ء) کا ارشاد ہے کہ آدمیوں کی چار قسمیں ہیں کریم، سخی، بخیل اور لئیم

1۔ کریم وہ ہے جو خود نہ کھائے اور دوسرے کو کھلائے۔

2۔ سخی وہ ہے جو خود بھی کھائے اور دوسروں کو بھی کھلائے۔

3۔ بخیل وہ ہے جو خود تو کھائے لیکن دوسروں کو نہ کھلائے۔

4۔ اور لئیم وہ ہے جو نہ خود کھائے اور نہ دوسروں کو کھلائے۔

(537) موہوم امید

ایک کتے نے دوسرے کتے کو دیکھا کہ ایک ہڈی کو نوچ رہا ہے۔ کہا کہ یہ ہڈی خراب ہے اسے پھینک دو اور دوسری کی تلاش کرلو کہا۔

''احمق ہے وہ جو ایک اچھی ہڈی کی امید میں خراب ہڈی سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے''

(538) اَمثال

الف۔ دوسروں کا بھلا کرتے وقت یقین رکھو کہ تم اپنا بھلا کر رہے ہو (فارابی)

ب۔ بدکار ایک ایسا چوہا ہے جو گھبراہٹ میں ہر طرف بھاگ رہا ہو (زرقانی)

ج۔ میرے ہاں زندگی کی سب سے بڑی لذت نیکی و عبادت کے تسلسل میں ہے (داتا)

(539) لطیفہ

ایک اندھے سے اس کی بیوی کہنے لگی کاش تمہاری آنکھیں ہوتیں تو تم میرے جمال کو دیکھتے بولا حیرت ہے کہ جمال کے باوجود آنکھوں والوں نے تمہیں ایک اندھے کے حوالے کر دیا؟

(540) آدم ''مقدس''

ایک آدمی مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا ایک آدمی اس کے متعلق دوستوں سے کہنے لگا کہ یہ شخص بڑا متقی پرہیز گار اور عبادت گزار ہے۔ وہ نماز توڑ کر کہنے لگا میں حاجی بھی ہوں۔

(541) شب تنور

کہتے ہیں کہ ایک رات محمود غزنوی (988۔1030ء) نے جشن فتح منایا۔ محل کو سمورو

سنجاب کے پردوں، قد آدم آئینوں اور قندیلوں سے سجایا۔ بہت بڑی دعوت کی جس میں تمام علماء اور شعراء کو بلایا اور سب کو انعام دیا۔ اتفاق سے اس رات بہت سردی تھی ایک برہنہ درویش کو کہیں اور جگہ نہ ملی تو وہ شاہی محل کے قریب ایک نانبائی کے تنور میں گھس گیا جب صبح ہوئی تو اس نے ندا لگائی۔

شب سمور گذشت و شب تنور گذشت

(اے محمود! تیری شب سمور اور میری شب تنور دونوں گزر گئی ہیں)

(542) کم ظرف درویش

ایک درویش نما آدمی پن چکی پہ گیا اور کہنے لگا مجھے مفت آٹا پیس دو۔ چکی والے نے انکار کر دیا تو بولا اگر تم میری بات نہیں سنو گے تو اللہ تم پر اور تمہاری چکی پہ عذاب نازل کرے گا۔ پوچھا کہ اللہ تمہاری ہر دعا سن لیتا ہے کہا ہاں بولا تو پھر دعا کرو کہ اللہ تمہارے غلے کو آٹا بنا دے۔

(543) اُمثال

الف۔ اگر عقل سے کام نہ نکلے تو جنوں سے کام لو (ثعالبی)

ب۔ بھیڑ چھت پہ تھی اور بھیڑیا نیچے بھیڑ نے اسے خوب سنائیں بھیڑیا بولا ''یہ گالیاں تم نہیں بلکہ یہ چھت دے رہی ہے'' (لبستی)

ج۔ جب آئے دن تمہاری رائے بدلتی رہتی ہے تو پھر اپنی رائے پہ بھروسہ کیوں کرتے ہو؟ (سینا)

(544) لطیفہ

کسی نے ایک پروفیسر سے پوچھا کہ آپ کی سالی کے ہاں لڑکا ہوا ہے یا لڑکی؟ کہا مجھے ابھی اطلاع نہیں ملی اور نہیں کہہ سکتا میں خالو بنا ہوں یا خالہ۔

(545) عذاب الٰہی

ایک عورت نے اپنے بیٹے کے اتالیق (استاد) سے کہا کہ میرا بیٹا بے ادب اور نافرمان ہو گیا ہے اسے ذرا ڈراؤ تا کہ یہ سنبھل جائے۔ معلم نے اپنی ڈاڑھی اکٹھی کر کے منہ میں پکڑ لی پھر شکل بگاڑ کر اس نے زور سے چیخ ماری کہ وہ عورت ڈر سے اوندھی جا پڑی۔ ہوش میں آئی تو کہنے لگی میں نے تمہیں بچے کے متعلق کہا تھا یہ نہیں کہا تھا کہ میری جان بھی ساتھ ہی نکال دو کہنے لگا۔

''جب عذاب آتا ہے تو خشک و تر سب کو لپیٹ میں لے لیتا ہے''

(546) گناہ چھپ نہیں سکتا

ایک شخص نے حضرت سلیمان (950ء ق م) سے شکایت کی کہ میری بطخ ہمسایوں میں سے کسی نے چرالی ہے اور سب منکر ہو گئے ہیں۔ آپ نے سب کو مسجد میں طلب اور خطبہ میں فرمایا کہ تم میں سے ایک شخص نے ہمسایہ کی بطخ چرالی ہے اور بطخ کا ایک پر اس کے بالوں سے چمٹا ہوا ہے یہ سنتے ہی چور نے سر کو جھاڑا اور پکڑا گیا۔

(547) زور اور ڈر

ایک مسافر ہزار دینار کی تھیلی لیے جا رہا تھا۔ اسے راہزن کے خوف سے نہ نیند آتی ہے اور نہ بھوک لگتی۔ تنگ آ کر اس نے تھیلی پھینک دی اور اس کا ڈر جاتا رہا پیچھے ایک اور مسافر آ رہا تھا اس نے وہ تھیلی اٹھالی اور ڈر سے تیز بھاگنے لگا جب اگلے مسافر کے پاس پہنچا تو پوچھنے لگا اس راہ پہ چور کا ڈر تو نہیں کہا۔

''تھیلی پاس ہو تو ہے ورنہ نہیں''

(548) اَمثال

الف۔ اگر ابن آدم کے پاس سونے سے لبریز دو وادیاں ہوں تو وہ تیسری کی تمنا کرے گا (مسلم)

ب۔ اگر ایک حاکم عوام سے دور رہے تو اللہ اس سے دور رہے گا (ابوداؤد)

ج۔ قیامت کے دن حاکم عادل اللہ سے بہت قریب ہوگا اور ظالم بہت دُور (ترمذی)

(549) لطیفہ

ایک دیہاتی ایک میلے میں گیا اور اس کا ایک جوتا کھو گیا واپسی پر گھر والوں نے میلے کا حال پوچھا تو کہنے لگا میلہ کیسا چند بدمعاشوں نے میرا جوتا چرانے کے لیے ڈھونگ رچایا تھا۔

(550) احساس کمتری

ایران میں ایک آدمی کا انداز گفتگو یہ تھا:

''ایک دن میرے والد نے جو امیر خراسان تھے دس ہرن مارے۔ فلاں معاملے میں میرے والد نے جو امیر خراسان تھے یہ فیصلہ کیا ایک دن کسی علمی مسئلے پہ بحث ہو رہی تھی کہ وہ بول اٹھا:

''اس مسئلے پر میرے والد کی جو امیر خراسان تھے رائے یہ تھی''

حاضرین میں سے ایک نے پوچھا:

''آپ کے اس والد کی رائے کیا تھی جو امیر خراسان نہیں تھے''

(551) کُند ذہنی کا کیا علاج؟

تاریخ کے پرچے میں منچلے ممتحن نے پوچھ لیا:

''محمود غزنوی کہاں کا رہنے والا تھا؟''

لڑکے نے کوئی جواب نہ لکھا والد نے اسے سمجھایا کہ ''غزنوی'' کے معنی ہیں غزنہ کا رہنے والا۔ اس کی مثال ہے قاسم بغدادی رحیم بغدادی عارف بغدادی۔

یہ سب بغداد کے رہنے والے تھے دوسرے دن پھر ویسا ہی ایک سوال آ گیا۔

''شہاب الدین غوری کا گھر کہاں تھا؟''

لڑکے نے کہا:

''یہ سب بغداد کے رہنے والے تھے''

(552) انبار القاب

آدھی رات کے بعد ایک سرائے پہ دستک ہوئی مالک نے پوچھا کون ہے؟

جواب ملا:

''عزت مآب، فضیلت ایاب، عالم پناہ، فلک دستگاہ، آقائے آقایاں، سرکار بندگاں، امیر خراسان، حاجی مرزا حسن علی خاں مدظلہ ودام اقبالہ تشریف لائے ہیں''

مالک نے کہا معاف فرمایئے ہمارے ہاں اتنے آدمیوں کے لیے جگہ نہیں ہے۔

(553) اَمثال

الف۔ تمہارے اچھے حاکم وہ ہیں جن سے تم محبت کرو اور وہ تم سے کریں۔ برے وہ ہیں جنہیں تم برا سمجھو تم ان پر لعنت بھیجو اور وہ تم پر (ترمذی)

ب۔ اللہ کی پناہ ان حاکموں سے جو میرے بعد آئیں گے، وہ ایسے خوشامدیوں سے محصور ہوں گے جو ان کے دروازوں پہ بار بار جائیں گے وہ ظلم میں ان کی مدد اور جھوٹ میں ان کی تصدیق کریں گے وہ میرے نہیں نہ میں ان کا (ترمذی، نسائی)

ج۔ تین دعائیں یقیناً قبول ہوتی ہیں:

مظلوم کی دعا، مسافر کی دعا اور نافرمان اولاد کے خلاف والد کی دعا (مسلم بخاری)

(554) لطیفہ

ایک کنجوس ایک درزی کے پاس گیا اور کہا کہ اس کپڑے سے دو کرتے بنا دو چند روز کے بعد لینے گیا تو درزی نے کہا ایک کرتہ چوری ہو گیا ہے اور دوسرا میں نے سلائی کے عوض رکھ لیا ہے۔

(555) بدمزاج بیوی

خلیل ثقفی لکھتا ہے کہ میں کسی کام کے لیے ایک آدمی کے پاس گیا دیکھا کہ وہ ضعف پیری کی وجہ سے لازم الفراش ہے اور بات تک کرنے سے عاجز ہے۔ میں نے حاجت بتائی تو بوڑھے

نے کہا میرے بڑے بھائی سے ملو میں اس کی تلاش میں نکلا۔ دیکھا کہ ایک نہایت توانا وصحت مند آدمی ہل چلا رہا ہے۔ مجھے بڑی حیرت ہوئی کہ بڑے کا حال یہ اور چھوٹے کا وہ علیک سلیک کے بعد میں نے حاجت بتائی تو اس نے کہا کہ فلاں پتے پر میرے بڑے بھائی سے ملو میں وہاں گیا تو دیکھا کہ بتیس برس کا ایک جوان پولو کھیل رہا ہے۔ فارغ ہو کر اس نے میری بات سنی اور پوری طرح مدد کی۔ رخصت ہونے سے پہلے میں نے پوچھا کیا آپ واقعی اپنے دو بھائیوں سے بڑے ہیں؟ کہا بیشک پھر پوچھا کہ آپ تینوں کی صحت میں یہ تفاوت کیوں ہے؟ کہا میرے سب سے چھوٹے بھائی کو بد مزاج بیوی ملی اور اس کی وہ حالت ہوگئی۔ منجھلا قدرے خوش قسمت تھا کہ اسے اچھی بیوی مل گئی اور میں نے شادی ہی نہیں کی۔

(556) تقریر کے لیے اشارات

سمعون واعظ کو ایک بڑے جلسے میں تقریر کے لیے بلایا گیا چونکہ یہ اس کا پہلا موقعہ تھا اس نے بڑے زور وشور سے تیاری کی اور ایک کاغذ پر اشارات لکھ لیے۔ جب جلسے میں تقریر کے لیے اٹھا اور جیب میں ہاتھ ڈالا تو دیکھا کہ کاغذ غائب ہے۔ پہلے تو سخت گھبرایا لیکن بعد میں سنبھل کر کہنے لگا:

"خواتین وحضرات! میں آج آپ کے سامنے زندگی کے نہایت اہم مسائل پہ گفتگو کرنا چاہتا تھا لیکن میرا مشاہدہ وتجربہ یہ ہے کہ آپ پر کسی بات کا کوئی اثر قطعاً نہیں ہوتا اس لیے میں اجازت چاہتا ہوں"

(557) سُود خور

ریاضی کے استاد نے شاگرد سے پوچھا کہ اگر تمہارے والد کسی حاجت مند کو ایک سو روپیہ دو فیصدی شرح سود پہ قرض دیں تو سال کے آخر میں کل کتنی رقم وصول کریں گے؟ کہا ایک سو چالیس روپے استاد نے ڈانٹ کر کہا تم حساب بالکل نہیں جانتے بولا میں تو حساب جانتا ہوں آپ میرے والد کو نہیں جانتے۔

(558) اَمثال

الف۔ اللہ اس آدمی پہ ناراض ہوتا ہے جو دعا نہ مانگے (ترمذی)

ب۔ جب کوئی آدمی اللہ کا ذکر کرتا ہے تو اس پر اللہ کی رحمتیں برستی ہیں اور فرشتے اس پہ سایہ کرتے ہیں (مسلم و ترمذی)

ج۔ میں دنیا میں ایک ایسا سوار ہوں جو ایک درخت کے نیچے آرام کرنے کے لیے اترا اور شام کو آگے نکل گیا (ترمذی)

(559) لطیفہ

ایک دیہاتی شہر میں آیا۔ ایک صراف کی دکان میں جھانک کر دیکھا کہ ہر طرف یا تو زیور رکھا ہے اور یا دینار۔ پوچھنے لگا یہاں کیا بکتا ہے؟ صراف بھانپ گیا کہ بالکل گاؤدی ہے، کہا یہاں خچر بکتے ہیں پوچھا اب صرف آپ ہی رہ گئے یا کوئی اور بھی ہے؟

(560) چکنا گھڑا

رئیس بلدیہ نے شہر کے تمام کوچوانوں کو جمع کر کے دیانت داری پہ طویل لیکچر دیا۔ اس دوران میں ان کی نظر ایک بوڑھے کوچوان پہ پڑی جو پچھلی صف میں جمائیاں لے رہا تھا۔ اسے مخاطب کر کے پوچھا کہ اگر تمہارے تانگے میں ایک مسافر اپنا بیگ بھول جائے تو اس میں دس ہزار روپیہ ہو تو تم کیا کرو گے کہنے لگا فوراً تانگہ بیچ کر تجارت شروع کر دوں گا۔

(561) یہ مچھلی

ایک آدمی ہوٹل میں کھانا کھا رہا تھا بیرے کو بلا کر پوچھا یہ مچھلی کب خریدی تھی؟ کہنے لگا مجھے علم نہیں مجھے یہاں آئے صرف بیس دن ہوئے ہیں۔

(562) بھوک کا علاج

ایک کنجوس امیر تپ محرقہ میں مبتلا ہو گیا۔ بعد از شفا طبیب سے پوچھنے لگا کہ پچھلے پندرہ دن

میں مجھے ایک دن بھی بھوک نہ لگی اس کی کیا وجہ تھی؟ کہا تپ سے بھوک مر جاتی ہے۔ کہنے لگا کہ پھر کوئی ایسی تدبیر کیجئے کہ میرے تمام نوکر تپ میں مبتلا ہو جائیں۔

(563) امثال

الف۔ شراب کے سلسلے میں حضور پرنور ﷺ نے آٹھ آدمیوں پہ لعنت بھیجی ہے۔ نچوڑنے والا، پینے والا، پلانے والا، بیچنے والا، خریدنے والا، بطور تحفہ دینے والا، لینے والا اور شراب کا پیسہ کمانے والا (ترمذی)

ب۔ جب حضور ﷺ پہ کوئی پریشانی آتی تو آپ ذکر وصلوٰۃ میں مصروف ہو جاتے (ترمذی)

ج۔ اے علی! تین باتوں میں کبھی تاخیر نہ کروادائے نماز میں۔ بسلوٰۃ جنازہ میں اور بیوہ کے نکاح میں (ترمذی)

(564) لطیفہ

کہتے ہیں کہ مہاراجہ رنجیت سنگھ (1827ء) کے زمانے میں ایک موچی نے ایک آدمی کو مار ڈالا اور اسے سزائے موت مل گئی۔ گاؤں کے چند آدمی مہاراجہ کے دربار میں گئے اور کہا کہ حضور! ہمارے گاؤں میں صرف یہی آدمی موچی کا کام کرتا تھا، اگر اسے پھانسی دے دی گئی تو ہمیں بے حد تکلیف ہوگی اس لیے اس کی جگہ فلاں جُلا ہے کو پھانسی دے دی جائے۔ تحقیق سے معلوم ہوا کہ گاؤں میں جُلاہا بھی ایک ہی ہے اس لیے ایک بنئے کو پھانسی پہ لٹکا دیا گیا۔

(565) بخشش کی لذت

کہتے ہیں کہ سلطان نور الدین ایوبی (1136۔1196ء) کا اونٹ گم ہو گیا۔ آپ نے منادی کرائی کہ جو شخص اونٹ کو ڈھونڈ لائے گا اسے انعام بھی دوں گا اور وہ اونٹ بھی۔ کسی نے پوچھا اس کا فائدہ؟ کہا میرا پہلا مقصد وہ لذت ہے، جو گم شدہ چیز کو پانے سے ملتی ہے، دوسرا بخشش کی لذت، تیسرا ڈھونڈ لانے والے کی اجرت۔

(566) دامِ ابلیس

ایک دن شیطان حضرت نوح علیہ السلام کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ میں آپ کے احسان کا شکریہ ادا کرنے آیا ہوں۔ پوچھا کون سا احسان؟ کہا آپ کی قوم آپ کی بددعا سے غرق ہوگئی اور مجھے انتہا درجے کی خوشی ہوئی کیونکہ تباہی میرا کام تھا جو آپ نے کر دیا، اس کے عوض میں آپ کو ایک پتے کی بات بتانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ مجھ سے بچئے پوچھا اس کا راستہ کیا ہے کہا غصہ پی جایئے۔

(567) تقسیم ازل

ایک دفعہ دس پندرہ خچریں ایک بوڑھی خچر کے پاس گئیں اور کہنے لگیں کہ ہم بوجھ اٹھا کر زندگی سے تنگ آ گئی ہیں، اس مصیبت سے رہائی کی کوئی سبیل بتایئے۔ کہنے لگی میں اللہ سے دعا مانگوں گی اور تم جلد آزاد ہو جاؤ گی۔ پوچھا وہ دن کب آئے گا؟ کہا جس روز کی تمہاری لید سے عطر کی خوشبو آنے لگے گی۔ خچریں خوش ہو کر واپس آ گئیں لیکن وہ دن آج تک نہیں آیا۔

(568) امثال

الف۔ جو شخص رزق میں وسعت چاہتا ہے وہ رشتہ داروں سے محبت کرے (بخاری)

ب۔ پردہ پوش کے عیوب پر اللہ پردہ ڈالتا ہے (ابوداؤد)

ج۔ تمہارا بھائی ظالم ہو یا مظلوم اس کی مدد کرو کسی نے پوچھا یا رسول اللہ! ظالم کی مدد کا مطلب؟ فرمایا اسے ظلم سے روکو (بخاری و ترمذی)

(569) لطیفہ

شاگرد: ''ترجیح بلا مرجح کا مفہوم واضح فرمایئے''

استاد: ''زندگی میں بار بار ایسے مواقع آتے ہیں کہ آدمی فیصلہ نہیں کر سکتا کہ وہ کیا کرے۔ مثلاً ایک شخص کو مختلف محکموں میں دو نوکریاں ملتی ہیں دونوں کی تنخواہ ایک سہولتیں یکساں

اور مقام ملازمت ایک اب اسے انتخاب (ترجیح) کے لیے کسی محرک (مرجح) کی ضرورت ہے مثلاً کام کی نوعیت افسر کی شہرت یا کسی بزرگ کا مشورہ وغیرہ اگر یہ محرک نہ ہوتو وہ کوئی فیصلہ نہیں کر سکے گا''

شاگرد: اس سے ذرا واضح مثالیں پیش فرمایئے''

استاد: فرض کرو کہ دو کھرلیوں کے درمیان ایک بیل کھڑا ہے دونوں میں ایک ہی قسم کی ہم مقدار گھاس ہے۔ بیل سے دونوں کھرلیوں کا فاصلہ بھی برابر ہے۔ اب اگر وہاں کوئی محرک نہیں ہوگا تو بیل کسی کھرلی کی طرف نہیں جائے گا اور بھوک سے مر جائے گا۔

شاگرد: ''یہ تو ممکن ہے کہ بیل آپ کا شاگرد رہا ہو''

(570)''بھکاری''

ایک روز بوعلی سینا (1037ء) گھر سے ہنستے ہوئے باہر نکلے کسی نے وجہ پوچھی تو کہنے لگے: آج میری چھوٹی بچی نے مجھ سے ایک درہم مانگا میں نے کہا جیب خالی ہے بگڑ کر ماں سے کہنے لگی کیا دنیا کے باقی تمام مرد مر گئے تھے کہ تم نے اس بھکاری سے شادی کر لی؟

(571)بے غرض

ایک بادشاہ سے کسی نے پوچھا کہ تم کس درباری کو زیادہ پسند کرتے ہو؟ کہا اسے جو اپنے مفاد کی بات نہ کرے۔

(572)متاعِ قافلہ

ڈاکوؤں نے ایک قافلے کو جس میں ایک عالم بھی تھا لوٹ لیا مسافروں کی آہ و فریاد سے ایک کہرام بپا ہو گیا لیکن اس عالم نے نہ کوئی فریاد کی نہ شکوہ۔ ایک ڈاکو نے اس کی وجہ پوچھی تو کہنے لگا ان مسافروں کی متاع وہی تھی جو تم نے لوٹ لی اور میری متاع (علم) بدستور باقی ہے۔

(573) اَمثال

الف۔ جو شخص چھوٹوں پہ رحم اور بڑوں کا احترام نہیں کرتا وہ ہم سے نہیں (ترمذی)

ب۔ سلام میں پہل کرنا اونچے آدمی کا کام ہے (ابوداؤد ترمذی)

ج۔ مصافحہ سے دل صاف ہوتے ہیں اور تحفے سے محبت بڑھتی ہے (موطا)

(574) لطیفہ

ایک کتا ایک مسافر پہ جھپٹا۔ مسافر نے اسے کلہاڑی ماری اور وہ مر گیا دہقان مسافر کو پکڑ کر عدالت میں لے گیا۔

قاضی: تم نے کتے کو کیوں قتل کیا؟

مسافر: اس نے مجھ پر حملہ کیا تھا۔

قاضی: تم نے کلہاڑی کے دستے سے کیوں کام نہ لیا؟

مسافر: اس لیے کہ کتے نے دانتوں سے کام لیا تھا اگر وہ دم کی طرف سے حملہ کرتا تو میں بھی کلہاڑی کی دم (دستہ) سے کام لیتا''

(575) اعتراف گناہ

ایک دیہاتی اعتراف گناہ کے لیے پادری کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ میں نے اچھی گندم میں بری ملا کر فروخت کی ہے۔ پادری نے اس کے لیے دعا کی اور کہا کہ آئندہ ایسا نہ کرنا۔ چند روز کے بعد گرجے میں گیا تو پادری نے پوچھا تمہاری توبہ کا کیا حال ہے؟ کہنے لگا اب میں اچھی گندم میں بری نہیں ملاتا بلکہ بری میں اچھی ملایا کرتا ہوں۔

(576) پاکستانی امیر

ایک پاکستانی امیر بعد از نماز یہ دعا مانگ رہا تھا:

''اے اللہ مجھے ایک لاکھ روپیہ عنایت کر اور پھر بے شک واپس لے لے اس کی بیوی نے

پوچھا کہ یہ کس قسم کی دعا ہے۔ کہنے لگا ذرا رقم گھر میں آنے دے اس کے بعد میں دیکھوں گا کہ وہ واپس کیسے لیتا ہے؟ جان دے دونگا لیکن پیسہ نہ دونگا۔

(577) اَمثال

الف۔ مریض کی عیادت کرنے والا جب تک مریض کے پاس رہتا ہے جنت میں ہوتا ہے (مسلم)

ب۔ ہمسایوں کو ستانے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا (بخاری)

ج۔ غماز جنت میں نہیں جائے گا (بخاری و مسلم)

(578) لطیفہ

باپ نے بچّے کی قابلیت معلوم کرنے کے لیے پوچھا ''میاؤں میاؤں'' کون کرتا ہے؟ کہا بلی ''عف عف'' کون کرتا ہے؟ کہا کتا ''ہیں ہیں'' کون کرتا ہے؟ بچّے نے یہ آواز نہیں سنی تھی کہنے لگا ''ابا''

(579) غلط اقدام غلط انجام

کسی وقت ایران میں یہ دستور تھا کہ اگر کوئی شخص شام کے وقت وفات پاتا تو گھر والے اپنے وقت پہ سو جاتے اور میت کی نگرانی کے لیے کسی کو اجرت پہ بلا لیتے۔ ایک دفعہ ایک گھر میں میاں بیوی کا جھگڑا ہو گیا اور بیوی نے میاں کو ڈرانے کے لیے سانس کھینچ لی۔ میاں یہ سمجھا کہ مر گئی ہے اس نے نگرانی کے لیے ایک آدمی کو بلا لیا اور خود سو گیا۔ آدھی رات کے وقت یہ آدمی کچھ گنگنانے لگا تو بیوی بولی میت کے سرہانے بیٹھ کر گانا شرافت نہیں۔ آدمی نے جواب دیا کہاں کی شرافت ہے کہ ایک مردہ زندوں کے معاملات میں دخل دے اور پھر اس کے سر پر ایک ایسا لٹھ رسید کیا کہ وہ ہلاک ہو گئی۔

(580) پاسِ عہد

ایک شخص نے ایک عورت کو دیکھا کہ ایک نئی قبر پہ بیٹھ کر پنکھا جھل رہی ہے۔ پوچھا یہ کیا کر رہی ہو؟ کہنے لگی یہ میرے شوہر کی قبر ہے اور میں اسے خشک کر رہی ہوں۔ پوچھا کیوں؟ کہا میں نے شوہر سے عہد کیا تھا کہ جب تک تمہاری قبر خشک نہیں ہو جائے گی میں دوسرا نکاح نہیں کروں گی۔

(581) خانہ ہمہ آفتاب

ایک لڑکا درخت پہ چڑھ کر سیب توڑ رہا تھا مالی نے دیکھ کر آواز دی فوراً اترو ورنہ میں تمہارے باپ کو بلاتا ہوں کہا بلانے کی ضرورت نہیں وہ ساتھ کے درخت پہ سیب توڑ رہا ہے۔

(582) پاسِ اَمثال

الف۔ کسی نے حضور ﷺ سے کہا کہ کفار کے لیے بددعا کیجئے فرمایا میں کائنات کے لیے رحمت بن کر آیا ہوں (مسلم)

ب۔ اچھی بیوی دنیا کی عمدہ متاع ہے (مسلم ونسائی)

ج۔ حضور ﷺ سے کسی نے پوچھا کہ نجات کیا ہے؟ فرمایا زبان پہ قابو رکھنا اور گناہ پہ رونا (ترمذی)

(583) لطیفہ

ایک دفعہ مُلّا نصیر الدین کو بھوک نے ستایا گھر میں کچھ تھا نہیں حیران کہ کیا کرے اتنے میں ایک گھر سے رونے دھونے کی آواز آئی۔ وہاں جا کر کہنے لگا کہ اگر مجھے دو سیر حلوہ کھلا دو تو میں اسم اعظم کی برکت سے مردے کو زندہ کر دوں گا۔ حلوہ کھانے کے بعد پوچھنے لگا کہ وہ مُردہ کون تھا؟ جواب ملا کہ مہاجن تھا کہا میں ایسے ذلیل انسان کو زندہ نہیں کرنا چاہتا اور اٹھ کر چلا گیا۔

(584)اجنبی پہ اعتماد

ایک بادشاہ نے وزیر سے کہا کہ شہر کے احمقوں کی فہرست تیار کرو اس نے تعمیل کی اور بادشاہ کا نام سرفہرست لکھ لایا بادشاہ نے وجہ پوچھی تو کہنے لگا کہ کل ایک اجنبی نے دربار میں آ کر کہا تھا کہ اس کے پاس عمدہ نسل کا ایک گھوڑا ہے آپ نے گھوڑا دیکھے بغیر سودا کر لیا اور اسے رقم دے دی وہ شخص شکل وصورت میں نوسر باز نظر آتا تھا اور میرا خیال یہ ہے کہ وہ کبھی واپس نہیں آئے گا بادشاہ نے پوچھا کہ اگر وہ آ گیا تو پھر؟ کہا تو پھر میں آپ کا نام کاٹ کر اس کا لکھ دوں گا۔

(585)شکرانہ

ایک دولت مند مرنے لگا تو اس نے شہر کی ایک عورت کو یہ خط لکھا:

''آج سے پچاس برس پہلے میں نے آپ سے شادی کی خواہش کی تھی لیکن آپ نے منظور نہ کی۔ میں نے شادی نہ کرنے کی قسم کھا لی اور میری زندگی نہایت اطمینان سے بسر ہوئی۔ میری اس کامیاب زندگی کا سہرا آپ کے سر ہے اس لیے یہ دس ہزار درہم کا شکرانہ قبول کیجئے۔

(586)بندر کا شوق

والدین نے دولت کی لالچ میں اپنی لڑکی کی شادی ایک بدصورت امیر زادے سے کر دی۔ ایک دن لڑکی نے برسبیل تذکرہ کہا کہ بعض لوگوں کو کتوں کا شوق ہوتا ہے اور بعض کو کبوتروں اور طوطوں کا لیکن مجھے بندروں کا شوق تھا اور میرے ابا جی میرے لیے ایک نہایت پیارا سا بندر خرید لائے تھے۔

دولہا کہنے لگا کہ اگر اب بھی وہ شوق باقی ہو تو میں ایک اچھا سا بندر لے آؤں کہنے لگی:

''آپ کی موجودگی میں ضرورت نہیں''

(587)اَمثال

الف۔ دوسرے کی تعریف دراصل اس حقیقت کا اعلان ہے کہ وہ آپ سے بعض باتوں میں مِلتا جُلتا ہے (فارابی)

ب۔ اللہ ہمیں مصائب کے دریا میں ڈبونے کے لیے نہیں بلکہ ہمارے دامن کو دھونے کے لیے ڈالتا ہے (ابن عربیؒ)

ج۔ حضورﷺ کا آخری ارشاد یہ تھا کہ نمازوں کی حفاظت اور ماتحتوں سے بہتر سلوک کرو (ابوداؤد)

(588) لطیفہ

ایک مسافر ایک ایسے گاؤں میں پہنچا جو چوری چکاری کی وجہ سے بدنام تھا۔ وہ مسجد میں گیا اور جوتوں سمیت نماز پڑھنے لگا کسی نے کہا جوتوں کے ساتھ نماز ناجائز ہے تمہاری نماز نہیں ہوئی کہنے لگا نہیں ہوئی تو نہ سہی جوتے تو بچ گئے۔

(589) زبان خلق کو

ایک دفعہ حضورﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے کہ گلی سے ایک جنازہ گزرا پوچھا کس کا جنازہ ہے؟ جواب ملا فلاں کا سب صحابہ بول اٹھے بڑا ہی مخیر پاکباز اور نیک انسان تھا۔ آپ نے فرمایا یہ جنت میں جا رہا ہے کچھ دیر کے بعد ایک اور جنازہ گزرا۔ معلوم ہوا کہ ایک شریر اور بدکن کا جنازہ ہے۔ صحابہ نے کہا الحمدللہ! کہ اس مفسد سے شہر کو نجات ملی حضورﷺ نے فرمایا:

''یہ جہنم میں پہنچ چکا تم لوگ زمین پر اللہ کے ترجمان و شاہد ہو'' (بخاری مسلم ترمذی)

(590) اللہ کا سایہ

حضور پر نورﷺ کا ارشاد ہے کہ میدان حشر میں اللہ سات آدمیوں کو عرش کے سائے میں جگہ دے گا۔

1۔ حاکم عادل

2۔ جوان عابد

3۔ مسجد سے محبت کرنے والا

4۔ دوسرے سے اللہ کی خاطر محبت یا نفرت کرنے والا

5۔ ایک حسین عورت کے اشاروں کو ٹھکرا دینے والا

6۔ خفیہ خیرات کرنے والا

7۔ اور اللہ کے ذکر میں رونے والا (مسلم)

(591) مامون کی سیاست

مامون الرشید (813۔833ء) سے کسی نے پوچھا کہ آپ کی کامیابی کا راز کیا ہے؟ فرمایا راز یہ ہے کہ جہاں تازیانے سے کام نکل سکتا ہو وہاں میں تلوار سے کام نہیں لیتا۔ جہاں زبان کام دے سکتی ہو وہاں تازیانہ نہیں چلاتا اور عوام کو اپنے آپ سے کبھی الگ نہیں ہونے دیتا۔ اگر وہ رسی کو کھینچ کر توڑنے لگیں تو میں اسے ڈھیلا کر دیتا ہوں اور جب وہ اسے ڈھیلا چھوڑ دیں تو میں کھینچ لیتا ہوں۔

(592) اَمثال

الف۔ خوشی زندگی کا ایک رخ ہے اور غم دوسرا۔ زندگی دونوں سے مکمل ہوتی ہے (کندی)

ب۔ جلوت میں دوستوں کی تعریف کرو اور خلوت میں ملامت (فارابی)

ج۔ پچیس سال کی عمر تک نادانیاں پینتالیس تک سخت کوشیاں اور بعد میں پشیمانیاں (عراقی)

(593) لطیفہ

ایک دن مُلا نصیر الدین کو اس کی بیوی نے کہا کہ ذرا پرے ہٹو وہ فوراً گدھے پہ سوار ہو کر سو میل دور ایک شہر میں چلا گیا اور وہاں سے خط لکھا:

"اتنا کافی ہے یا اور ہٹوں؟"

(594) جھوٹے آنسو

امام شعبیؒ (مشہور محدث۔723ء) لکھتے ہیں کہ ایک دن میں مشہور فقیہہ قاضی شریح بن حارث بن قیس کوفی (699ء) کے ہاں گیا۔ وہاں ایک عورت اپنے شوہر کی شکایت لے کر آئی وہ

زارزار رو رہی تھی۔ میں نے کہا کہ یہ عورت بڑی مظلوم معلوم ہوتی ہے پوچھا کوئی دلیل؟ میں نے کہا اس کا رونا فرمایا یوسفؑ کے بھائیوں نے یوسفؑ کو کنویں میں پھینک دیا اور شام کو روتے ہوئے گھر آئے تھے۔

(595) ہوش و مستی میں فرق

ایک مست شرابی نے ایک دانش مند کو پکڑ کر آٹھ دس تھپڑ لگائے کسی نے کہا آپ بھی عجیب انسان ہیں کہ مار کھاتے رہے اور ہاتھ تک نہ ہلایا کہا میں بھی وہی حرکت کرتا تو پھر مست و ہوشیار میں فرق ہی کیا رہ جاتا۔

(596) دل داری

نظام الملک طوسی (1092ء) کا یہ دستور تھا کہ کھانے پینے کی جو چیز بھی آتی وہ حاضرین میں بانٹ دیتے۔ ایک دن ایک دہقان ایک خربوزہ لے کر آیا آپ نے اسے کاٹا سارا خود کھا گئے اور دہقان کو انعام دے کر رخصت کر دیا۔ کسی نے وجہ پوچھی تو کہا خربوزہ بالکل پھیکا تھا اگر میں اسے تقسیم کرتا تو ممکن تھا کہ کوئی کہہ دیتا ''پھیکا ہے'' اور غریب دہقان کی دل شکنی ہوتی۔

(597) اَمثال

الف۔ مصائب سے مت گھبراؤ۔ ستارے اندھیرے ہی میں چمکتے ہیں

(جمال الدین خوارزم)

ب۔ پرانی لکڑی جلانے کے لیے، پرانی شراب نشے کے لیے، پرانے دوست اعتماد کے لیے اور پرانے مصنف مطالعہ کے لیے بہترین ہیں (خیام)

ج۔ چالیس سال کی عمر تک حیوانیت کی حکومت ہوتی ہے اور پھر انسانیت کی (دوانی)

(598) لطیفہ

ایک احمق ایک مریض کی عیادت کو گیا اور کہنے لگا کہ میرے والد کا انتقال بھی اسی بیماری

سے ہوا تھا۔ اس لیے اگر آپ نے کوئی وصیت کرنا ہو تو کر دیں۔ اس نے بیٹے کو بلا کر کہا بیٹا میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ اس جاہل کو جوتے مار مار کر دروازے سے باہر دھکیل آؤ۔

(599) سجدۂ شکر

ایک بادشاہ ایک درویش سے ملنے گیا بادشاہ کو دیکھتے ہی درویش سجدے میں گر گیا۔ کسی نے وجہ پوچھی تو کہا میں اس بات پر اللہ کا شکر ادا کر رہا ہوں کہ وہ بادشاہ کو میرے ہاں لایا اور مجھے اس کے ہاں نہیں لے گیا۔

(600) تاجِ عزت

ایک بوڑھا دیہاتی سر پہ لکڑیوں کا گٹھا اٹھائے آہستہ آہستہ جا رہا تھا اور ساتھ ہی کہہ رہا تھا اے رب! میں کس زبان سے تیرا شکر ادا کروں کہ تو نے مجھ پر خوشی کے دروازے کھول دیئے اور میرے سر پہ عزت کا تاج رکھا۔

اتفاقاً ایک مست امیر زادہ پاس سے گزر رہا تھا یہ باتیں سن کر کہنے لگا بڑے میاں تمہارے سر پر بیس سیر کا گٹھا تو نظر آ رہا ہے، تاج عزت کہیں دکھائی نہیں دیتا۔ کہا اس سے بڑی عزت کیا ہو سکتی ہے کہ اللہ نے مجھے تم جیسے ذلیل کی محتاجی سے بچا لیا ہے۔

(601) انڈے کی قیمت

ایک دفعہ سلطان سنجر (1117۔1157ء) شکار کھیلتے کھیلتے دور نکل گیا اور ایک دیہاتی کی کٹیا میں جا کر پوچھنے لگا کچھ کھانے کو ہے؟ کہا صرف ایک انڈا فرمایا بھون لاؤ۔ کھانے کے بعد انڈے کی قیمت پوچھی تو کہا سو دینار۔ سنجر نے حیرت سے پوچھا کیا اس علاقے میں انڈے نایاب ہیں؟ کہا انڈے تو بہت ہیں بادشاہ نایاب ہیں۔ سنجر اس انوکھے خیال پہ پھڑک اٹھا اور اسے ہزار دینار انعام دیا۔

(602) اَمثال

الف۔ محقق طوسی (1274ء) نے اساتذہ کے متعلق ہلاکو خان (1265ء) کو مشورہ دیا کہ

ایک معلم پچیس سال کی عمر تک پڑھے چالیس سال کی عمر تک تحقیق کرے ساٹھ سال کی عمر تک لکھے اور پھر دگنی تنخواہ پر اسے سبکدوش کر دیا جائے۔

ب۔ تم خواہشات کو قابو میں لاؤ ورنہ وہ تمہیں قابو کر لیں گی (لبستی)

ج۔ کتنی عجیب بات ہے کہ عدالتوں میں دانش ور بحث کرتے ہیں اور نادان فیصلہ سناتے ہیں (شوکائی)

(603) لطیفہ

عورتوں نے ایک انجمن بنائی اور فیصلہ کیا کہ عمر میں سب سے بڑی صدر ہو اور سب سے چھوٹی سیکرٹری۔ جب پوچھا گیا کہ سب سے بڑی عمر کی خاتون کون ہے تو کوئی نہ بولی اور جب کہا گیا کہ سب سے چھوٹی اٹھے تو تمام کھڑی ہو گئیں۔

(604) بیمار امیر

ایک حاجت مند ایک امیر کے ہاں گیا امیر نے کہلا بھیجا کہ میں آج ہی بستر مرض سے اٹھا ہوں اور بہت کمزور ہوں۔ کہا میں کشتی کرنے نہیں آیا بلکہ بات کرنے آیا ہوں۔

(605) عیاش پادری

ایک نوجوان نے ایک ایسی لڑکی سے شادی کی جو ایک پادری کے ہاں ملازمہ تھی۔ تین ماہ کے بعد ان کے ہاں بچہ پیدا ہو گیا شوہر گھبرایا ہوا پادری کے ہاں گیا اور صورت حال بتائی پادری بڑا ہوشیار تھا کہنے لگا تمہیں حساب میں غلطی لگی ہے صحیح حساب یوں ہے۔

1۔ اس لڑکی سے تمہاری شادی کا عرصہ: 3 ماہ

2۔ تم سے اس لڑکی کی شادی کا عرصہ: 3 ماہ

3۔ تم دونوں کی شادی کا عرصہ: 3 ماہ

میزان: 9 ماہ

(606) بھیڑیئے سے بدتر

ایک بھیڑیا حضرت سلیمان (950ء ق م) کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ اے شاہ جن و اُنس! ہم انسان کی بدسلوکی سے تنگ آ گئے ہیں نہ جانے یہ کیوں لٹھ لے کر ہر وقت ہمارے پیچھے پڑا رہتا ہے۔ ایک درباری بول اٹھا اس لیے کہ تم گوشت کھاتے ہو۔ کہا گوشت تو انسان بھی کھاتا ہے۔ فرق یہ کہ ہم کچا کھاتے ہیں اور وہ بھون کر، پھر ہم دوسروں کا گوشت کھاتے ہیں اور یہ عموماً اپنے بھائیوں کا کھاتا ہے (غیبت کرتا ہے)

(607) امثال

الف۔ علم کی کوئی شاخ ہو اختلاف کے بغیر وہ پروان نہیں چڑھ سکتی (شعبی)

ب۔ خاموشی گفتگو کا حسن ہے (سینا)

ج۔ جو سوچتے کم ہیں وہ بولتے زیادہ ہیں (حریری)

(608) لطیفہ

ملزم: جناب والا میں کسی خیال میں گم پستول سے کھیل رہا تھا کہ اتفاقاً گولی چل گئی اور میری زندگی کی متاع عزیز (بیوی) مجھ سے چھن گئی اور پھر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔

عدالت: تسلیم کہ پہلی گولی اتفاقیہ چل گئی تھی تم نے دوسری کیوں چلائی؟

ملزم: کیا کروں مرتی نہیں تھی۔

(609) کالے گورے کا امتیاز

ایک لومڑی نے ایک سفید کتے سے کہا کہ جس بیمار کتے کی تم خدمت کر رہے ہو اس کا رنگ کالا ہے اور یہ تمہاری توہین ہے۔ بولا بکواس بند کرو کیا تم نے مجھے انسان سمجھ رکھا ہے۔

(610)شوقیہ قتل

جنگل میں ایک شکاری شیر کو دیکھ کر تھر تھر کانپنے لگا شیر نے کہا ڈرو مت شوقیہ قتل کرنا انسان کا کام ہے اور میں آج کا کھانا کھا چکا ہوں۔

(611)جیت بھی ہار

دو بدشکل تلوار لے کر ایک دوسرے کے مقابلے میں اترے۔ایک نے کہا میں اپنی ہار مانتا ہوں۔کسی نے وجہ پوچھی تو کہنے لگا کہ اگر میں ہار جاؤں تو جان جائے گی اور جیت جاؤں تو بدشکلوں کی فہرست میں میرا نام پہلا ہو جائے گا اور آج کل اس کا ہے۔

(612)اَمثال

الف۔ غصہ شمع انسانیت کو بجھا دیتا ہے (غزالیؒ)

ب۔ جب بجلی کڑکتی ہے تو ایک دہریہ بھی آدھا مومن بن جاتا ہے (فارابی)

ج۔ ہر حسین چیز اچھی نہیں ہوتی لیکن ہر اچھی چیز لازماً حسین ہوتی ہے (کندی)

(613)لطیفہ

ملاّ نصیر الدین ہر روز دعا مانگتا تھا کہ اے اللہ میری ٹوپی پھٹ گئی ہے نئی بھیج۔ایک روز ایک گلی سے گزر رہا تھا کہ ایک پھٹی پرانی ٹوپی کسی چھت سے اڑ کر اس کے سر پر آ گری۔پہلے تو بڑا خوش ہوا لیکن جب ٹوپی کی حالت دیکھی تو پرے پھینک دی اور کہنے لگا! یہ تو اپنے لاڈلے جبرائیل کو دے۔

(614)خیرات اور گداگری

ایک بھکاری نے ایک راہ گیر کو روک کر کہا کہ اگر آپ مجھے ایک روپیہ نہیں دیں گے تو میں اپنی سکیم پہ فوراً عمل کروں گا راہ گیر ڈر گیا کہ کہیں وہ اسے مار نہ ڈالے یا خودکشی نہ کر لے اسے روپیہ دیکر پوچھنے لگا کہ تمہاری سکیم کیا تھی؟ کہا مزدوری یا کسی کارخانے میں ملازمت۔

(615) ہاتھ کا سایہ

کسی نے ایک ملازم سے پوچھا کہ تمہارا آقا اندھیرے میں کھانا کیوں کھاتا ہے۔ کہا اس لیے کہ وہ ہاتھ کا سایہ بھی کھانے تک بڑھتا ہوا نہیں دیکھ سکتا۔

(616) دنیا و عقبیٰ

ایک باغبان نے ایک پادری کو سیبوں کے پانچ ٹوکرے دیئے۔ اس نے خوش ہو کر دعاؤں کی ایک کتاب سے چند ورق پھاڑے اور باغبان سے کہا کہ انہیں اپنے کفن میں رکھوا دینا سیدھے بہشت میں جاؤ گے۔ کہنے لگا آپ آدھے ورق واپس لے کر مجھے اتنے ہی نوٹ دے دیں تا کہ میری دنیا و آخرت دونوں سنور جائیں۔

(617) اَمثال

الف۔ خدا سب سے پہلے عورت کو حُسن دیتا ہے اور سب سے پہلے یہی چیز وہ واپس لیتا ہے (زرقالی)

ب۔ حُسن کی زبان مسکراہٹ ہے (ماوردی)

ج۔ شہد کی مکھی کو ہم اس لیے پسند کرتے ہیں کہ وہ دوسروں کے لیے کام کرتی ہے (جاحظ)

(618) لطیفہ

ملاّ نصیر الدین اپنے مکان کے صرف آدھے حصے کا مالک تھا ایک دن دلال کو بلا کر کہنے لگا کہ میرے حصے کو بیچ ڈالو پوچھا کیوں؟ کہا تا کہ میں اس رقم سے دوسرا حصہ خرید کر سارے مکان کا مالک بن جاؤں۔

(619) اپنا کام خود کرو

ایک امیر درجن بھر ملازموں کے ہمراہ ایک دانش ور کے ہاں گیا دیکھا کہ وہ ہر کام خود کر رہا ہے۔ کہنے لگا نہ جانے نوکروں کے بغیر کیسے جی رہے ہیں؟ کہا میں یہ سوچتا ہوں کہ آپ ان نوکروں کے ساتھ کیسے جی رہے ہیں۔

(620)اچھا استاد

لڑکی نے کالج ہاسٹل سے ماں کو لکھا کہ میں ریاضی میں کمزور ہوں، میرے لیے استاد کا انتظام کیجئے۔ کوئی تین ماہ بعد ماں نے لکھ کر پوچھا استاد کیسا ہے؟ استاد اتنا اچھا تھا کہ میں نے اس سے شادی کر لی ہے۔

(621) کفایت شعار آقا

آقا نے ملازم سے کہا کہ جاؤ اور بازار سے فلاں چیز خرید لاؤ۔ کہنے لگا میں بخار میں مبتلا ہوں اور چلنے پھرنے کے ناقابل۔ آقا نے کہا تو پھر میں خود جاتا ہوں لیکن جوتے تمہارے پہنوں گا۔

(622) اَمثال

الف۔ ہم ایسی چیزوں پہ زیادہ پختہ ایمان رکھتے ہیں جن کے متعلق ہمارا علم کم ہو (رازی)

ب۔ سنی سنائی مت مانو اور جو دیکھو اس کا نصف تسلیم کرو (الفخری)

ج۔ قرآن ایک ایسا دریچہ ہے جس سے ہم اگلی دنیا کو دیکھ سکتے ہیں (حنبلؒ)

(623) لطیفہ

ایک دیہاتی کسی شہر میں گیا اور ایک آدمی سے کہنے لگا میں صبح سے جیل خانے کی تلاش میں ہوں نہ جانے یہ ملعون چیز کب اور کہاں ملے گی؟ وہ آدمی اسے ایک صراف کی دکان پہ لے گیا اور کہنے لگا اندر جا کر کوئی چیز اٹھا لو اور پانچ منٹ میں تم جیل پہنچ جاؤ گے۔

(624) طوطا چشم اولاد

ایک تاجر کے ہاں ایک ہی لڑکی تھی، جب وہ بوڑھا ہو گیا تو اس نے اپنی جائیداد اور نقدی لڑکی کو دے دی اس کے بعد یہ لڑکی اور اس کا داماد دونوں عیش و عشرت میں پڑ گئے اور بوڑھے سے نہ صرف بے نیازی اختیار کر لی بلکہ بات بات پہ اسے ڈانٹنے لگے۔ ایک دن وہ بوڑھا ایک سوداگر سے ایک لاکھ دینار ایک رات کے لیے ادھار لے آیا رقم کو لوہے کے مضبوط صندوقوں میں ڈالنے

کے بعد داماد و دختر کو بلایا اور کہا کہ میرے پاس ابھی دیناروں کے یہ دس صندوق موجود ہیں (انہیں ہر صندوق کھول کر دکھایا) میری وفات کے بعد ایک صندوق راہ خدا میں دے دینا اور باقی تم رکھ لینا۔ اس واقعہ کے بعد بوڑھے کی بڑی خاطر مدارات ہونے لگی اور اس کے باقی ایام بڑے آرام سے بسر ہو گئے جب اس کی وفات پر وہ صندوق کھولے گئے تو سب میں پتھر بھرے ہوئے تھے اور اوپر یہ تحریر رکھی تھی۔

"ان پتھروں سے اس احمق کا سر توڑ دو رجو وفات سے پہلے اپنی اولاد کو اپنی جائیداد کا مالک بنا دے"

(625) خوشامدی درباری

ایک دانشور نے ایک بادشاہ سے کہا کہ آپ کے تمام درباری جھوٹے اور خوشامدی اور کھوٹے ہیں۔ کہنے لگا یہ کیسے مانوں یہ میری راہ میں آنکھیں بچھاتے اور میرے اشاروں پہ جان چھڑکتے ہیں۔ دانشور نے کہا کہ ایک لمحہ کے لیے مجھے اپنے کچن (مطبخ) میں لے چلئے وہاں پہنچ کر فلسفی نے پانی گرم کیا اور قہوے کی جگہ تمبا کو ڈال کر کیتلی ساتھ اٹھالایا اس کے بعد بادشاہ سے کہا کہ درباریوں کو بلایئے سب کو ایک ایک پیالی دیجئے اور خود پیالی کو ہونٹوں سے لگا کر فرمایئے واہ واہ کیا اعلیٰ ذائقہ ہے۔ بادشاہ کا یہ کہنا تھا کہ درباریوں نے تعریفوں کے پل باندھ دیئے۔

"آبِ حیواں ہے"

"موجِ کوثر ہے"

"جوئے شہد ہے" وغیرہ وغیرہ

یہ دیکھ کر بادشاہ نے کہا کہ ان سب کو لے جاؤ اور طویلے میں باندھ دو۔

(626) منطق

ایک چمار ایک عالم سے پوچھنے لگا کیا آپ ان باتوں پر جو اپنی کتابوں میں لکھتے ہیں خود بھی عمل کیا کرتے ہیں؟ کیا تم وہ تمام جوتے جو تیار کرتے ہو خود بھی پہنا کرتے ہو؟

(627) اَمثال

الف۔ ایک دانا سے کسی نے پوچھا کہ جانوروں میں سب سے زیادہ خطرناک کون سا ہے؟ کہا وحشیوں میں ظالم بادشاہ اور پالتو جانوروں میں خوشامدی (نظام الملک)

ب۔ اسلاف سے رشتہ کٹ جائے تو علم جہالت میں بدل جاتا ہے (فارابی)

ج۔ علم اسلاف سے لے کر اخلاف کو دو (حلی)

(628) لطیفہ

ایک پادری نے منبر پہ چڑھ کر بالکل وہی تقریر کردی جو سات دن پہلے کی تھی اس تقریر کا ایک جملہ یہ تھا:

''یہودی مسیحؑ کی تلاش میں نکلے وہ باغ زیتون میں تھا اسے گرفتار کرلیا''

حاضرین میں سے ایک بول اٹھا:

''قصور مسیح کا ہے جب وہ پچھلے ہفتے بھی اسی باغ سے پکڑا گیا تھا تو دوبارہ وہاں کیوں گیا؟''

(629) انسان سے ملتا جلتا

ایک امیر نے درباریوں سے پوچھا کہ کون سا جانور انسان سے زیادہ ملتا جلتا ہے۔ درباریوں نے مختلف جواب دیئے مثلاً:

''بندر'' ''گھوڑا''

''ہاتھی'' ''ریچھ''

وہاں ایک فلسفی بھی موجود تھا امیر نے اس سے بھی پوچھ لیا۔ کہنے لگا جناب کی ذات گرامی۔

(630) نسلی خچر

ایک بدتمیز اور اکھڑ سا امیر زادہ جنگل میں شکار کھیلنے گیا شام کو ایک گاؤں میں جا ٹھہرا۔ رات کو اس کے اردگرد بہت سے دیہاتی جمع ہو گئے اور مختلف مسائل پہ باتیں ہونے لگیں۔

درمیان میں خچروں کا ذکر آ گیا امیر زادے نے پوچھا اس علاقے میں خچر کی قیمت کیا ہے؟ ایک بوڑھے زمیندار نے کہا:

''معمولی خچر اٹھارہ انیس روپے میں آ جاتی ہے لیکن آپ جیسی نسلی خچر بیس روپے سے کم میں نہیں ملتی''

(631) لالچی قاضی

ایک دیہاتی پھلوں کا ایک ٹوکرا لے کر قاضی شہر کے پاس پہنچا اور اپنی تکلیف بتائی۔ قاضی نے فوراً ایک تحریر لکھ کر اس کے حوالے کر دی۔ بعد میں جب ٹوکرے کو کھولا تو اس میں سے گھاس اور پتھر نکلے۔ قاضی نے اسے پیغام بھیجا کہ کل والی تحریر میں ایک غلطی ہو گئی تھی آ کر درست کرا لو۔ کہا غلطی تحریر میں نہیں میرے ٹوکرے میں تھی۔

(632) امثال

الف۔ مشرک کی مثال یوں ہے کہ جیسے ایک انسان آسمان سے گر پڑے، راہ میں یا تو اسے پرندے اچک لیں اور یا آندھیاں اسے کسی دور دراز مقام میں پھینک دیں (قرآن)

ب۔ تمہارا رب بدکاروں کی گھات میں رہتا ہے (قرآن)

ج۔ آفتاب و ماہتاب کی قسم، دن کے اجالوں اور شب کے اندھیروں کی قسم، ارض و سما کی رنگینیوں کی قسم، روح کے مسائل تزئین اور اس کے عرفان خیر و شر کی قسم کہ گناہ سے بچنے والے جیت جاتے ہیں اور بدکار پٹ جاتے ہیں (قرآن)

(633) لطیفہ

ایک امیر نیا ریشمی چغہ پہن کر دربار میں آیا اور ایک فلسفی سے پوچھا کہو آج تم میری کیا قیمت ڈالو گے۔ کہا دو سو دس روپے دو سو چغے کے اور دس آپ کے۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

❀❀❀

فہرست

رجال

اسماء کے آگے عنوانات کے اعداد ہیں نہ کہ صفحات کے اس فہرست میں وہ نام شامل نہیں۔
جن کا ذکر ''امثال'' کے تحت ہر قول کے آخر بریکٹ میں ہوا ہے ان کی فہرست الگ شامل ہے۔

الف

﴿ت﴾

﴿ج﴾

﴿ح﴾

﴿ ر ﴾

﴿ ز ﴾

﴿ س ﴾

﴿ص﴾

﴿ط﴾

﴿ع﴾

﴿غ﴾

﴿گ﴾

﴿ل﴾

﴿م﴾

﴾ن﴿

﴾و﴿

﴾ہ﴿

﴿ی﴾

فہرست

اسمائے امثال

(ان علماء و حکما کی فہرست جن کے اقوال (امثال) اس کتاب میں درج ہوئے)

الف

1۔ ابراہیم بن ادہم (۷۷۹ء)

2۔ ابوجعفر احمد بن محمود الخولانی اندلس کا شاعر (۱۰۴۲ء)

3۔ ابن الاثیر عز الدین ابوالحسن علی بن محمد صاحب الکامل (۱۲۳۴ء)

4۔ ابن الاحنف ابوالفضل عباس بن احنف شاعر ہارون (۸۰۸ء)

5۔ ابن بابویہ ابوجعفر محمد علی بن حسین بن موسیٰ قمی صدوق شیعہ محدث (۹۹۱ء)

6۔ ابن باجہ ابوبکر مہد بن یحییٰ (ابن الصائغ) اندلسی (۱۱۳۸ء)

7۔ ابن بطلان مختار بن حسن بن عبدون بغدادی (۱۰۵۲ء)

8۔ ابن الجوزی ابوالفرج جمال الدین علی بن احمد بغدادی (۱۲۳۵ء)

9۔ ابن حجر احمد بن علی بن محمد العسقلانی المصری (۱۴۴۹ء)

10۔ ابن خاقان۔ فتح بن محمد بن عبیداللہ ابونصر اندلسی اشبیلی (۱۱۴۰ء)

11۔ ابن الخطیب لسان الدین ابوعبداللہ۔ محمد بن عبداللہ بن سعید بن عبداللہ غرناطی (۱۳۷۵ء)

12۔ ابن خلدون۔ عبدالرحمان بن محمد الخضرمی الاشبیلی (۱۴۰۶ء)

13۔ ابن درید۔ ابوبکر محمد بن درید ازدی بصری شاعر (۹۳۴ء)

14۔ ابن رشد۔ ابوالولید محمد بن احمد بن محمد بن رشد قرطبی (۱۱۹۸ء)

15۔ ابن رومی۔ ابوالحسن بن جارجیس (موت۔ بغداد۔ ۸۹۶ء)

16۔ ابن زہر۔ ابومروان عبدالملک بن ابی الاعلیٰ زہر اشبیلی (۱۱۶۱ء)

17۔ ابن سعید۔ ابوالحسن نورالدین بن سعید ادیب وشاعر (موت۔ تونس ۱۲۷۵ء)

18۔الف۔ابن عبدربہ۔احمد بن محمد ابوعمر قرطبی صاحب العقد الفرید (۹۴۰ء)

18ب۔ ابن عربی ابوبکر محمد بن علی محی الدین اندلسی (۱۲۴۰ء)

19۔ ابن الفارس۔ احمد بن فارس بن زکریا رازی (۹۹۵ء)

20۔ ابن الفارض۔ ابوالقاسم عمر بن ابی الحسن علی الحمودی شاعر وصوفی (۱۲۳۵ء)

21۔ ابن الفرات۔ حافظ ابومسعود احمد محدث اصفہانی (۸۷۳ء)

22۔ ابن قدامہ۔ ابومحمد بن عبداللہ بن احمد دمشقی (۱۲۲۳ء)

23۔ ابن ماجہ۔ ابوعبداللہ۔ محمد بن یزید القزوینی محدث (۸۸۷ء)

24۔ ابن مطروح۔ جمال الدین ابوالحسن یحییٰ بن مطروع مصری شاعر (۱۲۵۲ء)

25۔ ابن النبیہہ۔ ابوالحسن علی کمال الدین بن النبیہہ مصری شاعر (۱۲۲۳ء)

26۔ ابوتمام حبیب بن اوس طائی حماسہ کا مؤلف (۸۴۳ء)

27۔ ابوالفدا۔ عمادالدین اسماعیل بن علی صاحب وحماۃ مورخ (۱۳۳۱ء)

28۔ ابوفراس۔ حارث بن ابی العلاء حمدانی۔ شاعر (۹۶۹ء)

29۔ ابوالقاسم علی۔ نجم الدین ابوالقاسم جعفر بن مزید (۱۲۷۷ء)

30۔ ابونواس۔ ابوعلی حسن بن ہانی بصری شاعر (۸۱۴ء)

31۔ ابی داؤد۔ سلیمان بن اشعث بن اسحاق بجستانی۔ امام حدیث (۸۸۹ء)

32۔ ابی وردی۔ ابوالمظفر محمد بن ابی العباس۔ ادیب وشاعر۔ وفات اصفہان (۱۱۶۳ء)

33۔ اجمیری خواجہ معین الدین رحمتہ اللہ علیہ (۱۲۳۵ء)

34۔ احنف بن قیس راوی ومحدث (۶۸۷ء)

35۔ ارسطو (۳۲۲ء)

36۔ اصمعی ۔ابوسعید عبدالملک بن قریب بصری (۸۳۲ء)

37۔ اعمش ۔ابومحمد سلیمان بن مہران کوفی ۔فقیہہ ومحدث (۷۶۶ء)

38۔ افلاطون (۳۴۷ق م)

﴿ب﴾

39۔ بحتری ۔ابوعبادہ ولید بن عبید شاعر (۸۹۸ء)

40۔ بخاری امام ۔ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ جعفی (۸۷۰ء)

41۔ بدیع الزمان ابوالفضل احمد بن حسین ہمدانی ادیب (۱۰۰۸ء)

42۔ بزرجمہر وزیر نوشیروان (۵۹۰ء)

43۔ بستی ۔ابوالفتح علی بن محمد ۔محمود غزنوی کا درباری شاعر (۱۰۱۲ء)

44۔ بسطامی بایزیدؒ (۸۷۵ء)

45۔ بہاءالدین زہیر ابوالفضل ایوبیان شام کا درباری شاعر (۱۲۵۹ء)

﴿ت﴾

46۔ ترمذی امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ (۸۹۳ء)

47۔ تفتازانی ۔سعدالدین مسعود بن عمر علامہ (۱۳۹۰ء)

﴿ث﴾

48۔ ثعالبی ۔ابومنصور عبدالملک بن محمد بن اسماعیل نیشا پور صاحب "یتیمۃ الدہر" (۱۰۳۸ء)

﴿ج﴾

49۔ جاحظ ۔ابوعثمان عمر بن بحر بصری (۸۶۹ء)

50۔ جعفر امام۔ جعفر بن محمد صادق ابو عبداللہ (۷۶۵ء)

51۔ جعفر بن یحییٰ برمکی (۸۰۳ء)

52۔ جلال الدین محمد بن عبدالرحمان قزوینی خطیب (۱۳۳۹ء)

53۔ جلال الدین خوارزم شاہ (۱۲۳۱ء)

54۔ جنید بغدادیؒ (۹۱۰ء)

﴿ح﴾

55۔ حارث بن حلزہ البکری صاحب المعلقہ (۵۶۰ء)

56۔ حریری۔ ابو محمد قاسم بن علی البصری صاحب مقامات (۱۱۲۲ء)

57۔ حسان۔ ابو عبدالرحمان۔ حسان بن ثابت بن منذر انصاری (۶۷۵ء)

58۔ حسنؓ بن علیؓ بن ابی طالب (۶۷۰ء)

59۔ حسن بصری امام ابو سعید (۷۲۹ء)

60۔ حلی۔ صفی الدین عبدالعزیز بن سرایا۔ وفات بغداد (۱۳۴۰ء)

61۔ حنبل۔ امام ابو عبداللہ احمد بن محمد بن حنبل (۸۵۶ء)

﴿خ﴾

62۔ خیام۔ ابوالفتح عمر بن ابراہیم نیشاپوری (۱۱۲۳ء)

﴿د﴾

63۔ دمیاطی۔ حافظ ابو محمد عبدالمومن خلف بن ابی الحسن بن شرف۔ محدث (۱۳۰۶ء)

64۔ دوانی۔ علامہ محمد بن اسعد جلال الدین وفات شیراز (۱۴۲۷ء)

65۔ دولابی۔ حافظ ابو بشر محمد بن احمد بن حماد۔ محدث (۹۲۳ء)

ذ

66۔ ذہبی۔ حافظ ابوعبداللہ شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان۔ وفات دمشق (۱۳۴۸ء)

ر

67۔ رابعہ بصریؒ (۸۰۲ء)

68۔ رازی ابوبکر محمد بن زکریا (۹۲۵ء)

69۔ رفائی۔ احمد بن ابوالحسن صوفی (۱۱۷۵ء)

70۔ رود باری۔ ابوعلی رود باری۔ صوفی وفات مصر (۹۳۸ء)

ز

71۔ زرقالی۔ ابواسحاق ابراہیم ابویحییٰ علی زرقانی اندلسی (۱۰۸۷ء)

72۔ زمخشری۔ ابوالقاسم محمود بن عمر خوارزمی۔ صاحب کشاف (۱۱۴۴ء)

س

73۔ سعد بن ابی وقاص، فاتح ایران (۶۷۵ء)

74۔ سفاح۔ ابوالعباس عبداللہ بن محمد بن علی سفاح پہلا عباسی خلیفہ (۷۵۴ء)

75۔ سفیان ثوری۔ ابوعبداللہ سفیان بن سعید ثوری۔ محدث (۷۷۷ء)

76۔ سقراط۔ فلسفی یونان (۳۹۲ ق م)

77۔ سلیمان علیہ السلام (۹۵۰ ق م)

78۔ سہروردی۔ شہاب الدین یحییٰ بن خباش بن ایرک (۱۲۳۴ء)

79۔ سیبویہ۔ ابوبشر عمر بن عثمان بن قنبر شیرازی ثم بصری (۷۹۷ء)

80۔ سینا۔ بوعلی حسین بن عبداللہ۔ ولادت عراق۔ وفات ہمدان (۱۰۳۷ء)

81۔ سیوطی۔ جلال الدین عبدالرحمان بن ابی بکر بن محمد مصری (۱۵۰۵ء)

﴿ش﴾

82- شاذلی۔ابوالحسن صوفی عمانی (۱۲۵۷ء)

83- شافعی۔ابوعبداللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان وفات مصر (۸۲۰ء)

84- شریشی۔ابوالعباس احمد الکمال (۱۲۲۲ء)

85- شعبی۔ابوعمر و عامر بن شراحیل کوفی (۷۳۰ء)

86- شفیق۔ابوعلی شفیق بن ابراہیم بلخی (۸۱۰ء)

87- شوکانی۔شیخ الاسلام محمد بن علی (۱۸۳۴ء)

88- شہرستانی ابوالفتح محمد بن عبدالکریم (۱۱۵۳ء)

﴿ط﴾

89- طبری۔ابوجعفر محمد بن جریر۔مؤرخ و مفسر (۹۲۳ء)

90- طرطوشی۔ابوبکر ابن ابی رندقہ۔موت مصر (۱۱۲۶ء)

91- طغرائی۔مویدالدین اصفہانی شاعر و ادیب (۱۱۲۰ء)

92- طوسی۔نظام الملک وزیر سلاجقہ (۱۰۹۲ء)

﴿ع﴾

93- عالمگیر اورنگ زیب، محی الدین (۱۷۰۷ء)

94- عاملی، بہاؤ الدین بن حسین (املی) ''صاحب کشکول'' وعروۃ الوثقی تفسیر۔
موت اصفہان (۱۶۲۲ء)

95- عماقی۔فخرالدین بن ابراہیم (۱۲۸۹ء)

96- عسکری۔حسن عسکری بن علی بن محمد بن علی رضا بن موسیٰ کاظم (۸۷۴ء)

97- علیؓ بن ابی طالب (۶۶۱ء)

98- عمروؓ بن عاص بن وائل۔فاتح مصر (۶۶۴ء)

99- عمر بن عبدالعزیز اموی خلیفہ (۷۲۰ء)

غ

100۔ غزالی، ابو حامد محمد بن محمد طوسی (۱۱۱۱ء)

101۔ غوث اعظم شیخ عبدالقادر گیلانیؒ (۱۱۶۶ء)

ف

102۔ فارابی۔ محمد بن محمد بن ترخان ابونصر (۹۵۱ء)

103۔ فاروق اعظم۔ عمرؓ بن خطاب (۶۴۴ء)

104۔ فخر الرازی۔ فخر الدین محمد (۱۲۱۰ء)

105۔ الفخری۔ تصنیف محمد بن علی بن طباطبا۔ ابن الطقطقی (سال تحریر ۱۳۰۲ء)

106۔ فضل بن ربیع حاجب مامون (۸۲۴ء)

ک

107۔ کثیر بن عبید بن نمیر الحمصی (۸۶۴ء)

108۔ کرمانی۔ شمس الدین محمد بن یوسف بن علی (۱۳۸۴ء)

109۔ کسائی۔ ابوالحسن علی بن حمزہ (۸۰۵ء)

110۔ کندی۔ ابوعمر محمد بن یوسف (۹۶۱ء)

111۔ کوسج۔ حافظ ابو یعقوب اسحٰق منصور بن بہرام المروزی (۸۶۶ء)

ل

112۔ لخمی۔ ابوعلی عبدالرحیم بن احمد العسقلانی مصری۔ ادیب و شاعر (۱۲۰۰ء)

م

113۔ مالک امام۔ ابوعبداللہ مالک بن انس اصبحی (۷۹۶ء)

114۔ ماوردی۔ علی بن حبیب ابوالحسن فقیہ و مفسر (۱۰۵۹ء)

115۔ محقق طوسی۔ نصیر الدین ابو جعفر محمد بن محمد بن حسن (۱۲۷۴ء)

116۔ مسعودی علی بن حسین بغدادی۔ مؤرخ و جغرافی (۹۵۶ء)

117۔ مسلم بن حجاج القشیری ابو الحسین محدث (۸۷۵ء)

118۔ معاویہ، امیر خلیفہ (۶۸۰ء)

119۔ معروف کرخیؒ۔ ابو الحسن عبید اللہ بن حسین (۹۵۲ء)

120۔ معری۔ ابو العلاء احمد بن عبد اللہ القضاعی التنوخی (۱۰۵۸ء)

121۔ مقریزی۔ تقی الدین احمد بن عبد الصمد بعلبکی۔ مؤرخ و محدث (۱۴۴۲ء)

122۔ معن بن زائدہ (۷۶۸ء)

123۔ موفق الدین عبد اللطیف بغدادنحوی و ادیب (۱۲۳۱ء)

124۔ مہلب بن ابی صفرہ از امرائے امیہ (۶۹۱ء)

﴿ن﴾

125۔ نسائی۔ امام ابو عبد الرحمان احمد بن شعیب بن علی۔ نزیل دمشق (۹۱۶ء)

126۔ نظام الدین اولیا دہلوی (۱۳۲۵ء)

127۔ نوشیروان ساسانی (۵۷۹ء)

﴿و﴾

128۔ واقدی۔ ابو عبد اللہ محمد بن عمر بن واقد۔ مدنی (۸۲۲ء)

﴿ہ﴾

129۔ ہارونی۔ عثمانی ہارونی۔ صوفی (۱۲۲۱ء یا ۱۲۳۱ء)

130۔ ہجویری۔ ابو الحسن علی داتا گنج بخش۔ مدفون لاہور (۱۰۷۳ء)

﴿ی﴾

131۔ یحییٰ بن خالد برمکی (۸۰۶ء)

فہرست

اماکن

الف

ب

﴿س﴾

﴿ش﴾

﴿ص﴾

﴿ط﴾

﴿ع﴾

﴿غ﴾

﴿ف﴾

فہرست

ماخذ

1۔کتاب الاغانی	ابوالفرج اصفہانی
2۔مجانی الادب	لوئی شیخو
3۔الفخری	محمد بن علی بن طباطبا، ابن لطقطقی
4۔اخبار الطوال	ابوحنیفہ احمد بن داؤد دینوری
5۔کتاب العبر	ابوعبداللہ محمد بن احمد بن عثمان بن ذہبی
6۔درر کامنہ	محمد بن علی شوکانی
7۔امثال الشرق والغرب	صلاح الدین بستانی۔شیخ یوسف بستانی
8۔کتاب الامثال	ثعالبی
9۔صحیح بخاری	امام محمد بن اسماعیل بخاری
10۔صحیح مسلم	مسلم بن حجاج
11۔سنن ابی داؤد	ابوداؤد سلیمان بن اشعث
12۔سنن نسائی	ابوعبدالرحمان احمد بن شعیب
13۔سنن ترمذی	ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ
14۔سنن ابی ماجہ	ابوعبداللہ محمد بن یزید
15۔موطا	امام مالک بن انس
16۔کشف المحجوب	حضرت داتا گنج بخشؒ
17۔خردنامہ	خلیل تھکی۔عامری
18۔تذکرۃ الاولیاء	فریدالدین عطار
19۔انوار اصفیا	کتاب منزل کشمیری بازار لاہور
20۔انوار صوفیہ	مولانا عبدالحق دہلوی
21۔انورالاولیاء	مولانا رئیس احمد جعفری
22۔حکایات لقمان	پارس آرزی ہاشف

مصنف کی دیگر کتب

من کی دنیا
دو قرآن
معجم القرآن
معجم البلدان
تاریخ حدیث
عظیم کائنات کا عظیم خدا
بھائی بھائی
یورپ پر اسلام کے احسان
دانش رومی وسعدی
میری آخری کتاب
عظیم کائنات کا عظیم خدا
فرمانروایان اسلام
مضامین برق
حرف محرمانہ
سلاطین اسلام
رمز ایمان

ISBN 969-503-832-8
9 789695 038320

الفیصل
ناشران و تاجران کتب
غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور